e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 196 Sunday , April 20 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۹۶) لکھنؤ، بروز اتوار ۲۰-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۱/شوال المکرم ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

برہمنوں سے متعلق تبصرہ کرنے پر انوراگ کے خلاف شکایت درج

نئی دہلی: (ایجنسی) معروف فلم ساز انوراگ کشیپ کے خلاف برہمنوں کے بارے میں مبینہ طور پر قابل اعتراض اور توہین آمیز تبصرہ کرنے پر دہلی کے جِلَک مارگ تھانے میں شکایت درج کرائی گئی ہے۔ یہ شکایت اُجول گوڑ نامی شخص نے دی ہے، جس میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ کشیپ کی سوشل میڈیا پوسٹ نہ صرف ناپسندیدہ اور غیر مہذب ہے بلکہ یہ سماج میں نفرت پھیلانے، عوامی امن وامان میں خلل ڈالنے اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دینے والی ہے۔ یہ تنازع بدھ کے روز اس وقت شروع ہوا جب انوراگ کشیپ نے انسٹاگرام پر ایک صارف کے تبصرے کا جواب دیتے ہوئے برہمن طبقے سے متعلق سخت الفاظ استعمال کیے، جنہیں کئی افراد نے توہین آمیز قرار دیا۔ سوشل میڈیا پر کشیپ کی پوسٹ وائرل ہوئی اور مختلف گروپوں نے ان پر تنقید کرتے ہوئے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی مانگ کی۔

زلزلہ کے جھٹکوں سے پھر لرز اٹھی افغانستان سے کشمیر تک کی زمین

سری نگر (ایجنسی) افغانستان میں آج صبح ایک بار پھر زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے ہیں۔ یہ جھٹکے تیز تھے، جس کی وجہ سے ملک کے کئی علاقوں میں لوگ دہشت زدہ ہو گئے۔ ریکٹر اسکیل پر اس کی شدت 5.9 بتائی جا رہی ہے۔ اس کا اثر صرف افغانستان تک ہی محدود نہیں رہا، بلکہ شمالی ہندوستان کے جموں و کشمیر تک جھٹکے محسوس کیے گئے۔ علی الصبح زمین کے لرزنے سے لوگ بیدار ہو گئے اور فوراً گھروں سے باہر نکل گئے۔ کئی علاقوں میں افراتفری کا ماحول دیکھنے کو ملا۔ یوروپین میڈیٹرینین سسمولوجیکل سنٹر (ای ایم ایس سی) کے مطابق یہ زلزلہ ہفتہ (19 اپریل 2025) کی صبح 6 بج کر 47 منٹ (یوٹی سی وقت کے مطابق) پر آیا۔ ہندوستانی وقت کے مطابق زلزلہ 12.17 بجے محسوس کیا گیا۔ اس کا مرکز افغانستان–تاجکستان سرحد پر تھا۔ زلزلہ کی گہرائی تقریباً 86 کلومیٹر بتائی گئی، جو کہ ایک درمیانہ درجہ کی گہرائی والا زلزلہ ظاہر کرتا ہے۔

پی ایم مودی دوروزہ دورے پر سعودی عرب جائیں گے

نئی دہلی۔ (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی سعودی عرب کے ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان کی دعوت پر 22-23 اپریل کو دو روزہ دورہ پر سعودی عرب جائیں گے۔ وزارت خارجہ کے مطابق، سال 2016 اور 2019 کے بعد وزیر اعظم کا سعودی عرب کا یہ تیسرا دورہ ہوگا۔ یہ دورہ سعودی عرب کے ولی عہد اور وزیر اعظم کے ستمبر 2023 میں جی 20 سربراہی اجلاس میں شرکت کرنے اور ہندوستان–سعودی عرب اسٹریٹجک پارٹنرشپ کونسل کی پہلی میٹنگ کی شریک صدارت کے لئے نئی دہلی کے سرکاری دورہ کے بعد کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم مسٹر مودی اور شہزادہ محمد بن سلمان کے درمیان ریاض میں دوطرفہ میٹنگ ہوگی، جس میں کئی شعبوں میں تعاون بڑھانے کے لیے نئے معاہدے طے پانے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ، دونوں رہنما علاقائی اور بین الاقوامی مسائل پر تبادلہ خیال کریں گے۔ جن میں اسرائیل–فلسطین تنازعہ اور ہندوستان–مشرقی یورپ اقتصادی راہداری (آئی ایم اے سی) کو آگے بڑھانے کا مسئلہ شامل ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ ہندوستان اور سعودی عرب کے درمیان سماجی، ثقافتی اور کاروباری رابطوں کی طویل تاریخ کے ساتھ قریبی اور دوستانہ تعلقات ہیں۔ تزویراتی شراکت داروں کے طور پر، دونوں ممالک سیاسی، دفاع، سلامتی، تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، ٹیکنالوجی، صحت، تعلیم، ثقافت اور عوام سے عوام کے تعلقات سمیت مختلف شعبوں میں مضبوط دوطرفہ تعلقات کا اشتراک کرتے ہیں۔ سعودی عرب کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات پچھلی دہائی کے دوران ایک مضبوط اور پائیدار شراکت داری میں تبدیل ہوئے ہیں اور سرمایہ کاری کے بڑھتے ہوئے وعدوں، دفاعی تعاون کو وسعت دینے اور تمام شعبوں میں اعلیٰ سطحی تبادلوں کے ساتھ کئی اسٹریٹجک شعبوں میں تعاون کو وسعت ملی ہے۔

درگاہ اجمیر شریف معاملہ میں مرکزی حکومت کی 'ہندو سینا' کا مقدمہ خارج کرنے کی سفارش

مرکز نے مقدمے کو ناقابل سماعت قرار دیا، عدالت نے سماعت ملتوی کی، اگلی تاریخ 31 مئی مقرر

جے پور (ایجنسی) راجستھان کے شہر اجمیر میں واقع خواجہ معین الدین چشتی کی تاریخی درگاہ کو لے کر چل رہے تنازعے میں آج ایک بڑی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ ہندو سینا کی طرف سے داخل اس مقدمے میں، جس میں درگاہ کو قدیم شیو مندر قرار دیا گیا ہے، مرکزی حکومت نے سخت موقف اپناتے ہوئے مقدمہ خارج کیے جانے کی سفارش کی ہے۔ یہ سفارش جمعہ 19 اپریل کو اجمیر کی ضلع عدالت میں ہونے والی سماعت کے دوران مرکزی حکومت کے اقلیتی امور کی وزارت کی طرف سے دی گئی۔ وزارت نے اپنے حلف نامے میں کہا کہ ہندو سینا کی طرف سے دائر کیا گیا مقدمہ قانونی طور پر ناقابل سماعت ہے اور اس میں کوئی معقول بنیاد موجود نہیں ہے جس پر عدالت غور کرے۔

وزارت نے مزید کہا کہ مقدمہ صرف عوامی توجہ حاصل کرنے کے لیے داخل کیا گیا ہے اور اس کا کوئی آئینی یا قانونی جواز نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی وزارت نے اس بات پر بھی اعتراض کیا کہ مقدمے میں حکومت ہند کو فریق نہیں بنایا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ انگریزی میں دائر مقدمے کا درست ہندی ترجمہ بھی عدالت میں پیش نہیں کیا گیا۔ وزارت کے مطابق، مقدمے کے اصل متن اور اس کے ترجمے میں فرق پایا گیا ہے، جبکہ گزشتہ برس 27 نومبر کو عدالت میں ہوئی سماعت کے دوران مخالف فریقین کو اپنا موقف رکھنے کا موقع بھی نہیں دیا گیا۔ ان تمام وجوہات کی بنیاد پر حکومت نے عدالت سے مقدمہ خارج کرنے کی سفارش کی ہے۔

مرکزی حکومت کے اس موقف کو دیکھتے ہوئے عدالت نے آج کی سماعت ملتوی کرتے ہوئے اس معاملے کی اگلی سماعت کے لیے 31 مئی کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ اب عدالت میں آئندہ سماعت کے دوران ہندو سینا کو مرکز کی سفارش پر اپنا جواب داخل کرنا ہوگا۔ اس معاملے پر ردعمل دیتے ہوئے ہندو سینا کے صدر وشنو گپتا نے کہا کہ مقدمے میں اگر کوئی تکنیکی خامی پائی گئی ہے تو اسے دور کیا جائے گا اور قانونی مشورے کے بعد مناسب جواب عدالت میں داخل کیا جائے گا۔ دوسری طرف، مسلم فریق نے مرکزی حکومت کے موقف کا خیر مقدم کیا ہے۔ درگاہ کے خادموں کی نمائندہ تنظیموں کے وکیل آشیش کمار سنگھ نے کہا کہ ہم شروع سے ہی مقدمے کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے آئے ہیں۔ ان کے مطابق، اس مقدمے کا مقصد صرف عوامی مقبولیت حاصل کرنا تھا اور اس کے ذریعے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ مسلم فریق نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ مرکز نے سچائی پر مبنی اور قانون کے مطابق موقف اختیار کیا ہے اور عدالت سے ایک بار پھر اس مقدمے کو خارج کرنے کی اپیل کی ہے۔

بیمار ہو کر ترقی یافتہ ہندوستان کا تصور نہیں کیا جا سکتا: شاہ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کے تصور کو بیمار ہو کر حاصل نہیں کیا جا سکتا، اس لیے یہ بہت ضروری ہے کہ ملک کا ہر شہری صحت مند رہے۔ مسٹر شاہ نے ہفتہ کو یہاں عالمی یوم جگر (لیور ڈے) کے موقع پر انسٹی ٹیوٹ آف لیور اینڈ بلیری سائنسز کے زیر اہتمام منعقدہ پروگرام میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ونے کمار سکسینہ اور وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا سمیت کئی معززین موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے ملک کے سامنے سال 2047 میں آزادی کی صد سالہ تقریب کے موقع پر ایک ترقی یافتہ ہندوستان بنانے کا ہدف رکھا ہے، جو ہر میدان میں خود انحصار ہوگا اور دنیا کی قیادت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کے تصور کو بیمار ہو کر عملی شکل نہیں دی جا سکتی اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہر شہری صحت مند رہے۔ انہوں نے کہا کہ آج جگر کے عالمی دن کے موقع پر پورے ملک کے عوام کو اس بارے میں آگاہی، کوششیں اور مکمل معلومات رکھتے ہوئے اپنے جگر کو صحت مند رکھنے کا عہد کرنا چاہیے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ نے ایک خصوصی اسکیم شروع کی ہے اور یہ اختراعی پہل جگر کو صحت مند رکھنے کے حوالے سے ملک میں بیداری پھیلانے میں کامیاب ہوگی۔

بنگلہ دیش میں ہندو لیڈر کے قتل سے ہندوستان فکرمند

یونس کی حکومت بغیر کسی عذر کے اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرے، نئی دہلی نے بنگلہ دیش میں اقلیتی طبقہ کے لیڈر کے قتل پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا

نئی دہلی۔ (ایجنسی) بنگلہ دیش میں اقلیتی طبقہ (ہندو) کے خلاف مظالم کی خبریں لگاتار سامنے آ رہی ہیں۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق ملک میں ایک اہم ہندو اقلیتی لیڈر بھابیش چندر رائے کا اغوا کے بعد قتل کر دیا گیا ہے۔ اس حادثہ کی اطلاع ملتے ہی ہندوستان نے اپنے شدید رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستان نے بنگلہ دیش کی یونس حکومت کے خلاف آواز بھی اٹھائی ہے اور موجودہ حالات پر اپنی فکر کا اظہار کیا ہے۔ نئی دہلی نے بنگلہ دیش میں اقلیتی طبقہ کے لیڈر کا قتل کیے جانے پر سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ ساتھ ہی محمد یونس کی قیادت والی بنگلہ دیش کی عبوری حکومت پر اپنے اقلیتی طبقات کی حفاظت کرنے میں ناکام ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے اس تعلق سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر مطلع کیا ہے کہ "ہم نے بنگلہ دیش میں ہندو اقلیتی لیڈر بھابیش چندر رائے کے اغوا اور ان کے بہیمانہ قتل پر غم کا اظہار کیا ہے۔"

رندھیر جیسوال نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "یہ قتل عبوری حکومت کے تحت ہندو اقلیتوں کے منظم استحصال کا پیٹرن ظاہر کرتا ہے۔ پہلے بھی ایسے واقعات ہوئے، لیکن قصوروار اب بھی سزا سے بچ کر گھوم رہے ہیں۔ ہم اس حادثہ کی مذمت کرتے ہیں اور ایک بار پھر عبوری حکومت کو یاد دلاتے ہیں کہ وہ بغیر کسی بہانہ یا تفریق کے ہندوؤں سمیت سبھی اقلیتوں کی حفاظت کرنے کی اپنی ذمہ داری کو پورا کرے۔" قابل ذکر ہے کہ بنگلہ دیش کے دیناجپور ضلع میں ہندو لیڈر بھابیش چندر کا پہلے تو اغوا کیا گیا اور بے رحمی سے پیٹ پیٹ کر ان کا قتل کر دیا گیا۔ بھابیش چندر اپنے علاقے میں ہندو طبقہ کے مشہور لیڈر تھے۔ وہ بنگلہ دیش پوجا اُتسو پریشد کی بیرال یونٹ کے نائب سربراہ بھی تھے۔ ان کی شریک حیات شانتنا رائے نے کہا کہ جمعرات کے روز 4 افراد 2 موٹر سائیکل پر آئے اور بھابیش کا ان کے گھر سے اغوا کر لیا۔ کئی عینی شاہدین نے بتایا کہ انھوں نے حملہ آوروں کو دیکھا کہ وہ بھابیش کو نرباری گاؤں لے گئے، جہاں انھیں بے رحمی سے پیٹا گیا۔

ڈیلی اسٹار کے مطابق بھابیش رائے کو مبینہ طور پران کے گھر سے اغوا کیا گیا تھا اور پولیس اور اہل خانہ کے مطابق جمعرات کی دوپہر کو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ پولیس نے جمعرات کی رات بھابیش کی لاش برآمد کی۔ ان کی اہلیہ شانتنا رائے نے ڈیلی اسٹار کو بتایا کہ بھابیش دوپہر کے وقت گھر پر تھے جب انہیں شام ساڑھے چار بجے کے قریب فون آیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ یہ کال مجرموں نے گھر میں اس کی موجودگی کی تصدیق کے لیے کی تھی۔ تقریباً 30 منٹ بعد، چار افراد دو موٹر سائیکلوں پر آئے اور مبینہ طور پر بھابیش کو احاطے سے اغوا کر لیا۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ اغوا کاروں کو اسے نارابار ی گاؤں لے جاتے ہوئے دیکھا گیا، جہاں اس پر وحشیانہ حملہ کیا گیا۔ اس شام کے بعد حملہ آوروں نے مبینہ طور پر بھابیش کو نیم مردہ حالت میں ایک وین میں اس کے گھر واپس بھیج دیا۔ لواحقین نے مقامی لوگوں کی مدد سے اسے برال اپیزہ ہیلتھ کمپلیکس پہنچایا۔ بعد میں اسے دیناج پور میڈیکل کالج اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ڈیوٹی پر مامور ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے لاش پوسٹ مارٹم کے لیے اسپتال کے مردہ خانے بھجوا دی۔ شانتنا رائے نے دعویٰ کیا کہ اس نے حملہ آوروں میں سے دو کو پہچان لیا ہے۔ برال تھانے کے انچارج افسر عبدالصبور نے بتایا کہ مقدمہ درج کرنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس قتل کے اس معملے میں ملوث ملزمان کی شناخت اور گرفتاری کی کارروائی شروع کر دی ہے۔

عدالتی کارروائی آخری مراحل میں، وقف بورڈ نے داخل کیا جواب

8 مئی سے قبل سنایا جائے گا حتمی فیصلہ! آئندہ سماعت کے لیے 3 مئی کی تاریخ طے

نینی تال (ایجنسی) ہماچل پردیش واقع سنجولی میں موجود مسجد کو لے کر جاری تنازعہ پر عدالتی کارروائی اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ ہفتہ کے روز سنجولی مسجد میں مبینہ ناجائز تعمیرات کو لے کر میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت میں سماعت ہوئی۔ اس دوران وقف بورڈ کی جانب سے عدالت میں جواب داخل کیا گیا۔ ساتھ ہی بورڈ کی طرف سے 2 ذیلی منزلوں کے مالکانہ حقوق کے کاغذات عدالت میں پیش کرنے کے لیے 3 مئی تک کا وقت طلب کیا گیا۔ اس معاملے میں عدالت نے آئندہ سماعت کے لیے 3 مئی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کمشنر نے عدالت میں کہا کہ وہ 8 مئی سے پہلے ہر حال میں اس معاملے پر فائنل آرڈر سنائیں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو 3 مئی کے بعد روزانہ میونسپل کارپوریشن کمشنر کے دفتر میں اس معاملے پر سماعت ہوگی۔ ساتھ ہی کمشنر نے مسجد کمیٹی سے اوپر کی 2 منزلوں سے دیواریں جلد از جلد ہٹانے کے لیے کہا ہے۔

سنجولی مسجد کمیٹی کے چیف محمد لطیف نے اس معاملے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ہفتہ کے روز سماعت میں وقف بورڈ کی طرف سے جواب داخل کر دیا گیا ہے۔ 2 ذیلی منزلوں سے متعلق دستاویز پیش کرنے کے لیے 3 مئی تک کا وقت طلب کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی محمد لطیف نے بتایا کہ مسجد میں اوپری منزلوں سے ناجائز تعمیرات ہٹانے پر کام کیا جا رہا ہے۔ مقامی باشندوں کی طرف سے عدالت میں پیش وکیل جگت پال نے کہا کہ ہائی کورٹ نے اس معاملے کا نمٹارہ کرنے کے لیے میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت کو 6 ہفتوں کا وقت دیا تھا۔ یہ مدت کار 8 مئی کو ختم ہو رہی ہے۔ اگر 3 مئی کو حتمی فیصلہ نہیں سنایا جاتا ہے تو میونسپل کارپوریشن کمشنر اپنے دفتر میں روزانہ 7 مئی تک اس معاملے کو سنیں گے۔ کمشنر نے کہا ہے کہ وہ ہر حال میں 8 مئی سے قبل اس معاملے میں فائنل آرڈر پاس کریں گے۔ واضح رہے کہ شملہ کے ملیانا میں کچھ نوجوانوں کی پٹائی کے بعد سنجولی مسجد تنازعہ اٹھا تھا اور ہندو تنظیموں نے ناجائز تعمیرات کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا تھا۔ 11 ستمبر کو سنجولی مسجد کمیٹی نے ناجائز بتائے جا رہے حصہ کو ہٹانے کی پیشکش کی تھی۔ 5 اکتوبر کو میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت نے مسجد کی 3 منزلیں توڑنے کو منظوری دی۔ اس کے بعد اس معاملے پر کمشنر اور ایڈیشنل ضلع وسیشن جج کی عدالت میں کافی وقت تک سماعت چلی۔ ایڈیشنل ضلع وسیشن جج کی عدالت سے بھی مسلم طبقہ کے حق میں فیصلہ نہیں آیا تھا۔ مسلم فریق کی طرف سے فیصلے کو چیلنج پیش کرنے والی عرضی ایڈیشنل ضلع وسیشن جج نے 30 نومبر کو خارج کر دی تھی۔ اب ذیلی 2 منزلوں کے جواز پر میونسپل کارپوریشن کمشنر کی عدالت میں معاملہ چل رہا ہے۔

مدھیہ پردیش کے ساگر میں 'لو جہاد' کا الزام لگا کر شرپسندوں کا زبردست توڑ پھوڑ، حالات کشیدہ

بھوپال (ایجنسی) مدھیہ پردیش واقع ساگر ضلع کے سنودھا علاقہ میں ہفتہ کے روز 2 طبقات میں تصادم نے تشدد والے حالات پیدا کر دیے۔ اکثریتی طبقہ نے 'لو جہاد' کا معاملہ بتا کر ہنگامہ شروع کیا، جس کے بعد علاقے میں خوف و دہشت پھیل گئی۔ کچھ مقامات پر توڑ پھوڑ اور آگ زنی کا واقعہ انجام دیا گیا، جس نے اکثریتی اور اقلیتی طبقہ کے درمیان تصادم والے حالات پیدا کر دیے۔ بتایا جاتا ہے کہ شورش پسندوں نے مقامی دکانوں میں توڑ پھوڑ کی اور کچھ مکانات کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اس توڑ پھوڑ اور آگ زنی کی خبر جب سنودھا تھانہ پولیس کو ملی، تو وہ فوراً جائے وقوع پر پہنچی۔ حالات کو قابو میں کرنے کے لیے پولیس نے مشتعل بھیڑ کو سمجھانے کی کوشش کی، لیکن اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حالات بگڑتے دیکھ قریبی تھانوں سے پولیس فورس بلایا گیا۔ مشتعل لوگوں کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے بھی داغے گئے اور ہلکی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے شورش پسندوں کو کھدیڑا گیا۔ علاقے میں پولیس فورس کی تعیناتی کر دی گئی ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ گاؤں میں حالات اب بھی کشیدہ ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس شاہوال، اے ایس پی لوکیش سنہا، ایس ڈی او پی پرکاش مشرا سمیت دیگر افسران موقع پر موجود ہیں۔ لوگوں کی یہ ناراضگی اس وقت سامنے آئی جب اکثریتی طبقہ کی ایک لڑکی عین شادی والے دن مبینہ طور پر اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہو گئی۔ حالانکہ ابھی تک لڑکا اور لڑکی کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ لڑکی کے رشتہ داروں کا کہنا ہے کہ شادی کی تیاری پوری ہو چکی تھی، اچانک لڑکی غائب ہو گئی۔ جب اس کی تلاش شروع کی گئی اور ملزم نوجوان کے گھر پہنچ کر اس کے بارے میں پتہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی غائب ہے۔

ریئل اسٹیٹ کمپنی کے ٹھکانوں پر ای ڈی کے چھاپے، پروموٹر گرفتار

نئی دہلی۔ (یو این آئی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے لکھنؤ زونل آفس نے میسرز انتی فارچیون ہولڈنگ لمیٹڈ اور دیگر کے معاملے میں منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے) 2002 کے التزامات کے تحت اتر پردیش اور دہلی میں کئی ٹھکانوں پر چھاپے مارے اور تلاشی لی۔ ای ڈی نے کمپنی کے ایک پروموٹر کو گرفتار کر کے پوچھ گچھ کے لیے ریمانڈ پر لے لیا ہے۔ ہفتہ کو جاری کردہ ای ڈی کی ریلیز کے مطابق، یہ کارروائی جمعرات کو کی گئی اور ای ڈی کی ٹیموں نے آگرہ، میرٹھ، نوئیڈا اور دہلی میں آٹھ مقامات کی تلاشی لی۔ ان میں انتی فارچیون ہولڈنگ لمیٹڈ اور اس کے ڈائریکٹر انیل متھاس اور مبینہ دھوکہ دہی کے ماسٹر مائنڈ انیل متھاس اور دیگر اکائیوں کے رہائشی اور دفتر کے احاطے میں تلاشی لی گئی۔

ٹھاکرے برادران میں اتحاد کا امکان، مہاراشٹر کی سیاست میں ہلچل

مہاراشٹر اور مراٹھی شناخت کے مقابلے میں ادھو کے سے اختلافات بے معنی ہیں: راج ٹھاکرے، ادھو ٹھاکرے نے اتحاد کی تجویز کا مثبت جواب دیا

ممبئی۔ (ایجنسی) مہاراشٹر کی سیاست میں ایک دہائی سے جاری ٹھاکرے برادران کی رقابت ختم ہونے کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں، جب دونوں رہنماؤں نے ایک دوسرے کے ساتھ ممکنہ سیاسی اتحاد کے لیے رضامندی کا عندیہ دیا۔ شیو سینا (ادھو گروپ) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے اور مہاراشٹر نونرمان سینا کے صدر راج ٹھاکرے نے الگ الگ بیانات میں یہ واضح کیا کہ اگر ریاست اور مراٹھی عوام کے مفاد میں اختلافات کو نظر انداز کرنا پڑے تو وہ اس کے لیے تیار ہیں۔ راج ٹھاکرے نے اتحاد پر بڑا بیان دے کر مہاراشٹر کی سیاست میں ہلچل مچا دی ہے۔ ساتھ ہی ادھو ٹھاکرے نے راج ٹھاکرے کے اتحاد کی تجویز کا مثبت جواب دیا ہے۔ ممبئی میں منعقدہ ایک پروگرام کے دوران ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ وہ راج ٹھاکرے کے ساتھ اتحاد کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ایسے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دونوں بھائی ہاتھ ملائیں گے اور کیا پورے مہاراشٹر کا خواب پورا ہوگا؟

راج ٹھاکرے نے پوڈ کاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر اور مراٹھی شناخت کے مقابلے میں ان کے اور ادھو کے درمیان اختلافات بے معنی ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہمارے آپسی جھگڑے مہاراشٹر کی عظمت کے آگے کچھ بھی نہیں۔ میں ادھو ٹھاکرے کے ساتھ اتحاد کے لیے تیار ہوں۔" منجریکر کے سوال پر کہ کیا وہ آج بھی شیو سینا (ادھو گروپ) کے ساتھ سیاسی اتحاد کا تصور کر سکتے ہیں، راج ٹھاکرے نے کہا کہ ذاتی مخالفت کی کوئی حیثیت نہیں، اور اگر بڑی سطح پر ریاست کا مفاد دیکھیں تو اتحاد میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ محض ان کی ذاتی خواہش نہیں بلکہ وقت کی ضرورت ہے کہ سبھی مراٹھی مفاد کے لیے متحد ہو جائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ مہاراشٹر ان چھوٹے موٹے اختلافات سے کہیں بڑا ہے، اور تمام سیاسی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر آ کر مراٹھی عوام کے حق میں کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ریاست کو درپیش مسائل سے نمٹنے کے لیے یکجہتی ناگزیر ہے۔

اتراکھنڈ: چمولی میں کار 300 میٹر گہری کھائی میں گری، 5 افراد کی موت

چمولی۔ اتراکھنڈ کے چمولی ضلع میں ایک بڑا سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ یہاں برہی–نجمولا شاہراہ پر گاڑی گاؤں کے قریب ایک کار کے 300 میٹر گہری کھائی میں گر جانے سے 5 لوگوں کی موت ہو گئی۔ یہ حادثہ جمعہ کو شام تقریباً 6:30 بجے ہوا۔ اطلاع ملنے پر چمولی تھانہ سے پولیس موقع پر پہنچی جس کے بعد راحت اور بچاؤ کام شروع کیا گیا۔ چمولی کے سینئر ایس پی سرویش پنوار نے بتایا کہ چمولی تھانہ کو اطلاع ملی کہ سیاہ رنگ کی ایک آلٹو کے-10 کار جس کا رجسٹریشن نمبر یو۔کے 11 بی 3638 ہے، نجمولا گھاٹی کے گاڑی گاؤں کے قریب سڑک سے نیچے گر گئی۔ یہ کار پگنا گاؤں میں ایک شادی کی تقریب سے لوٹ رہی تھی۔ اسی دوران ڈرائیور اس پر سے توازن کھو بیٹھا اور کار سڑک سے اتر کر تقریباً 300 میٹر گہری کھائی میں جا گری۔

پسماندہ طبقات کی حصہ داری کے بغیر انصاف نامکمل

نہرو سے صرف خاندانی وراثت نہیں، سچائی اور حوصلے کا سبق بھی ملا: راہل گاندھی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے کہا ہے کہ جب تک محروم اور مظلوم طبقے کی شمولیت کو یقینی نہیں بنایا جاتا انصاف کو یقینی نہیں بنایا جا سکتا۔ مسٹر گاندھی نے کہا، "جب تک محروم طبقات کی حقیقی حصہ داری اور شراکت کو یقینی نہیں بنایا جاتا ہے، انصاف ادھورا رہے گا۔ انہوں نے کہا، "اگر آپ عورت ، دلت، مہادلت، پسماندہ، انتہائی پسماندہ، ای ڈبلیو ایس یا اقلیتی طبقے، یا ان طبقات کی قیادت کرتے ہیں - تو ہمارے سمودھان لیڈرشپ پروگرام میں شامل ہوں تاکہ ذات پات کی مردم شماری کے ذریعے اپنے حقوق، سماجی انصاف کے تحفظ کے لیے لڑائی کو مضبوط بنایا جا سکے۔ کانگریس لیڈر نے سبھی سے اس مہم میں شامل ہونے کی اپیل کی اور کہا کہ یہ وقت متحد ہونے اور اپنی آواز کو مضبوطی سے بلند کرنے کا ہے۔ مہم میں شامل ہونے کے لیے مس کال کریں۔

راہل گاندھی نے ہفتہ کے روز اپنے سیاسی سفر کی گہرائیوں پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ان کے سفر کا اصل محرک اقتدار نہیں بلکہ سچ کی تلاش ہے۔ ایک پوڈ کاسٹ طرز کی گفتگو میں سینئر کانگریسی رہنما سندیپ دکشت سے بات کرتے ہوئے راہل نے کہا کہ انہیں اپنے پردادا، سابق وزیر اعظم جواہر لال نہرو سے نہ صرف خاندانی وراثت ملی ہے بلکہ سچ کی تلاش، خطرات سے بے خوفی اور فکری جستجو کا جذبہ بھی انہی سے حاصل ہوا ہے۔ راہل گاندھی نے گفتگو کے دوران کہا، "اس پوڈ کاسٹ نما گفتگو میں میں نے بتایا کہ مجھے کیا چیز آگے بڑھاتی ہے۔ یہ اقتدار کی نہیں بلکہ سچ کی تلاش ہے۔ اور یہ جذبہ مجھے میرے پردادا جواہر لال نہرو سے ملا ہے۔ وہ صرف ایک سیاستدان نہیں تھے، وہ ایک متلاشی، مفکر اور وہ شخص تھے جو خطرے میں مسکرا کر داخل ہوتے اور پہلے سے زیادہ طاقت کے ساتھ واپس آتے۔ ان کی سب سے بڑی میراث سچ کی وہ غیر متزلزل تلاش ہے، جو ان کی زندگی اور جدوجہد کی بنیاد تھی۔ انہوں نے ہمیں سیاست نہیں سکھائی، بلکہ خوف کا سامنا کرنا اور سچ کا ساتھ دینا سکھایا۔"

دہلی میں 20 سال پرانی 4 منزلہ عمارت گری، 11 کی موت

متعدد زخمی، قصوروار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا حکم

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دہلی کے مصطفیٰ آباد علاقے کے شکتی وہار میں ہفتہ (19 اپریل) کی صبح ایک چار منزلہ عمارت منہدم ہو گئی۔ عمارت گرنے سے متعلق جو ویڈیو منظر عام پر آئی ہے وہ خوفناک ہے۔ اس حادثے میں اب تک 11 لوگوں کی موت ہو چکی ہے، جب کہ 22 لوگوں کو ملبے سے بچا لیا گیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد علاقے کے لوگوں میں خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ ایم سی ڈی کے میئر مہیش کھچی نے کارپوریشن کمشنر کو قصوروار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم دیا ہے۔ مصطفیٰ آباد علاقے میں عمارت گرنے کے واقعے کے بعد موقع پر پہنچے مقامی ایم ایل اے موہن سنگھ بشت نے دہلی حکومت سے ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر قانونی عمارتوں کا معاملہ کئی بار اسمبلی میں اٹھایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، جس دن میں نے الیکشن جیتا ہے، میرا واحد مسئلہ غیر قانونی عمارتوں کے خلاف کارروائی کا رہا ہے۔ اگر 25 یا 50 گز کی عمارت میں سینکڑوں لوگ رہ رہے ہوں تو حادثہ ہونا لازمی تھا۔ میں نے اس بارے میں دہلی کے ایل جی، کمشنر اور پولیس کمشنر سے بات کی ہے، لیکن آج تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے مصطفیٰ آباد میں چار منزلہ عمارت کے گرنے سے 11 افراد کی ہلاکت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصطفیٰ آباد میں عمارت گرنے کے المناک واقعے پر دل افسردہ ہے۔ انہوں نے واقعہ کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ تاکہ مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کو یقینی بنایا جا سکے۔ سی ایم ریکھا گپتا نے مزید کہا، "ڈی ڈی ایم اے، این ڈی آر ایف، ڈی ایف ایس اور دیگر ایجنسیاں راحت اور بچاؤ کے کاموں میں لگاتار مصروف ہیں۔ تمام زخمیوں کے مناسب علاج کے انتظامات کیے گئے ہیں۔" دہلی کے وزیر اعلیٰ نے اس حادثے کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں مرنے والوں کے تئیں میری گہری تعزیت ہے۔ خدا مرحوم کی روحوں کو سکون عطا کرے۔ اور سوگوار خاندانوں کو یہ ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنے کی ہمت دے۔

غزہ پٹی: اسرائیلی حملوں میں مزید نوے افراد جاں بحق

جاں بحق ہونے والے افراد میں بچے اور خواتین بھی شامل

غزہ (ایجنسی)۔اسرائیلی فضائی حملوں میں گزشتہ اڑتالیس گھنٹوں کے دوران غزہ پٹی میں نوے سے زائد افراد مارے گئے ہیں۔اسرائیلی افواج نے حماس پر دباؤ ڈالنے کے لیے حملے تیز کر دیے ہیں تا کہ وہ یرغمالیوں کو رہا کرے اور غیر مسلح ہو۔غزہ میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت نے بتایا ہے کہ تازہ اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں مزید نوے فلسطینی مارے گئے ہیں۔بتایا گیا ہے کہ یہ ہلاکتیں گزشتہ اڑتالیس گھنٹوں کے دوران کیے گئے حملوں کی وجہ سے ہوئی ہیں۔اسرائیلی دفاعی افواج حماس کے جنگجوؤں کے خلاف کارروائیاں کر رہی ہے۔ہلاک ہونے والے افراد میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں۔غزہ پٹی میں وزارت صحت کے مطابق کچھ افراد ایسے علاقوں میں بھی مارے گئے ہیں، جو اقوام متحدہ کی جانب سے انسانی ہمدردی کے زون قرار دیے گئے تھے۔جنوبی شہر خان یونس میں بھی کم از کم گیارہ افراد ہلاک ہوئے۔اس شہر کے علاقے مواسی کو اسرائیل نے انسانی ہمدردی کا زون زون قرار دیا ہوا ہے۔ یہاں عارضی بنائی گئی پناہ گاہوں میں لاکھوں بے گھر فلسطینی رہائش پذیر ہیں۔ تاہم اسرائیل کا موقف ہے کہ جنگجو شہریوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں، اس لیے ان ہلاکتوں کی ذمہ داری عسکریت پسند حماس پر ہی عائد ہوتی ہے۔اکتوبر 2023ء سے جاری جنگ نے غزہ کے بڑے حصے کو تباہ کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں وہاں کے باسی خوراک پیدا کرنے کی صلاحیت سے تقریباً محروم ہو چکے ہیں۔اس مسلح تنازعے کے باعث غزہ پٹی کی نوے فیصد سے زائد آبادی بے گھر ہو چکی ہے جبکہ لاکھوں افراد خیموں یا تباہ شدہ عمارتوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ نئے اسرائیلی فضائی حملے ایسے وقت میں کیے جا رہے ہیں، جب امدادی تنظیمیں اسرائیل کی جانب سے غزہ پر عائد مکمل ناکہ بندی پر تشویش کا اظہار کر رہی ہیں۔غزہ پٹی میں گزشتہ چھ ہفتوں سے تمام اشیائے خورونوش اور دیگر ضروریات زندگی کی رسد بند ہے۔اقوام متحدہ کے مطابق ہزاروں بچے غذائی قلت کا شکار ہو چکے ہیں اور بیشتر افراد بمشکل ایک وقت کا کھانا کھا پا رہے ہیں کیونکہ خوراک کے ذخائر ختم ہوتے جا رہے ہیں۔محاصرے اور جنگ کی تباہ کاریوں کا شکار افراد خوراک کی شدید قلت کے باعث سمندری کچھوؤں کا گوشت کھانا شروع ہو گئے ہیں۔مقامی ذرائع کے مطابق کچھ مجبور خاندانوں نے پروٹین کی ضروریات کو پورا کرنے کی خاطر ایسا اقدام اٹھایا ہے۔دریں اثنا حماس نے فائر بندی کی اسرائیلی پیشکش مسترد کر دی ہے۔اس عسکریت پسند تنظیم کا کہنا ہے کہ وہ کسی جزوی ڈیل کو قبول نہیں کرے گی بلکہ وہ جنگ بندی کا ایک جامع معاہدہ چاہتی ہے۔غزہ میں جنگ بندی کی نئی کوششیں جاری ہیں لیکن حماس کا کہنا ہے کہ وہ صرف اسی معاہدے کو قبول کرے گی جو جنگ کا مکمل خاتمہ کرے۔غزہ میں حماس کے سربراہ خلیل الحیہ نے کہا،"ہماری تحریک (حماس) جنگ بندی کے ایک ایسے معاہدے پر فوری مذاکرات کے لیے تیار ہے، جس کے تحت اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینی قیدیوں کی طے شدہ تعداد کی رہائی کے بدلے یرغمالیوں کی آزادی ممکن ہو سکے۔ہم چاہتے ہیں کہ اس نئی ڈیل کے تحت ہماری عوام کے خلاف جنگ کا مکمل خاتمہ ہو، اسرائیلی افواج غزہ سے مکمل طور پر نکل جائیں اور غزہ پٹی کی تعمیر نو کا آغاز ہو۔"اسرائیل 45 دن کی جنگ بندی کے بدلے مزید 10 یرغمالیوں کی رہائی کا مطالبہ کر رہا ہے۔یہ تجویز بھی ہے کہ اس مدت میں فریقین مستقل جنگ بندی کے لیے مذاکرات کریں گے۔اسرائیلی منصوبے میں یہ بھی شامل ہے کہ حماس ہتھیار ڈال دے تاہم یہ عسکری گروہ اس مطالبے کو مسترد کر چکا ہے۔مذاکرات ابھی تک تعطل کا شکار ہیں جبکہ غزہ میں لڑائی جاری ہے۔اس صورتحال میں غزہ کے عام شہریوں کی مشکلات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔غزہ پٹی کی وزارت صحت کے مطابق دو ماہ کی جنگ بندی ختم ہونے کے بعد دوبارہ شروع کیے گئے اسرائیلی زمینی اور فضائی حملوں میں اب تک کم از کم 691,1 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ سات اکتوبر سن 2023ء سے جاری اس جنگ میں فلسطینیوں کی ہلاکتوں کی مجموعی تعداد اکاون ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔سات اکتوبر سن 2023ء کو حماس کے جنگجوؤں نے اسرائیل کی سرزمین پر حملہ کرتے ہوئے اسرائیل کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 218,1 افراد کو ہلاک کر دیا تھا جبکہ ڈھائی سو سے زائد افراد کو یرغمال بھی بنا لیا تھا۔اس دہشت گردانہ حملے کے بعد اسرائیلی دفاعی افواج نے غزہ پٹی میں حماس کے جنگجوؤں کے خلاف کارروائی شروع کر دی تھی۔ یورپی یونین، امریکہ اور متعدد دیگر مغربی ممالک حماس کو ایک دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہیں۔

فلسطینی صدر محمود عباس 16 سال بعد شام پہنچ گئے

دمشق،19 اپریل (یو این آئی) فلسطینی صدر محمود عباس 16 برس بعد دمشق پہنچ گئے جہاں شامی صدر نے ان کا استقبال کیا۔عرب میڈیا کے مطابق فلسطینی صدر جب شامی دارالحکومت دمشق پہنچے تو شامی صدر الشعراء نے پیپلز پیلس کے دروازے پر ان کا استقبال کیا، فلسطینی صدر سرخ قالین پر چل کر محل میں داخل ہوئے۔ فلسطینی صدر محمود عباس ان عالمی رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنہوں نے موجودہ شامی صدر الشعراء کو صدارت سنبھالنے کے بعد مبارک باد کا پیغام بھیجا تھا۔ فلسطینی صدر کے دورے کا مقصد شام اور فلسطین کے تعلقات مضبوط بنانا اور شام میں فلسطینیوں کے ساتھ لین دین کو آسان بنانا ہے۔دونوں رہنماؤں نے درپیش مشترکہ خطرات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

مسجد اقصی ہماری سرخ لکیر ہے: اردوان

انقرہ، 19 اپریل (یو این آئی) صدر رجب طیب ایردوان نے حرم الشریف میں اسرائیلی اقدامات کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مسجد اقصیٰ اور اس کے اردگرد کا کمپلیکس صرف مسلمانوں کا ہے اور اسے محفوظ رہنا چاہیے۔ایردوان نے جمعہ کے روز استنبول میں تیسرے بین الاقوامی یدی تپے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا" ، حرم الشریف، جس میں مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرہ شامل ہیں، ایک ناقابل تقسیم وحدت ہے اور اپنے 144 ایکڑ کے علاقے کے ساتھ صرف مسلمانوں کی ملکیت ہے۔"انہوں نے کہا" ، ہم کسی کو بھی اس کی حرمت اور اقدار کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیں گے۔"ایردوان نے اعلان کیا کہ مسجد اقصیٰ ترکیہ کے لیے ایک "سرخ لکیر" ہے اور یہ ہمیشہ ایسی ہی رہے گی۔انہوں نے اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر تمام اشتعال انگیزیوں، چھاپوں اور ان اقدامات کو روک دے جو اس مقدس مقام کی حرمت اور وحدت کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا" ، ترکیہ نے کبھی بھی اپنے خطے میں ظلم اور قانون شکنی کے سامنے خاموشی اختیار نہیں کی۔ ہم اب بھی خاموش نہیں رہیں گے۔" انہوں نے فلسطینی حقوق اور اسلامی مقدس مقامات کے دفاع کے لیے اپنی حمایت جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا۔اسی دن ایردوان نے غزہ پر اسرائیل کی جاری جنگ کی ایک اور مذمت کی اور مظالم پر عالمی خاموشی کو "اخلاقی زوال" قرار دیا۔انہوں نے فلسطینی عوام کے لیے ترکیہ کی غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کیا۔انہوں نے کہا" ، فلسطینی دعوے کا دفاع صرف مظلوم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونے کی بات نہیں ہے، یہ انسانیت، امن اور انصاف کا دفاع کرنے کی بات ہے۔"فلسطینی وزارت صحت کے مطابق، 7 اکتوبر 2023 سے اب تک غزہ پر

اسرائیلی حملوں میں 51,000 سے زائد فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ایردوان نے ان حملوں کو "تشدد کی دیوانگی" قرار دیتے ہوئے اسرائیلی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ بچوں، خواتین، بزرگوں اور حتیٰ کہ شیر خوار بچوں سمیت عام شہریوں کو بے دریغ قتل کر رہی ہے۔انہوں نے کہا" ، صحافیوں کو قتل کیا جا رہا ہے جبکہ بین الاقوامی میڈیا خاموش ہے۔ بچوں کو قتل کیا جا رہا ہے جبکہ انسانی حقوق کے محافظ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔"ایردوان نے مغربی طاقتوں پر منافقانہ بے عملی کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا،" جو لوگ آزادی، حقوق، قانون اور پریس کی آزادی کے عزم پر فخر کرتے رہے ہیں، وہ اسرائیل کی قتل عام کی پالیسی کے سامنے 18 ماہ سے تین بندر کا کردار ادا کر رہے ہیں۔"انہوں نے ان ممالک کے دوہرے معیار پر سوال اٹھایا جو معمولی واقعات پر پابندیاں عائد کرنے میں جلدی کرتے ہیں لیکن اس بحران میں خاموش ہیں : "مغربی ریاستیں، جو معمولی واقعات پر پابندیوں کا ہتھیار استعمال کرتی ہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں —اسرائیل کے معاملے میں آپ کہاں ہیں؟"ایک ایسا عالمی نظام جو مظلوموں کو نظر انداز کرے، ظالموں کی خدمت کرے گا ایردوان نے خبردار کیا" ، ایک ایسا عالمی نظام جو مظلوموں کے ساتھ کھڑا نہ ہو، ظالموں کے لیے کھلونا بننے کے لیے مجبور ہے۔"انہوں نے غزہ میں احتساب نافذ کرنے میں بین الاقوامی اداروں کی ناکامی کی طرف اشارہ کیا۔انہوں نے مسلم دنیا میں گہری مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا" ، یہ کہنا میرے لیے تکلیف دہ ہے — اور میرا دل خون کے آنسو روتا ہے— لیکن اسلامی دنیا اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔"ترک صدر کے مطابق اپریل 2024 تک، اس تنازع کے آغاز سے غزہ میں کم از کم 212 صحافی اور میڈیا کارکن جاں بحق ہو چکے ہیں، جو جدید تاریخ میں صحافیوں کے لیے سب سے مہلک دور ہے،ایردوان نے کہا" ، چند دن پہلے، ایک خاتون صحافی کو سچ بولنے کی پاداش میں ان کے 10 خاندان کے افراد کے ساتھ شہید کر دیا گیا ۔"انہوں نے بین الاقوامی قانون کی حالت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا" ، یہ انصاف کی خدمت کرنا چھوڑ چکا ہے۔ یہ طاقتوروں کی طاقت کو مضبوط کرنے کا آلہ بن چکا ہے۔"اسرائیل نے غزہ میں انسانی امداد کو سختی سے محدود کر دیا ہے، جس سے اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے گروپوں نے قحط کے خطرے کی وارننگ دی ہے۔اردوان نے اسرائیل پر بھوک کو ہتھیار بنانے کا الزام لگایا" : جنہیں وہ بموں سے مار نہیں سکتے، ان کے لیے وہ کھانے، پانی اور دوائیوں کو بند کر دیتے ہیں۔ یہ ایک منظم نسل کشی کی مہم ہے۔"انہوں نے فلسطینی مزاحمت کو دہشت گردی قرار دینے کی مذمت کرتے ہوئے کہا" ، جو لوگ فلسطینیوں کے قتل عام پر خاموش تھے، وہ اب غزہ کی مزاحمت کو دہشت گردی قرار دے رہے ہیں — نسل کشی کو معمول پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ایردوان نے شام اور لبنان کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی فوجی آپریشنز کی مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اس طرح کی کشیدگی پورے خطے کو وسیع تر تنازع میں دھکیل سکتی ہے۔

کانگو: ایندھن لے جانے والی کشتی میں آگ لگنے سے ہلاکتیں 143 ہو گئیں، درجنوں افراد تاحال لاپتا

کانگو (ایجنسی)۔جمہوریہ کانگو میں ایندھن لے جانے والی کشتی میں آگ لگنے سے ہلاکتوں کی تعداد 143 تک جا پہنچی، درجنوں افراد اب بھی لاپتا ہیں۔غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق علاقے سے تعلق رکھنے والے قومی نمائندوں کے وفد کے سربراہ جوزفین پیسیفیک لوکومو کے مطابق منگل کے روز یہ حادثہ اس وقت پیش آیا تھا، جب شمال مغربی علاقے میں دریائے کانگو پر لکڑی کی ایک کشتی پر سیکڑوں مسافر سوار تھے۔یہ حادثہ ایکوتور صوبے کے دارالحکومت مبندا کا کے قریب پیش آیا تھا، جو روکی اور دنیا کے سب سے گہرے دریائے کانگو کے سنگم پر واقع ہے۔انہوں نے کہا کہ بدھ کو 131 لاشیں ملی تھیں، جب کہ جمعرات اور جمعہ کو مزید 12 لاشیں نکالی گئیں، لوکومو نے کہا کہ مرنے والوں میں زیادہ افراد آگ لگنے سے جھلس کر ہلاک ہوئے۔مقامی سول سوسائٹی کے رہنما جوزف لوکونڈو (جنہوں نے لاشوں کی تدفین میں مدد کی) نے کہا کہ ہلاکتوں کی عارضی تعداد 145 ہے، کچھ جل گئے جب کہ کچھ ڈوب کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔جوزفین لوکومو نے بتایا کہ جہاز میں کھانا پکانے کے دوران آگ بھڑک اٹھی تھی، جو ایندھن میں دھماکے کی وجہ سے تیزی کے ساتھ پھیل گئی۔ان کا کہنا تھا کہ ایک عورت نے کھانا پکانے کے لیے آگ جلائی، اس دوران ایندھن، جو زیادہ دور نہیں تھا، اس نے آگ پکڑلی اور زوردار دھماکا ہوا، جس سے، بہت سے بچے اور خواتین ہلاک ہو گئے۔تباہ شدہ کشتی پر سوار مسافروں کی کل تعداد معلوم نہیں ہو سکی ہے، لیکن لوکوموکا کہنا ہے کہ یہ سیکڑوں لوگ تھے۔لوکونڈو نے بتایا کہ کچھ لوگوں کو بچا لیا گیا ہے اور وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں، تاہم کئی خاندان اب بھی اپنے پیاروں کی خبر سے محروم ہیں۔وسطی افریقہ کا ایک بڑا ملک ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو قابل عمل سڑکوں کی کمی کا شکار ہے، نتیجتاً سفر اکثر جھیلوں، دریائے کانگو اور اس کی معاون ندیوں پر ہوتا ہے، جہاں کشتیوں کے تباہ ہونے کی اکثر خبریں آتی رہتی ہیں، ہلاکتوں کی تعداد اکثر زیادہ ہوتی ہے۔مسافروں کی فہرستوں کی مستقل عدم موجودگی اکثر سرچ آپریشن کو پیچیدہ بنا دیتی ہے۔اکتوبر 2023 میں کانگو جانے والی ایک کشتی کے ایکویٹور میں ڈوبنے سے کم از کم 47 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔مقامی حکام کے مطابق گزشتہ سال اکتوبر میں مشرقی ڈی آر سی میں کیوو جھیل پر ایک کشتی الٹنے سے 20 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

امریکا نے چین میں تیار کردہ بحری جہازوں پر عائد پورٹ فیس سے استثنیٰ دے دیا

واشنگٹن (ایجنسی)۔ٹرمپ انتظامیہ نے گریٹ لیکس، کیریبین اور امریکی علاقوں میں خدمات انجام دینے والے ملکی برآمد کنندگان اور بحری جہازوں کے مالکان کو چین میں تیار کردہ بحری جہازوں پر عائد کی جانے والی پورٹ فیس سے استثنیٰ دے دیا، اس اقدام کا مقصد امریکی جہاز سازی کو بحال کرنا ہے۔امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریئر کی جانب سے جاری کردہ وفاقی رجسٹر نوٹس فروری کی اس تجویز کے مقابلے میں نرم کر دیا گیا ہے جس میں چین میں تیار کردہ بحری جہازوں پر فی پورٹ کال 5.1 ملین ڈالر تک فیس عائد کرنے کی بات کی گئی تھی اور جس نے عالمی جہاز رانی کی صنعت میں تشویش کی لہر دوڑا دی تھی۔ جہاز رانی عالمی تجارت کا تقریباً 80 فیصد حصہ منتقل کرتی ہے جس میں خوراک اور فرنیچر سے لے کر سیمنٹ اور کوئلے تک متعدد اشیا شامل ہیں، جہاز رانی کی صنعت کے کرتا دھرتا کو خدشہ تھا کہ تقریباً ہر مال بردار بحری جہاز کو بھاری فیسوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جس سے امریکی اشیا کی برآمدی قیمتیں غیر پرکشش ہو جائیں گی اور امریکی صارفین پر سالانہ 30 ارب ڈالر کا درآمدی بوجھ پڑے گا۔امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریر نے ایک بیان میں کہا کہ بحری جہاز اور شپنگ امریکی اقتصادی سلامتی اور تجارت کے آزادانہ بہاؤ کے لیے اہم ہیں،ٹرمپ انتظامیہ کے اقدامات سے چینی غلبہ کم ہونے لگے گا، اور امریکی سپلائی چین کو درپیش خطرات کا بھی تدارک ہو سکے گا، اور امریکا میں تیار کردہ بحری جہازوں کی طلب میں بھی اضافہ ہوگا۔اس کے باوجود، چین میں تیار کردہ بحری جہازوں پر فیسیں دنیا کی دو سب سے بڑی معیشتوں کے درمیان تیزی سے بڑھتی ہوئی تجارتی کشیدگی میں ایک اور پریشان کن عنصر کا اضافہ کرتی ہیں کیونکہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ اپنی بہت سی اشیا پر 145 فیصد کے نئے ٹیرف پر چین کو مذاکرات کی میز پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ان ترامیم میں عالمی سمندری صنعت، بشمول ملکی بندرگاہ اور بحری جہاز آپریٹرز کے ساتھ ساتھ کوئلے اور مکئی سے لے کر کیلے اور سیمنٹ تک ہر چیز کے امریکی برآمد کنندگان کی جانب سے اٹھائے گئے بڑے خدشات کو دور کیا گیا ہے۔ان ترامیم میں کچھ درخواست کردہ چھوٹ دی گئی ہیں، جبکہ فیسیں مرحلہ وار لاگو کی جائیں گی جو اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہیں کہ امریکی جہاز ساز، جو سالانہ تقریباً پانچ بحری جہاز تیار کرتے ہیں، کو چین کی سالانہ 1700 سے زائد کی پیداوار کا مقابلہ کرنے میں سالوں لگیں گے۔امریکی تجارتی نمائندے نے ان بحری جہازوں کو مستثنیٰ قرار دیا جو ملکی بندرگاہوں کے درمیان اور ان بندرگاہوں سے کیریبین جزائر اور امریکی علاقوں تک سامان لے جاتے ہیں، گریٹ لیکس کی بندرگاہوں پر آنے والے امریکی اور کینیڈین دونوں بحری جہازوں کو بھی ریلیف ملا ہے۔ نتیجے کے طور پر، امریکا میں مقیم کیریئرز میٹسن اور سی بورڈ میرین جیسی کمپنیاں فیسوں سے بچ جائیں گی، جبکہ گندم اور سویابین جیسی برآمدات لوڈ کرنے کے لیے امریکی بندرگاہوں پر پہنچنے والے خالی بحری جہاز بھی مستثنیٰ ہیں۔غیر ملکی رول آن/رول آف آٹو کیریئرز، جنہیں رو-روز کہا جاتا ہے، اس صورت میں فیسوں کی واپسی کے اہل ہوں گے اگر وہ اگلے تین سالوں میں مساوی گنجائش کا امریکی ساختہ بحری جہاز آرڈر کرتے ہیں یا وصول کرتے ہیں۔امریکی تجارتی نمائندے نے مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کیریئرز کے لیے ایک طویل ٹائم لائن مقرر کی ہے۔انہیں چار سال کے اندر امریکا کی ایل این جی برآمدات کا 1٪ امریکی ساختہ، چلائے جانے والے اور امریکی پرچم والے بحری جہازوں پر منتقل کرنا ہوگا، یہ شرح 2035 تک 4 فیصد اور 2047 تک 15 فیصد تک بڑھ جائے گی۔ایجنسی، جو 180 دنوں میں لیویز نافذ کرے گی، نے بحری بیڑے میں چینی میں تیار کردہ بحری جہازوں کے فیصد یا چینی کے بحری جہازوں کے متوقع آرڈرز کی بنیاد پر فیس عائد کرنے سے بھی انکار کر دیا، جیسا کہ اصل میں تجویز کیا گیا تھا۔متاثرہ بحری جہازوں پر ہر سفر پر سال میں زیادہ سے زیادہ چھ بار فیسیں لاگو ہوں گی۔عالمی کنٹینر شپ آپریٹرز، جیسے MSC اور Maersk کے حکام ، جو امریکا کے لیے ہر سفر کے دوران متعدد بندرگاہوں کا دورہ کرتے ہیں، نے خبردار کیا تھا کہ فیسیں بہت تیزی سے واجب الادا ہوں گی اور ان کا حجم بڑھتا چلا جائے گا۔بڑے بحری جہازوں پر ایک یکساں انفرادی فیس کے بجائے، امریکی تجارتی نمائندے نے اس کے بجائے ہر ٹن یا اتارے گئے ہر کنٹینر کی بنیاد پر فیس عائد کرنے کا انتخاب کیا، جیسا کہ چھوٹے بحری جہازوں کے آپریٹرز اور لوہے جیسی بھاری اجناس کے ٹرانسپورٹرز نے مطالبہ کیا تھا۔واضح رہے کہ برطانوی میڈیا کے مطابق امریکا نے چینی بحری صنعت کے غلبے کو چیلنج کرنے اور ملک میں جہاز سازی کے شعبے کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے امریکی بندرگاہوں پر آنے والے چینی بحری جہازوں پر فیس عائد کرنے کا اعلان کیا تھا۔یہ فیس 14 اکتوبر 2025 سے لاگو ہوگی جس کے تحت چینی ملکیت اور آپریٹ کردہ جہازوں سے فی نیٹ ٹن 50 ڈالر وصول کیے جائیں گے، اور اگلے تین سالوں تک ہر سال فیس میں 30 ڈالر فی نیٹ ٹن اضافہ ہوگا۔اس کے ردعمل میں چینی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا تھا کہ فیس عائد کرنے سے امریکی صارفین کے لیے قیمتیں بڑھ جائیں گی اور اس اقدام سے امریکی جہاز سازی کی صنعت بحال نہیں ہوگی۔

امریکہ شام میں کم از کم ایک ہزار فوجیوں کے وجود کو برقرار رکھے گا: پینٹاگون

واشنگٹن،19 اپریل (یو این آئی) امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ شام میں تعینات اپنی فوج کی تعداد کو کم کر کے ایک ہزار سے بھی کم کر دے گا۔پینٹاگون کے مطابق یہ عمل آئندہ چند مہینوں میں مکمل ہوگا۔پینٹاگون کے ترجمان شان پارنل نے جمعہ کے روز ایک بیان میں کہا کہ" آج وزیر دفاع نے شام میں امریکی افواج کو مخصوص مقامات پر مرکوز کرنے کی ہدایت دی ہے۔" تاہم انہوں نے ان مقامات کی تفصیلات فراہم نہیں کیں۔انہوں نے کہا کہ" یہ عمل سوچ سمجھ کر اور حالات کے مطابق کیا جائے گا، جس کے نتیجے میں شام میں امریکی افواج کی تعداد آئندہ چند مہینوں میں ایک ہزار سے کم ہو جائے گی۔" شان پارنل نے بتایا کہ" اس عمل کے دوران، صدر ٹرمپ کے امن کے عزم کے مطابق، امریکی سینٹرل کمانڈ شام میں داعش کے باقیات کے خلاف حملے جاری رکھنے کے لیے تیار رہے گی۔" امریکہ نے کئی سالوں سے شام میں اپنی فوج تعینات کر رکھی ہے تا کہ داعش کے خلاف بین الاقوامی کوششوں میں حصہ لیا جا سکے۔داعش نے شام کی خانہ جنگی کے دوران پیدا ہونے والے انتشار سے فائدہ اٹھا کر شام اور عراق کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا تھا۔تاہم، حالیہ برسوں میں داعش کو دونوں ممالک میں بڑی شکستوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔دوسری جانب شامی حکام سے ملاقات کے لیے امریکی کانگریس کے دو اراکین جمعہ کے روز دمشق پہنچے۔یہ بشار الاسد کو دسمبر میں اقتدار سے ہٹائے جانے کے بعد امریکی قانون سازوں کا شام کے جنگ زدہ ملک کا پہلا دورہ ہے۔یہ دونوں اراکین فلوریڈا سے تعلق رکھنے والے کورے ملز اور انڈیانا سے تعلق رکھنے والے مارلن اسٹو مین ہیں۔

حوثیوں کے حوصلے برقرار، بحیرہ احمر میں دو امریکی طیارہ بردار بحری جہازوں کو نشانہ بنایا

دمشق (ایجنسی)۔حوثیوں نے اسرائیل اور دو امریکی طیارہ بردار بحری جہازوں پر حملے کرنے کا اعلان کیا ہے۔راس عیسیٰ کی بندرگاہ پر امریکی فضائی حملے میں 74 افراد کے جاں بحق ہونے کے اعلان کے ایک دن بعد حوثی گروپ نے امریکہ اور اسرائیل کے مزید اہداف پر حملے کرنے کے عزم کا اظہار بھی کر ڈالا ہے۔حوثی فوج کے ترجمان یحییٰ ساری نے صنعاء میں ایک مظاہرے کے دوران ایک تقریر میں کہا کہ انہوں نے ایک بیلسٹک میزائل سے تل ابیب کے بن گوریون ہوائی اڈے کے آس پاس میں ایک فوجی ہدف کو نشانہ بنایا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے امریکی طیارہ بردار بحری جہاز ٹرومین اور ونسن اور بحیرہ احمر میں ان سے منسلک لڑاکا طیاروں کو متعدد میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بناتے ہوئے دوہرا فوجی آپریشن کیا ہے۔انہوں نے نشاندہی کی کہ بحیرہ عرب میں پہنچنے کے بعد ونسن کیریئر کو پہلی مرتبہ نشانہ بنایا گیا ہے۔یحییٰ ساری نے حوثی ٹھکانوں پر مسلسل امریکی حملوں کے باوجود تصادم، ہدف سازی، مشغولیت اور تصادم کی کارروائیوں۔کو مزید انجام دینے کے عزم کا اظہار کیا۔اسرائیلی فوج نے جمعہ کی صبح اعلان کیا کہ اس نے یمن سے فائر کیے گئے ایک میزائل کو ناکارہ بنا دیا ہے۔اس میزائل کی وجہ سے کئی علاقوں میں سائرن بجنا شروع ہو گئے تھے۔امریکی فوج نے جمعرات کو کہا تھا کہ اس کی افواج نے حوثیوں کو سپلائی اور فنڈنگ روکنے کے لیے راس عیسیٰ بندرگاہ کو تباہ کر دیا ہے۔نومبر 2023 سے حوثیوں نے بحیرہ احمر میں بحری جہازوں پر درجنوں میزائل حملے کیے ہیں اور اسرائیل میں مقامات کو نشانہ بنایا ہے

امریکہ کریمیا کو یوکرین معاہدے میں روسی علاقہ تسلیم کر سکتا ہے: رپورٹ

واشنگٹن،19 اپریل (یو این آئی) امریکہ یوکرین کے علاقے کریمیا پر روسی کنٹرول کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہے، بشرطیکہ یہ ماسکو اور کیف کے درمیان ایک وسیع امن معاہدے کا حصہ ہو، بلومبرگ نیوز نے ان افراد کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا ہے جو اس معاملے سے واقف ہیں۔یہ رپورٹ جمعہ کو اس وقت سامنے آئی جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خصوصی مشرق وسطی کے ایلچی نے کہا کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن یوکرین میں مستقل امن ٪ چاہتے ہیں۔اسٹیوو وٹکوف نے فاکس نیوز کو بتایا، پوتن کی درخواست یہ ہے کہ یہاں جنگ بندی سے بڑھ کر مستقل امن ہو۔یہ ممکنہ رعایت ٹرمپ کی جنگ بندی کے معاہدے کو محفوظ بنانے کی خواہش کی نشاندہی کرتی ہے۔یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب ٹرمپ اور امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے جمعہ کو اشارہ دیا کہ اگر مذاکرات جلد پیش رفت نہ کر سکے تو انتظامیہ اپنی امن ثالثی کی کوششیں ترک کر سکتی ہے۔وٹکوف نے کہا کہ زیر بحث امن معاہدے میں پانچ علاقوں ٪ کا ذکر ہے، جو یوکرین کے وہ علاقے ہیں جو روس کے کنٹرول میں ہیں،لیکن انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ مذاکرات میں وسیع تر مسائل شامل ہیں، جیسے کہ ماسکو کا اصرار کہ یوکرین نیٹو میں شمولیت کی اپنی کوششیں ترک کرے اور امریکہ اور روس کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کی کوششیں۔فروری 2014 میں، یوکرین کے انقلاب وقار کے بعد، جس کے نتیجے میں کریملن کے حمایت یافتہ صدر وکٹر یانوکووچ کو معزول کر دیا گیا، روسی خصوصی فورسز نے کریمیا کے اسٹریٹجک مقامات پر کنٹرول حاصل کر لیا، یہ کہتے ہوئے کہ نسلی روسیوں اور بحیرہ اسود کے بیڑے کی حفاظت کی ضرورت ہے۔

سعودی عرب کے مکہ مکرمہ سے 4 غیر ملکی گرفتار

مکہ مکرمہ،19 اپریل (یو این آئی) سعودی عرب میں مکہ مکرمہ پولیس نے فرضی حج ادارے کے لیے سوشل میڈیا پر اشتہاری مہم چلانے پر 4 غیر ملکیوں کو حراست میں لے لیا۔سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق مکہ مکرمہ میں سیکیورٹی گشتی فورس نے سرحدی حفاظتی نظام کی خلاف ورزی کرنے والے 3 اور ایک یمنی شہری کو گرفتار کرلیا ہے۔سیکیورٹی فورس کے مطابق یہ تمام لوگ فرضی حج خدمات کے بارے میں سوشل میڈیا پر اشتہاری مہم چلانے میں مصروف تھے،غیر ملکیوں کو حج کی خدمات کے گمراہ کن اشتہارات کے ذریعے راغب کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔مذکورہ افراد کو گرفتار کر کے لیپ ٹاپ اور دیگر چیزوں کو قبضے میں لے لیا گیا ہے۔سیکیورٹی فورس کے مطابق ملزمان کو گرفتار کر کے ان کے خلاف جعل سازی کا مقدمہ دائر کرنے کے بعد انہیں پبلک پراسیکیوشن کے حوالے کر دیا گیا ہے، جہاں سے کیس عدالت کو بھیجا جائے گا۔واضح رہے کہ سعودی عرب میں وزارت حج و عمرہ نے حجاج کرام سے کہا ہے کہ حج کے لیے پرمٹ کا حصول لازمی ہے۔پرمٹ کے حصول کے لئے یونیفائیڈ پورٹل 'تصریح' کی سہولت فراہم موجود ہے۔سعودی وزارت حج و عمرہ کی جانب سے اسال فریضہ حج ادا کرنے کے خواہش مندوں سے درخواست کی گئی ہے کہ حج امور کو بہتر بنانے اور دنیا بھر سے آنے والے حجاج کرام کو سہولت فراہم کرنے کے لیے حج پرمٹ کی شرط عائد کی گئی ہے تا کہ حج کے دوران مشکلات سے بچا جا سکے۔وزارت حج کے مطابق حج ویزے کے علاوہ کسی قسم کے ویزے پر آنے والوں کو حج کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، جن افراد کے پاس حج پرمٹ نہیں ہوگا ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

پاکستان اور افغانستان کا بیک وقت انسداد پولیو مہم چلانے کا فیصلہ

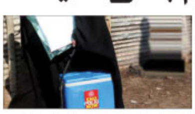

اسلام آباد،19 اپریل (یو این آئی) پاکستان اور افغانستان نے بیک وقت انسداد پولیو مہم 21 اپریل سے شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔تفصیلات کے مطابق پاکستان اور افغانستان نے بیک وقت انسداد پولیو مہم چلانے کا فیصلہ کر لیا، پاکستان افغانستان میں بیک وقت پولیو مہم رواں ماہ منعقد ہوگی۔ذرائع نے بتایا کہ پولیو مہم کے حوالے سے پاک افغان کوآرڈی نیشن تا حال جاری ہے، پولیو مہم کا شیڈول پاک افغان حکام کی مشاورت سے تیار ہوا، پاک افغان مشترکہ پولیو مہم کا آغاز 21 اپریل سے ہوگا۔ذرائع کا کہنا تھا کہ پاکستان میں 159، افغانستان کے 382 اضلاع میں پولیو مہم چلائی جائے گی اور پاکستان میں ساڑھے 4 کروڑ سے زائد بچوں کی ویکسی نیشن ہوگی۔افغانستان میں ایک کروڑ 16 لاکھ سے زائد بچوں کی ویکسی نیشن ہوگی، انسداد پولیو مہم کے حوالے سے پاک افغان کوآرڈی نیشن مکمل کر لی گئی ہے۔ پولیو مہم میں پاک افغان سرحد سے متعلق خصوصی پلان تشکیل دیا گیا ہے، پاک افغان سرحد پر فکسڈ، موبائل پولیو ٹیمیں تعینات کی جائیں گی، پاک افغان کراسنگ پوائنٹس پر تمام بچوں کی ویکسی نیشن ہوگی۔رواں سال اب تک پاکستان میں 6، افغانستان میں ایک پولیو کیس رپورٹ ہو چکا ہے، پاکستان افغانستان ماضی میں بیک وقت پولیو مہم چلاتے رہے ہیں۔

میجر دھیان چند نے کھیلوں کے کلچر کو پروان چڑھایا

کے ڈی سنگھ بابو اسٹیڈیم لکھنؤ میں ایم پی اسپورٹس مہا کمبھ کا آغاز، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کیا افتتاح

لکھنؤ۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے لکھنؤ میں سنسد کھیل مہا کمب کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ان کا کہنا تھا کہ ایک وقت تھا جب کھیلوں کی اہمیت کو سمجھے بغیر لوگ کہتے تھے کہ کھیلو گے اور چھلانگ لگاؤ گے تو بگڑ جاؤ گے۔ پڑھو اور لکھو گے تو شہزادہ بن جاؤ گے۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ مارکیٹ میں ایک نئی کہاوت آئی ہے کہ پڑھو، لکھو اور کھیلو گے تو اس سے بھی بڑا شہزادہ بن جاؤ گے۔ آج والدین اپنے بچوں کو لیانڈر پیس، سچن ٹنڈولکر، ویرات کوہلی، روہت شرما، پی وی سندھو جیسے بڑے کھلاڑی بنتے دیکھنا چاہتے ہیں۔

راجدھانی لکھنؤ کے کے ڈی سنگھ بابو اسٹیڈیم میں ہفتہ کو ایم پی اسپورٹس مہا کمبھ کا آغاز ہوا۔ وزیر دفاع اور رکن پارلیمنٹ راج ناتھ سنگھ نے اس کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر وزیر دفاع نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی سے متاثر ہو کر بہت سے ممبران پارلیمنٹ نے اپنے علاقوں میں کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کر کے سماج کی ترقی کے لیے ایک نئی راہ بنائی ہے۔ اب اس فہرست میں لکھنؤ کا نام بھی شامل ہو گیا ہے۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ کھیلوں اور کھلاڑیوں کو اہمیت دی جائے اور سمجھا جائے۔

وزیر دفاع نے مزید کہا کہ لکھنؤ شہر نہ صرف اتر پردیش بلکہ ملک اور بیرون ملک اپنی کھیل ثقافت کے لیے جانا جاتا ہے۔ ہاکی کے عظیم کھلاڑی کے ڈی سنگھ بابو، جن کے نام سے یہ اسٹیڈیم جانا جاتا ہے، نے یہاں ایک طویل وقت گزارا۔ ہاکی کے جادوگر کہلانے والے میجر دھیان چند نے بھی لکھنؤ کو کافی وقت دیا ہے۔ انہوں نے یہاں کھیلوں کے کلچر کو پروان چڑھایا اور بڑھایا۔ یہ ان کے بیٹے اشوک کمار اور اولمپین جمن لال شرما کے کام کی جگہ بھی رہی ہے۔

اپنے خطاب میں انہوں نے مزید کہا کہ ایک وقت تھا جب شیش محل ٹرافی کے نام پر کرکٹ ٹورنامنٹ اسی کے ڈی سنگھ بابو اسٹیڈیم میں ہوا کرتا تھا۔ ٹیم انڈیا کے بڑے کھلاڑی یہاں کھیلتے ہوئے نظر آئے۔ اگرچہ وہ ٹورنامنٹ اب نہیں ہوا لیکن اس کی یادیں آج بھی لوگوں کے ذہنوں میں موجود ہیں۔ آج اس ایم پی اسپورٹس مہا کمب کو بھی لکھنؤ کے اسپورٹنگ کیلنڈر میں شامل کیا گیا ہے۔

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم کی قیادت میں کھیلوں کی ثقافت نے ترقی کی ہے۔ اس سے پہلے ہندوستانی کھلاڑی جیت سے زیادہ حصہ لے کر مطمئن ہوتے تھے۔ لیکن آج ہندوستانی کھلاڑی دنیا میں جہاں بھی کھیلتے ہیں انہیں سنجیدگی سے لیا جاتا ہے۔ یہ بڑے فخر کی بات ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ تبدیلیوں کے درمیان ہماری مرکزی اور اتر پردیش حکومت کی کھیل دوست پالیسی ہے۔ آج کھیلو انڈیا کے تحت تین ہزار سے زیادہ کھلاڑیوں کو ماہانہ 50 ہزار روپے کی امداد دی جا رہی ہے۔ جو انہیں تربیت، خوراک، کٹس اور آلات سمیت اپنی ضروریات پوری کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اس وقت ہزاروں کھلاڑی نچلی سطح پر کھیلو انڈیا سنٹرز میں تربیت لے رہے ہیں۔ میں تمام کھلاڑیوں، ان کے کوچز اور اہل خانہ کو دلی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ آج یہاں جو مہا کمبھا منعقد کیا گیا ہے اس کے نتائج آنے والے سالوں میں واضح طور پر نظر آئیں گے۔ جب وہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر تمغے جیت کر لکھنؤ واپس آئیں گے۔

ان کا مزید کہنا تھا کہ ہم کھیلوں کو سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ آج ہماری حکومت گجرات میں 2026 میں اولمپک کھیلوں کے انعقاد کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ بھارت میں دیگر عالمی معیار کے کھیلوں کے انعقاد کے لیے بھی کوششیں جاری ہیں۔ ساتھ ہی، میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے درخواست کروں گا کہ ریاست میں قومی کھیلوں کے انعقاد کو 75 سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، اب وقت آ گیا ہے کہ لکھنؤ میں بھی قومی کھیلوں کا انعقاد کیا جائے۔ لکھنؤ میں ہر کوئی یہی چاہتا ہے۔

آخر میں انہوں نے اسپورٹس مہا کمبھ کے تمام شرکاء کو مبارکباد دی۔ میں کھلاڑیوں سے کہنا چاہوں گا کہ وہ بہتر اور اعلیٰ کارکردگی کے جذبے کے ساتھ کھیلیں۔ اس موقع پر وزیر دفاع نے تمام کھلاڑیوں سے حلف لیا۔ افتتاحی تقریب کے دوران ملاکھمب، کلاریپایٹو اور یوگا بھی کیا گیا۔ وہاں موجود حاضرین نے خوب لطف اٹھایا۔

یوگی نے جنتا درشن میں 300 لوگوں کے مسائل سنے

فوری حل کی ہدایات دیں

گورکھپور، 19 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے شدید بارش کے باوجود ہفتہ کو گورکھپور میں اپنی عوامی خدمت کی رسم جاری رکھی اور جنتا درشن کے انعقاد کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ تقریباً 300 لوگوں کے مسائل سنے اور افسران کو ان مسائل کے فوری، معیاری، شفاف اور تسلی بخش حل کی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ کے گورکھپور دورے کی وجہ سے سنیچر کی صبح بہت سے لوگ عوامی درشن میں شرکت کے لیے پہنچ گئے تھے، لیکن شدید بارش کی وجہ سے انہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ وزیر اعلیٰ سے نہیں مل پائیں، لیکن موسم کی خرابی کو دیکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے آڈیٹوریم میں لوگوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا۔ اس دوران انہوں نے 300 افراد سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے اور تمام کو یقین دلایا کہ سب کے مسائل حل کرنا ان کی حکومت کی ترجیح ہے۔ انہوں

نے کہا کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دی جائے گی۔ یوگی نے لوگوں کے مسائل سے متعلق درخواستیں لیں اور انہیں بروقت، معیاری اور تسلی بخش حل کو یقینی بنانے کی ہدایت کے ساتھ عہدیداروں کے حوالے کیا۔ جنتا درشن میں یوگی نے سب کو یقین دلایا کہ ان کے مسائل حل کیے جائیں گے اور کہا کہ کسی کو فکر کرنے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کے مسائل پر موثر کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے پولیس اور ریونیو سے متعلقہ معاملات میں کارروائی میں غیر ضروری تاخیر نہ کرنے اور زمینوں پر قبضے کی شکایات کو سنجیدگی سے لینے اور لینڈ مافیا کے خلاف کریک ڈاؤن کی ہدایت دی۔ پولیس سے متعلق کچھ معاملات پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایف آئی آر درج کرنے اور اس کے بعد قانونی کارروائی میں کوئی سستی نہیں ہونی چاہیے۔ گھریلو جھگڑے کی صورت میں باہمی بات چیت سے مسئلہ حل کرنے کی ہدایات دیں۔ ہر بار کی طرح اس بار بھی جنتا درشن میں آئے کچھ لوگ سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست لیکر پہنچے تھے۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ علاج کے تخمینہ کا عمل جلد مکمل کر کے حکومت کو بھیجیں۔ علاج کے لیے مناسب رقم فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے عوام کو یقین دلایا کہ پیسے کی کمی کی وجہ سے کسی کے علاج میں رکاوٹ نہیں آئے گی۔

علی گڑھ سے نوئیڈا، متھرا، فرید آباد اور مراد آباد کے درمیان چلیں گی ای بسیں

علی گڑھ: 19 اپریل (پی این ایس) ای بسیں علی گڑھ اور نوئیڈا، متھرا، فرید آباد اور مراد آباد کے درمیان چلیں گی۔ علی گڑھ ڈپو کو اگلے ماہ 130 ای بسیں ملنے جا رہی ہیں۔ اس سے برقی نقل و حرکت کو فروغ ملے گا۔ اس کے لیے مسعود آباد بس اسٹینڈ اور گاندھی پارک پرانے بس اسٹینڈ پر ای چارجنگ اسٹیشن تیار کیے جا رہے ہیں۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کے مطابق محکمہ بجلی کو دونوں بس اسٹینڈز پر ای چارجنگ پوائنٹس بنانے کے لیے الگ لائن تیار کرنے کو کہا گیا ہے۔ اس کے لیے یہاں ٹرانسفارمر بھی لگائے جائیں گے۔ یہ سب کچھ ایک مہینہ لگے گا۔ چارجنگ اسٹیشن کے تیار ہونے کے بعد ای بسیں چلنا شروع ہو جائیں گی۔ علی گڑھ ڈپو کو اگلے ماہ ای بسیں ملنے جا رہی ہیں۔ یہ علی گڑھ نوئیڈا سمیت چار دیگر راستوں پر چلائے جائیں گے۔ یہ ای۔ موبلٹی کی طرف ایک بڑا قدم ثابت ہوگا۔ روڈویز وقت کے ساتھ نقل و حمل کے نئے طریقوں کو اپنا رہا ہے۔ محکمہ کی ایندھن کی قیمت بچ جائے گی اور مسافروں کو بہتر سہولیات میسر آئیں گی۔

لکھنؤ میں آدھی رات کے بعد آیا طوفان

کئی اضلاع میں بارش اور گرج چمک کا الرٹ، چلیں گی ہوائیں

لکھنؤ: 19 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش میں موسم تیزی سے بدل رہا ہے۔ راجدھانی لکھنؤ سمیت پورے پوروانچل میں موسم میں تبدیلی کو لے کر الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ لکھنؤ میں جمعہ کی رات دیر گئے تک زوردار طوفان آیا جس کی وجہ سے کئی علاقوں میں بجلی کی سپلائی میں خلل پڑا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آج ریاست کے کئی اضلاع میں بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش ہو سکتی ہے۔ ہفتہ کو راجدھانی میں تیز ہواؤں کے ساتھ بوندا باندی کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق نئے متحرک مغربی ڈسٹربنس کے اثر کی وجہ سے ہفتہ کو لکھنؤ میں گرج چمک اور تیز ہواؤں کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ ہواؤں کی رفتار 30 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ تک جا سکتی ہے۔ تیز ہواؤں اور بوندا باندی کے باعث پارہ گرے گا اور گرمی سے فی الحال راحت ملے گی۔ جمعہ کو درجہ حرارت میں 5.2 ڈگری سیلسیس کی کمی ہوئی جس کے باعث گرمی میں کمی آئی۔ علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ ایران سے آنے والے مغربی ڈسٹربنس کی شدت ہفتہ کو لکھنؤ میں نظر آئے گی۔ اس کے اثر کی وجہ سے یہاں تیز ہواؤں کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ اتوار کو بھی دارالحکومت میں بوندا باندی ہو سکتی ہے۔ 21 اپریل سے پارہ دوبارہ بڑھے گا۔ جمعہ کو دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا جو کہ 5.2 ڈگری کی گراوٹ ہے۔ رات کا درجہ حرارت 4.0 ڈگری بڑھ کر 5.24 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا۔ امبیڈکر نگر، امیٹھی، ایودھیا، اعظم گڑھ، بدایوں، باغپت، بہرائچ، بلیا، بلرام پور، بارہ بنکی، بستی، چندولی، دیوریا، غازی پور، گونڈا، ہاپوڑ، ہردوئی، جونپور، کانپور، میرکھو، لکھو، لاؤ، غازی پور، میں گرج چمک کے ساتھ بارش کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ پیلی بھیت، پرتاپ گڑھ، پریاگ راج، رائے بریلی، رام پور، بھدوہی، سنبھل، شاہجہاں پور، سدھارتھ نگر، سیتا پور، سون بھدرا، شراوستی، سلطان پور، اناؤ، وارانسی اور آس پاس کے علاقے۔ امروہہ، بجنور، بریلی، مراد آباد، پیلی بھیت، رام پور، شاہجہاں پور، امبیڈکر نگر، امیٹھی، ایودھیا، اعظم گڑھ، بدایوں، باگپت، بہرائچ، بلیا، بلرام پور، بارہ بنکی، بستی، چندولی، گڑھ پور، ڈیرہ پور، ڈیرہ پور میں تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ ہردوئی، جونپور، کانپور نگر، کشی نگر، لکھیم پور کھیری، لکھنؤ، مہاراج گنج، ماؤ، میرٹھ، مرزا پور، مظفر نگر، پرتاپ گڑھ، پریاگ راج، رائے بریلی، بھدوہی، سہارنپور، سنبھل، شاملی، سدھارتھ نگر، سنت کبیر نگر، سدرناؤ، سدرناؤ، سدرناؤ، سوناپور، سدھارت نگر ارد گرد کے علاقے شامل ہیں۔

چلتی کار میں تین نوجوانوں نے چچیری بہنوں سے کی عصمت دری کی کوشش

گاڑی پلٹی، حادثے میں بیوٹیشن کی موت

لکھنؤ: 19 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے لکھنؤ سے ایک شرمناک خبر آئی ہے۔ بنتھرا علاقے میں جمعرات کی دیر رات تین نوجوانوں نے چلتی کار میں بیوٹیشن اور اس کی نابالغ چچیری بہن کے ساتھ عصمت دری کرنے کی کوشش کی۔ اسی دوران کار بے قابو ہو کر الٹ گئی۔ حادثے میں بیوٹیشن کی موت ہو گئی۔ اس کی کزن بہن بھی زخمی ہے۔ بیوٹیشن کے شوہر نے کار سواروں، اناؤ کے رہائشی اجے، وکاس اور آدرش پر اس کی بیوی پر حملہ کرنے اور کار کو پلیٹ فارم سے ٹکرانے اور اسے الٹنے کا الزام لگایا ہے تاکہ اس واقعہ کو سڑک حادثہ کا روپ دیا جائے۔ تینوں کے خلاف عصمت دری اور غیر ارادی قتل کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور ایک ملزم کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ بیوٹیشن کا شوہر ایک پرائیویٹ کمپنی میں کام کرتا ہے۔ ان کا ایک تین سال کا بیٹا ہے۔ اس نے بتایا کہ اناؤ میں رہنے والی اس کی بیوی کے جاننے والے اجے نے اسے فون کیا اور بنتھرا کے رامداس پور کے رہنے والے سدھانشو کے پاس مہندی لگانے کی دعوت دی۔ جمعہ کو سدھانشو کی شادی کی بارات جانا تھی۔ رات 12:30 اور 1:00 کے درمیان اجے، وکاس اور آدرش اپنی بیوی کو لینے ایک کار میں پہنچے۔ اس کی کزن بہن بھی اس کی بیوی کے ساتھ تھی۔ رات تقریباً تین بجے کزن نے اپنی بھابھی کو فون کیا اور بتایا کہ واپسی کے دوران کار میں سوار تینوں لوگوں نے اس کی عصمت دری کرنے کی کوشش کی۔

سی ایم یوگی نے گودھویا نالہ پروجیکٹ کو مئی تک مکمل کرنے کی ہدایت دی

لکھنؤ۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ گورکھپور کے نصف حصے میں پانی جمع ہونے کی سب سے بڑی وجہ گودھویا ڈرین کی سکڑتی ہوئی شکل ہے۔ پہلے یہ نالہ پورے شمالی علاقہ جات کے برساتی پانی کی نکاسی کا ذریعہ تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ سکڑنا شروع ہو گیا۔ اس کے بعد اس میں گاد جمع ہو گیا۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو گودھویا نالہ پروجیکٹ کے تعمیراتی کام کا سائٹ کا معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے تعمیراتی کام کو تیز کرنے اور مئی تک مکمل کرنے کی ہدایات دیں۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے جلسہ عام سے خطاب بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کی تکمیل کے بعد شہر کے شمالی علاقہ جات کے لوگوں کو پانی بھرنے سے نجات ملے گی۔ یہ صفائی اور ہریالی کا نمونہ بھی بنے گا۔ وزیر اعلیٰ، جوجیل بائی پاس کے قریب سائٹ کے معائنہ کے لیے پہنچے، ایک ویڈیو پریزنٹیشن کے ذریعے گودھویا نالہ پروجیکٹ کے تعمیراتی کام کے بارے میں معلومات اکٹھی کی۔ اس کے بعد وہ نالے کے قریب گیا اور پانی کی سطح کے بارے میں پوچھا۔ معائنہ کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سی ایم یوگی نے کہا کہ گورکھپور کے نصف حصے میں پانی جمع ہونے کی سب سے بڑی وجہ گودھویا ڈرین کی سکڑتی ہوئی شکل ہے۔ پہلے یہ نالہ پورے شمالی علاقہ جات کے برساتی پانی کی نکاسی کا ذریعہ تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ سکڑنا شروع ہو گیا۔ اس کے بعد اس میں گاد جمع ہو گیا۔ کبھی صفائی نہیں ہوئی۔ مکانات بنتے رہے اور ایک وقت ایسا آیا کہ جب بھی بارش ہوتی تو میڈیکل کالج کے سامنے نالے کے شروع سے لے کر محدث پور تک پانی بھرا نظر آتا۔ انہوں نے کہا کہ راپتی نگر، بیچیا، میتری پورم اور آس پاس کے علاقوں میں کافی پانی جمع ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پانی بھرنے اور گندگی کی وجہ سے بیماریاں بھی ہوتی ہیں۔ اس لیے حکومت نے اس نالے کے حوالے سے ایک منصوبہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ جب کوئی بھی تعمیر ہوتی ہے تو کچھ لوگوں کو فوری مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن، یہ منصوبہ مکمل ہونے کے بعد نکاسی آب کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہاں سیوریج لائنیں بھی بچھائی جا رہی ہیں اور جہاں جگہ میسر ہے سڑکیں بھی بنائی جا رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہریالی اور وسیع تر تزئین و آرائش کر کے اسے سیاحتی مقام کے طور پر بھی تیار کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ گندگی اور بدبو کی وجہ سے یہاں آنے سے کتراتے تھے اب ان کی یہ جھجک دور ہو جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جل نگم اور مقامی انتظامیہ نے انہیں یقین دلایا ہے کہ اسے مئی تک مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جہاں کہیں بھی پانی کے موڑ کا مسئلہ ہے اسے کچی سڑک کے ذریعے حل کیا جائے گا۔ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ پروجیکٹ بارشوں سے پہلے نکاسی کا ایک بہترین ذریعہ بن جائے۔ معائنہ کے دوران ایم پی روی کشن، میئر ڈاکٹر منگلیش شریواستو اور کئی کونسلر اور بی جے پی عہدیدار وزیر اعلیٰ کے ساتھ موجود تھے۔

آیت اللہ خامنہ ای کے نومنتخب نمائندہ نے مولانا یعسوب عباس سے کی ملاقات

لکھنؤ۔ ۱۹ر اپریل۔ ہندوستان میں ایران کے سپریم لیڈر رہبت معظم آیت اللہ سید علی خامنہ ای صاحب کے نومنتخب نمائندہ آقائے حکیم الٰہی صاحب نے شیعہ مذہبی رہنما ڈاکٹر یعسوب عباس صاحب سے انکے لکھنؤ واقع رہائش گاہ اودھ پوائنٹ، نخاس پہونچ کر ملاقات کی۔ مولانا یعسوب عباس نے آقائے حکیم الٰہی صاحب کے ہندوستان آنے پر خیر مقدم کیا اور ہندوستان میں شیعہ فرقہ کے مسائل پر تفصیل سے بات کی۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی۔

تالاب میں ڈوبنے سے دو نوجوان کی موت

بدایوں: 19 اپریل (پی این ایس) بدایوں کے بسولی تھانہ علاقے کے سید پور کیتھولک گاؤں میں ہفتہ کی صبح تالاب میں نہاتے ہوئے دو نوجوان ڈوب گئے۔ کافی مشقت کے بعد گاؤں کے غوطہ خوروں نے دونوں نوجوانوں کو بے ہوشی کی حالت میں تالاب سے نکالا۔ گھر والے موٹر سائیکل کی مدد سے دونوں کو سی ایچ سی لے گئے جہاں ڈاکٹر نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ نوجوانوں کی موت سے ان کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ بوبی (14) ولد بھورے کشیپ اور سلمان (16) ولد جھبوری، جو سد پور کیتھولک گاؤں کے رہنے والے تھے، ہفتہ کی صبح تقریباً 11 بجے گاؤں کے تالاب میں نہانے گئے تھے۔ تالاب میں نہاتے ہوئے دونوں گہرے پانی میں چلے گئے جس سے دونوں نوجوان ڈوبنے لگے۔ وہاں موجود دیگر بچوں نے ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ موقع پر گاؤں والوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ اطلاع ملتے ہی گھر والے بھی تالاب پر پہنچ گئے لیکن تب تک دونوں نوجوان تالاب کے گہرے پانی میں ڈوب چکے تھے۔ دونوں نوجوانوں کی تلاش کے لیے گاؤں سے غوطہ خوروں کو بلایا گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی تلاش کے بعد دونوں نوجوانوں کو بے ہوشی کی حالت میں تالاب سے نکالا گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے دونوں نوجوانوں کو الگ الگ بائک کی مدد سے بسولی سی ایچ سی بھیج دیا۔ جہاں ڈاکٹر نے طبی معائنے میں دونوں نوجوانوں کو مردہ قرار دے دیا۔ نوجوان کی موت سے خاندان میں کہرام مچ گیا۔ واقعہ کی اطلاع تحصیل انتظامیہ کو دی گئی۔ تحصیل انتظامیہ نے گاؤں پہنچ کر واقعہ کا معائنہ کیا۔ ساتھ ہی پولیس نے دونوں نوجوانوں کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

ہیسنڈا زمین گھوٹالے میں سابق آئی اے ایس رمارمن سے ای ڈی نے کی پوچھ گچھ، جائیداد اور بینک کھاتوں کی معلومات مانگی

لکھنؤ: 19 اپریل (پی این ایس) ای ڈی نے جمعرات کو سابق آئی اے ایس رمارمن سے اتر پردیش کے نوئیڈا میں ہیسنڈا پروجیکٹ اراضی گھوٹالے میں تقریباً آٹھ گھنٹے تک پوچھ گچھ کی۔ جب وہ نوئیڈا اتھارٹی کے سی ای او تھے تو ہیسنڈا پروجیکٹ پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کو الاٹ کی گئی زمین کی قیمت کی وصولی نہ کرنے کے سلسلے میں ان سے کئی سوالات پوچھے گئے۔ اس کے علاوہ ان کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں اور بینک اکاؤنٹس کے بارے میں بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ بی ایس پی حکومت میں نوئیڈا اتھارٹی کے اس وقت کے سی ای او موہندر سنگھ کے دور میں ہیسینڈا پروجیکٹ پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کو ٹاؤن شپ تیار کرنے کے لیے تقریباً 36 ہزار مربع میٹرز مین الاٹ کی گئی تھی۔ بعد میں، کمپنی نے سرمایہ کاروں کے پیسے کا غبن کرنے کے بعد زمین کا ایک بڑا حصہ پرتیک گروپ کو فروخت کر دیا۔ نوئیڈا اتھارٹی سے اجازت لینا تو دور کی بات، انہوں نے زمین کی رقم کی ادائیگی بھی روک دی تھی۔ موہندر سنگھ کے بعد رارامن اور سنجیو سرن سی ای او بنے، لیکن کمپنی سے سرکاری رقم کی وصولی نہیں ہوئی۔ سرمایہ کاروں کی جانب سے الہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی داخل کرنے کے بعد ای ڈی کو تحقیقات کا حکم دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ای ڈی نے ہیسینڈا گروپ کے ٹھکانوں پر چھاپہ مارا اور اہم سراغ حاصل کئے۔ سابق آئی اے ایس موہندر سنگھ کی چندی گڑھ کی رہائش گاہ پر چھاپے کے دوران کروڑوں روپے مالیت کے ہیرے برآمد ہوئے اور کمپنی چلانے والوں کی رہائش گاہ سے کروڑوں مالیت کے ہیرے اور سونے کے زیورات بھی برآمد ہوئے۔ اس معاملے میں رارامن نے ای ڈی کی خصوصی عدالت سے پیشگی ضمانت کی عرضی داخل کی تھی۔ ای ڈی نے اس کی مخالفت کی۔ ای ڈی نے انہیں نوٹس جاری کرتے ہوئے جمعرات کو طلب کیا تھا۔ اس کے بعد اس سے باریک بینی سے پوچھ گچھ کی گئی۔ ای ڈی اسے جلد ہی دوبارہ طلب کر کے پوچھ گچھ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔

دولہے نے راستے میں گاڑی روکی اور مال گاڑی کے سامنے کود کر موت کو لگایا گلے

لکھنؤ: 19 اپریل (پی این ایس) یوپی کے امیٹھی میں جمعہ کی شام دولہے نے مال ٹرین کے سامنے کود کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ واقعہ پر اہل خانہ کی چیخیں نکل گئیں۔ دوسری جانب ہاتھوں پر مہندی لگا کر شوہر کا انتظار کرنے والی دلہن کو یہ خبر ملی تو وہ بے ہوش ہو کر نیچے گر گئی۔ شادی کی خوشیاں پل بھر میں ماتم میں بدل گئیں۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور واقعہ کی تفصیلات اکٹھی کیں۔ یہ واقعہ گوری گنج علاقے میں بنی ریلوے اسٹیشن کے قریب پیش آیا۔ روی یادو (30) ولد رام کشور یادو جو کہ اصل میں رائے بریلی کے سیلون تھانہ علاقے کے سوچی چوراہا کا رہنے والا ہے، کی شادی ماؤ ضلع کے گھوسی تھانہ علاقے کے مرزا جمال پور نواپورہ گاؤں کے رہنے والے آنند یادو کی بہن سے ہوئی تھی۔ شادی 18 اپریل کو تھی۔ مقررہ تاریخ اور وقت پر شادی کا بارات رائے بریلی سے ماؤ جانے کے لیے روانہ ہوا۔ رات تقریباً 9.30 بجے دولہے نے بنی ریلوے اسٹیشن کے قریب گاڑی روکی۔ وہ لوگوں کی نظروں سے بچتا ہوا ٹریک پر پہنچا۔ اسی لمحے اس نے آنے والی مال ٹرین کے سامنے چھلانگ لگا دی۔ تصادم کے بعد وہ دور پھینک کر بہت دور جا گرا۔ وہ پلک جھپکتے ہی مر گیا۔ گاڑی میں بیٹھے گھر کے دوسرے لوگوں کو اطلاع ملی تو وہ وہاں پہنچ گئے۔ خبر گھر اور دلہن کے فریقین کو دی گئی۔ خبر ملتے ہی دونوں طرف سے کہرام مچ گیا۔ دوسری طرف موقع پر تعینات پوائنٹ مین چندن کمار نے گوری گنج ریلوے اسٹیشن کے افسر کو واقعہ کی اطلاع دی۔ اطلاع ملنے پر اسٹیشن ماسٹر سنجے نے گوری گنج تھانے کو اطلاع دی۔

کویتا مشرا کی پہلی کتاب 'کویتا تو کیا ہے؟ My Musings' کا اجرا

لکھنؤ: معروف استاد، مصنف، مترجم ایڈیٹر، مقرر اور سماجی کارکن محترمہ کویتا مشرا نے اپنی پہلی کتاب کویتا تم کیا ہے؟ (My Musings) کا آغاز لکھنؤ میں ایک مباشرت اور ادبی ماحول میں ہوا۔ یہ کتاب ان کی اب تک کی تحریروں کا ایک بھرپور مجموعہ ہے، جس میں ہندی اور انگریزی دونوں زبانوں میں نثر اور شاعری کا جذباتی امتزاج ہے۔ یہ مجموعہ ان کی ہمہ جہت شخصیت اور زندگی کے تجربات کا گہرا اظہار ہے۔ اس کتاب کو باضابطہ طور پر متعدد معزز مہمانوں نے ریلیز کیا، جن میں۔ مسٹر انیل شکلا، کینیڈا کے ایک سینئر شہری ہیں جنہیں ملٹی نیشنل کمپنیوں میں مینجمنٹ اور ایڈمنسٹریشن کا وسیع تجربہ ہے اور وہ لکھنؤ کنکشن ورلڈ وائیڈ گروپ کے سینئر ایڈمن ہیں۔ شری امیت ہرش، سینئر ایڈوکیٹ، ہائی کورٹ؛ شری چندر شیکھر ورما، مشہور مصنف اور مشیر؛ محترمہ جیوتی سنہا، معروف مصنف، سماجی کارکن اور ہیلپنگ ہارٹس فاؤنڈیشن کی بانی؛ محترمہ راج اسمرتی، بانی لوک ٹیلس انکارپوریشن؛ اور مصنف کے خاندان سے۔ اس کی بہن اور سٹی مونٹیسوری اسکول میں انگریزی کی سینئر استاد، محترمہ آرتی مشرا، اور ان کی بیٹی، آئی ٹی کالج کی طالبہ اور ابھرتی ہوئی نغمہ نگار انتیا مشرا، جو پہلے ہی

موسیقی اور تخلیقی صلاحیتوں کی دنیا میں اپنی شناخت بنا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مصنف کی بھابھی محترمہ سنیتا شرما، ایک گھریلو خاتون اور کاروباری شخصیت اور لکھنؤ پبلک کالج کی طالبہ یوکتی شرما بھی اس خاص موقع پر موجود تھیں۔ اس موقع پر پرحید ہوائی پبلی کیشنز کے پروپرائٹر مسٹر وشوناتھ مشرا بھی موجود تھے، جنہوں نے فخر سے کہا کہ یہ کتاب کویتا مشرا کے ساتھ ان کی تیسری مشترکہ کاوش ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس سے پہلے کویتا جی نے لکھنؤ کنکشن ورلڈ وائیڈ گروپ کے ساتھ دو کتابوں میں ادارتی تعاون کیا ہے جس کی وجہ سے ان کی ادبی شراکت مزید مضبوط ہوئی ہے۔

اودھ نامہ

اردو کی آئینی بنیاد

ادھر وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں منظور کیا گیا ادھر بعض بی جے پی اقتدار والی ریاستوں کے حکام نے اوقافی جائداووں کو اپنے قبضے میں کرنے اوقاف کی ملکیت کو دلتوں اور محروم ہندووں کو دینے کا اعلان اور مساجد اور مدارس پر بلڈوزر چلانے کی کاروائی شروع کر دی۔ ہندوستانی مسلمان پولیس مظالم، لاٹھیوں، فائرنگ اور اپنے گھروں پر بلڈوزر کاروائی کے اندیشوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس بل کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے۔ احتجاجی مظاہروں کے ساتھ ساتھ قنوت نازلہ اور صلوۃ الحاجت کا اہتمام بھی کیا گیا۔ ہندوستانی مسلمانوں کی یہ خواب غفلت سے بیداری خوش آئند ہے۔ اس بیداری نے مسلم دشمن طاقتوں کو پریشان کر کے رکھ دیا ہے، مرکزی وزراء بار بار وضاحت کرنے کے لیے مجبور ہیں کہ وقف ترمیمی بل مسلمانوں کے خلاف نہیں ہے، جو اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

اسی ماہ اپریل میں سپریم کورٹ سے دو ایسے فیصلے بھی سنائے گئے، جس نے ہندوستانی مسلمانوں کے ایوان انصاف پر سے اٹھتے ہوئے اعتماد کو ایک بار پھر بحال کیا۔ ایک فیصلہ اردو سے متعلق ہے، دوسرا وقف ترمیمی بل سے متعلق ہے اور دونوں کا ہی تعلق مسلمانوں سے ہے۔ 16 اپریل کو سپریم کورٹ میں وقف بل سے متعلق مقدمے کے سماعت تھی، چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشواناتھن پر مشتمل بینچ نے مرکزی حکومت سے اوقافی جائیدادوں کا استعمال کنندگان کے بارے میں بڑے تیز و تند سوالات کیے۔ جن کے جوابات سرکاری وکیل سے بن نہیں پڑے اور سات دن کا وقت مانگ لیا جسے عدالت نے منظور کر لیا۔ سپریم کورٹ کی تین رکنی بینچ نے جو موقف اختیار کیا وہ یقیناً مسلمانوں کے لیے حوصلہ بخش ہے تاہم قطعی فیصلے تک کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ہم بابری مسجد کے فیصلہ میں بہت کچھ دیکھ چکے ہیں کہ خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جو فیصلہ کیا گیا وہ جگ ظاہر ہے۔ طرہ یہ کہ فیصلے کے بعد دوسرا فریق آج بھی ہمیں چڑھا رہا ہے اس کے ذہن میں عدالت کے عظمیٰ کے وہ الفاظ نہیں ہیں کہ جو اس نے مسلمانوں کے حق میں کہے تھے۔

اسی تہذیبی پس منظر میں حال ہی میں عدالتِ عظمیٰ ہند کا وہ تاریخی فیصلہ نہایت اہمیت کا حامل ہے، جس میں مہاراشٹر میں اردو زبان میں سرکاری سائن بورڈز کی موجودگی کو نہ صرف قانونی طور پر درست قرار دیا گیا بلکہ اسے ہندوستانی ثقافت کا جزوِ لاینفک تسلیم کیا گیا۔ اس فیصلے نے اردو زبان کو محض اقلیتی زبان کے دائرے سے نکال کر قومی ورثے کی علامت کے طور پر پیش کیا۔ 14 اپریل 2025 ہی ہندوستانی مسلمانوں اردو داں طبقے کے لیے ایک یادگار تاریخ ساز دن تھا جب سپریم کورٹ نے اردو سے متعلق ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے اردو زبان کی تاریخی اہمیت کو جس طرح سے بیان کیا کہ یہ بھارت کی سرزمین جنم لینے والی ایک ہند آریائی زبان ہے، جو صدیوں کے ثقافتی امتزاج سے پروان چڑھی، افسوس کہ نوآبادیاتی طاقتوں نے ہندی اور اردو کے درمیان تقسیم پیدا کی اور ہندوؤں کو ہندی سے اور مسلمانوں کو اردو سے جوڑ دیا۔ اس تقسیم نے زبانوں کو مذہبی رنگ میں رنگ دیا جو بھارتی وحدت اور تنوع کے جذبے کے منافی ہے۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے کا مفتی نوید سیف ایڈوکیٹ نے بڑا سلیس اردو ترجمہ کیا۔ عدالت عالیہ نے یہ ریمارک کیا کہ یہ موقع اردو کے عروج و زوال پر تفصیلی بحث کا نہیں لیکن اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ہندی اور اردو دونوں زبانوں کا امتزاج انتہاپسندوں کے رویے کے باعث متاثر ہوا۔

آپ کو یہ بتاتے چلیں کہ سپریم کورٹ کی دو رکنی بینچ نے جو سدھانشو دھولیا اور جسٹس ونود چندرن پر مشتمل تھی۔ یہ فیصلہ مہاراشٹرا کے پاتور ٹاؤن کی سابق کونسلر ورشا تائی سنجے باگاڑے کی جانب سے دائر کردہ مقدمے پر دیا، جنہوں نے میونسپل کونسل کے سائن بورڈ پر اردو زبان کے استعمال کو چیلنج کیا تھا اور یہ دعوی کیا تھا کہ مہاراشٹرا لوکل اتھارٹیز آفیشیل لینگویج ایکٹ 2022 کے تحت صرف مراٹھی زبان کا استعمال جائز ہے۔ دو رکنی بینچ نے اس دعوے کو سختی کے ساتھ مسترد کر دیا اور اپنے فیصلے میں کہا کہ ہندوستانی آئین کی آٹھویں شیڈول میں مراٹھی اور اردو کو برابر کی حیثیت حاصل ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ واضح کر دیا کہ اردو کوئی غیر ملکی زبان نہیں اس کی جڑیں ہندوستانی سرزمین میں پیوست ہے۔ یہ مختلف ثقافتوں کے باہمی رابطے سے وجود میں آئی۔ جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس ونود چندرن نے اپنے فیصلے میں یہ بھی کہا کہ اردو زبان بھارتی عدالتی نظام کا بھی حصہ ہے۔ عدالتوں کی زبان میں اردو الفاظ کا گہرا اثر ہے۔ چاہے وہ دیوانی قانون ہو یا فوجداری۔ سپریم کورٹ کا اردو سے متعلق یہ فیصلہ اردو کو صرف مسلمانوں کی زبان قرار دیکر اس سے تعصب برتنے والے ہر ایک فرد کے منہ پر طمانچہ ہے۔ جسٹس دھولیا اور ونود چندرن نے اردو سے متعلق جو تاریخ ساز ریمارکس کیے ہیں اس نے مرلی منوہر جوشی کے ان الفاظ کی یاد دلائی جو 14 فروری 2004 کو انہوں نے قومی اردو کونسل کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہے تھے کہ اردو زبان ہندوستانی تہذیب اور اس کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔ اردو مسلمانوں کی نہیں ہندوستان کی زبان ہے، کوئی بھی زبان کسی بھی خاص مذہبی فرقے کی نہیں ہو سکتی۔ عدالت کے اس اقدام نے اردو زبان کے تحفظ اور فروغ کی جدوجہد کو ایک نئی اخلاقی اور قانونی بنیاد عطا کی ہے۔

کیا سپریم کورٹ وقف قانون پر پابندی لگائے گا؟

معصوم مرادآبادی

وقف ترمیمی قانون پر بلند بانگ دعوے کرنے والی مودی سرکار سپریم کورٹ کے سامنے ہڑبڑا گئی ہے۔ کئی ایسے سوالات تھے جن کا حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سالیسٹر جنرل نے عدالت سے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی اور سماعت کی اگلی تاریخ 5 مئی مقرر ہوئی۔ سپریم کورٹ نے سب سے تیکھے سوال وقف بورڈوں میں غیر مسلم ارکان کی تقرری پر ہی پوچھے اور کہا کہ کیا حکومت ہندوؤں کے مذہبی ٹرسٹ اور بورڈوں میں مسلمانوں کو شامل کرے گی؟ یہ ایسا سوال تھا جس کا حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کیونکہ حکومت کی نیت صاف نہیں ہے اور وہ اوقاف کی املاک کا تیا پانچہ کرنے کے لیے اس میں غیر متعلق لوگوں کو داخل کرنا چاہتی ہے۔ عدالت کی بازپرس کے بعد حکومت نے سپریم کورٹ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ وقف معاملہ میں اگلی سماعت تک سینٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈوں میں کوئی نئی تقرری نہیں کی جائے گی اور نہ ہی وقف کی جائیدادوں میں کوئی تبدیلی عمل میں آئے گی۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشواناتھن کی بنچ کے کئی ایسے سوالات تھے جن کا کوئی جواب سالیسٹر جنرل کے پاس نہیں تھا۔ سالیسٹر جنرل عدالت کو یہ بھی نہیں بتا سکے کہ حکومت نے کس مقصد سے وقف ایکٹ میں ترامیم کی ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جس بی جے پی نے اپنے 2019 کے انتخابی منشور میں کہا تھا کہ وہ وقف جائیدادوں کو سرکاری قبضوں سے آزاد کرائے گی، وہ 2025 میں یہ کہہ رہی ہے کہ وقف بورڈوں نے پورے ملک میں سرکاری زمینوں پر ناجائز قبضے کر رکھے ہیں اور نیا قانون ان ہی قبضوں کو واگزار کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نیا قانون اوقاف کی کھربوں روپوں کی جائیداد کو ہڑپنے کے لیے وجود میں آیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان ملک گیر سطح پر اس قانون کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔

مودی سرکار یہ پروپیگنڈہ کر رہی ہے کہ وہ وقف ترمیمی ایکٹ کے ذریعہ مسلمانوں کی زبوں حالی دور کرنا چاہتی ہے۔ وزیراعظم نے یہاں تک کہا کہ "وقف املاک کا اگر صحیح استعمال کیا گیا ہوتا تو آج مسلم نوجوان پنچر جوڑنے کا کام نہیں کر رہے ہوتے۔ وقف کی املاک کو ان کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال نہیں کیا گیا، لہٰذا اب اس قانون کے ذریعہ پسماندہ مسلمانوں کو آگے بڑھانے کا کام کیا جائے گا۔" ہمیں نہیں معلوم کہ ایک ایسا قانون جو وقف جائیدادوں پر سے مسلمانوں کا کنٹرول ختم کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، اس سے کس طرح مسلمانوں کی زبوں حالی دور ہوگی اور وہ بھی ایک ایسی سرکار کے ذریعہ جو مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے ہر کام میں روڑے اٹکاتی ہے اور جس نے اپنے جارحانہ اقدامات سے مسلمانوں کو دوئم درجہ کا شہری بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ حکمراں جماعت کے لوگ ہر روز مسلمانوں کے خلاف ایک نیا فتنہ کھڑا کرتے ہیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ مودی سرکار نے جس وقف ترمیمی قانون کو پاس کرانے کے لیے ہزار دلیلیں تراشی تھیں، جب اس کے قانونی جواز کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے تو وہاں سرکاری وکیل کوئی مضبوط دلیل پیش نہیں کر سکے۔ یعنی جو حکومت اس قانون کو پارلیمنٹ سے پاس کرانے پر بغلیں بجا رہی تھی، جب سپریم کورٹ نے اس پر سوال کھڑے کئے ہیں تو سرکاری وکیل بغلیں جھانکتے ہوئے نظر آئے۔ جب سپریم کورٹ نے اس کے قانونی جواز پر یکے بعد دیگرے سوال کھڑے کئے تو قابل ترین سرکاری وکیلوں کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا اور وہ عدالت کو کوئی معقول جواب دینے کی بجائے آئیں بائیں شائیں کرتے نظر آئے۔ ظاہر ہے عدالت کے پاس غیر معقول اور غیر مدلل باتوں کو سننے کا وقت نہیں ہوتا، اس لیے عدالت نے حکومت سے دوٹوک الفاظ میں پوچھا کہ اس نے وقف ایکٹ میں غیر آئینی ترمیمات کیوں کی ہیں۔ اس سوال کا جواب دینے کی بجائے سرکار کے انتہائی قابل وکیل ایک دوسرے کی شکلیں دیکھتے ہوئے نظر آئے۔

عدالت نے حکومت کو ایک ہفتہ کی مہلت دیتے ہوئے ایکٹ کے کلیدی نکات کے نفاذ پر عبوری روک لگا دی ہے اور اس کی اگلی سماعت کے لیے پانچ مئی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سپریم کورٹ نے یہ کہا ہے کہ وہ اس معاملے میں دائر کی گئی پہلی پانچ اپیلوں پر ہی سماعت کرے گی۔ واضح رہے کہ وقف ترمیمی قانون کے خلاف اب تک 120 رٹ اپیلیں دائر کی گئی ہیں۔ اس وقت پورے ملک میں سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے۔ مسلمان ملک گیر سطح پر نئے وقف قانون کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ لاکھوں لوگ سڑکوں پر ہیں اور وہ نئے وقف قانون کو وقف جائیدادوں کو ہڑپنے کی سازش قرار دے رہے ہیں۔ سپریم کورٹ نے اپنے عبوری حکم میں کہا ہے کہ تاحکم ثانی وقف بورڈوں یا سینٹرل وقف کونسل میں کسی بھی قسم کی نامزدگیاں نہ کی جائیں۔ اس کے ساتھ ہی رجسٹرڈ وقف بائی یوزر جائیداد کی نوٹیفائی نہیں کی جائے۔

اس معاملے میں سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ملک میں بہت سی عبادت گاہیں تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں صدی کی تعمیرات ہیں، ان ترمیمات کے ذریعہ سرکار چاہتی ہے کہ اسے دستاویزات دکھائی جائیں، جو ممکن ہی نہیں ہے۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے اس سلسلہ میں دہلی کی شاہجہانی جامع مسجد کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔ بنچ نے وقف بائی یوزر کے حوالے سے مرکزی حکومت سے کافی دقیق اور کرید کر سوال کیا اور کہا کہ "مقننہ عدالت کے کسی بھی فیصلے یا حکم نامے کو کالعدم قرار نہیں دے سکتی۔ وہ قانون کی بنیاد کو ہٹا سکتی ہے لیکن کسی فیصلے کا اعلان نہیں کر سکتی یا اسے پابند نہیں قرار دے سکتی۔ مرکزی حکومت نے یہ مہمل دعویٰ کیا کہ "بڑی تعداد میں مسلمان وقف بورڈ نہیں چاہتے، اگر کسی کو وقف کرنا ہے تو وہ اس کے لیے ٹرسٹ بنائے۔" عدالت نے پوچھا کہ جب حکومت وقف بورڈوں میں غیر مسلم ممبران کو نامزد کرنے جا رہی ہے تو کیا وہ ہندوؤں کے مذہبی ٹرسٹ اور بورڈوں میں مسلمانوں کو شامل کرے گی؟ عدالت نے اصرار کیا کہ سوائے ان ممبران کے جو سرکاری افسران کے کوٹے سے آتے ہیں، وقف بورڈ اور سینٹرل وقف کونسل کے ممبران مسلمان رہیں گے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی کلکٹر نئے ترمیمی قانون کے تحت کسی جائیداد کی جانچ کر رہا ہے تو متعلقہ جائیداد کی وقف حیثیت متاثر نہیں ہوگی۔

سینئر وکیل کپل سبل جنھوں نے خود وقف ترمیمی قانون کے خلاف عرضی دائر کی ہے، عدالت کو بتایا کہ "وقف ایک مذہبی معاملہ ہے اور اس کا تعلق اسلام کی روح سے ہے۔" انھوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ "وقف ترمیمی قانون غیر آئینی اور مسلمانوں کے مذہبی امور میں سراسر مداخلت ہے۔ انھوں نے سوال اٹھایا کہ جب دیگر طبقات کے مذہبی اداروں میں مسلمانوں کو شریک نہیں کیا جاتا تو پھر مسلم اوقاف میں غیر مسلم ممبران کی موجودگی پر اصرار کیوں ہے؟ اس کے ساتھ ہی انھوں نے سوال کھڑا کیا کہ "کلکٹر کو جج کا اختیار کیوں دیا گیا اور وہ اپنے ہی مقدمہ کا فیصلہ کیسے کرے گا؟"

سپریم کورٹ نے اس معاملے میں جو سلگتے ہوئے سوال کھڑے کئے ہیں ان کا حکومت کے پاس کوئی معقول اور مدلل جواب ہی نہیں تھا۔ ہوتا بھی کیوں؟ مودی سرکار نے وقف ترمیمی ایکٹ میں نئی ترمیمات صرف اور صرف مسلمانوں کو وقف جائیدادوں اور صدیوں پرانی عبادت گاہوں سے محروم کرنے کے لیے کی ہیں۔ یہ ترمیمات نہ صرف غیر آئینی ہیں بلکہ دستوری دفعات سے متصادم ہیں اور بنیادی انسانی حقوق پر حملہ کرتی ہیں۔ سپریم کورٹ کے رخ کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت نے وقف ترمیمی قانون کے ذریعہ اوقاف پر قبضہ کرنے کی جو سازش تیار کی تھی، اسے فی الحال عدالت نے ناکام بنا دیا ہے، لیکن جب تک عدالت اس معاملے میں کوئی حتمی فیصلہ صادر نہیں کرتی اس وقت کوئی نتیجہ نکالنا قبل از وقت ہوگا۔☆

masoom.moradabadi@gmail.com

مرکزی وزیر کرن رجیجو نے سپریم کورٹ کو دی دھمکی

ڈاکٹر سید فرحان غنی

وقف ترمیمی قانون کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے ہو رہے ہیں خاص طور پر مغربی بنگال میں تشدد پھوٹ پڑا جس میں کئی مسلم نوجوانوں کی جان چلی گئی۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی یہ اعلان کر چکی ہیں کہ وہ بنگال میں وقف ایکٹ کو نافذ نہیں کریں گی اور ان کی پارٹی نے وقف ایکٹ کے خلاف پارلیمنٹ میں ووٹ بھی کیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ پارلیمنٹ سے نافذ کردہ قانون کو کیسے نافذ نہیں ہونے دیں گی؟ مغربی بنگال سے جو خبریں آ رہی ہیں اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مظاہرے میں جو تشدد ہوا وہ ایک سازش کا حصہ تھا چنانچہ ممتا بنرجی بھی کہہ رہی ہیں کہ مسلمان سازش کا حصہ نہ بنیں۔ تشدد سے ہمیشہ مظاہرین کا نقصان ہی ہوتا ہے اور مسلمان یہ اچھی طرح جانتا ہے۔ میڈیا میں جس طرح دکھایا گیا کہ مسلمانوں نے مرشد آباد میں تشدد کیا اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا وہ سراسر جھوٹ اور سازش ہے۔ کیونکہ جس طرح کے ویڈیو، جس طرح کی خبریں آ رہی ہیں اس سے لگتا ہے کہ بہت بڑی سازش رچی جا رہی تھی جس کے شکار مسلمان ہوئے کیونکہ ایک تصویر سوشل میڈیا پر دکھائی گئی کہ ایک پولس والے کا ایک شخص جبڑا پکڑے ہوئے اور اس تصویر کے ذریعہ یہ بتایا جا رہا تھا کہ یہ شخص مسلمان ہے جو پولس کا جبڑہ پکڑے ہوئے ہے۔ جب تفتیش کی گئی تو پتہ چلا کہ یہ تصویر بنگال کی نہیں بلکہ کسی دوسرے ریاست کی ہے اور یہ بہت پرانا معاملہ ہے۔ جہاں تک مرشد آباد تشدد کا معاملہ ہے تو وہاں تشدد مقامی لوگوں نے نہیں کیا بلکہ اس میں باہر کے لوگ ملوث تھے۔ بی جے پی تشدد کرا کر میڈیا میں یہ پیغام دینا چاہتی تھی کہ وقف ترمیمی قانون پر مسلمان قانون اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں اور یہ بھی پیغام دینا مقصود تھا کہ ممتا بنرجی مسلمانوں کا ساتھ دے رہی ہیں۔ مرشد آباد میں جو کچھ ہوا وہ منصوبہ بند سازش کا حصہ تھا۔ ممتا بنرجی کو چاہئے کہ وہ مرشد آباد معاملے کی جانچ کرائیں۔ ممتا بنرجی نے مسلمانوں سے یہ بھی اپیل کی وہ بنگال میں تحریک چلانے کے بجائے دہلی میں تحریک چلائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی پولرائزیشن کر رہی ہے تاکہ وہ اقتدار میں آ سکے۔ ممتا بنرجی کی بات، بہت حد تک صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہمیشہ سے بی جے پی یہی کرتی آ رہی ہے۔ پہلے تو بی جے پی سازش رچتی تھی اب تو بی جے پی نے کورٹ کو بھی دھمکی دینا شروع کر دیا ہے۔ مرکزی وزیر کرن رجی جو نے جو بیان دیا ہے وہ بیان نہیں بلکہ سراسر دھمکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "مجھے بھروسہ ہے کہ سپریم کورٹ Legislative Matters میں دخل نہیں دے گا۔ ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ اگر کل سرکار عدلیہ میں مداخلت کرتی ہے، تو یہ اچھا نہیں ہوگا"۔ کرن رجی جو کے اس بیان سے دھمکی کی بو آ رہی ہے۔ یہ سیدھی سیدھی دھمکی ہے اگر آپ قانون میں کوئی بدلاؤ کریں گے تو کل کو ہم پورے کے پورے legal system میں بدلاؤ کر دیں گے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ بی جے پی نے جو وقف قانون لایا ہے وہ اس پر سپریم کورٹ مداخلت نہ کرے۔ لیکن کرن رجی جو کی دھمکی کا فی الحال سپریم کورٹ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ سپریم کورٹ نے دو دن کی سماعت کے بعد حکومت کو یہ حکم دیا کہ اگلی سماعت تک نہ وقف بورڈ میں تقرری کی جائے اور نہ ہی وقف زمینوں کی حیثیت کو بدلا جائے۔ عدالت کے عبوری فیصلے میں یہ بھی کہا گیا کہ مرکزی حکومت کو ایک ہفتے میں تفصیلی جواب جمع کروانا ہوگا۔ واضح ہو کہ متنازع وقف ترمیمی بل 2025 میں غیر مسلم شخص کو وقف بورڈ کا چیف ایگزیکٹو آفیسر بنانے، ریاستی حکومتوں کو اپنے وقف بورڈ میں کم از کم 2 غیر مسلم ارکان شامل کرنے اور ڈسٹرکٹ کلیکٹر کو متنازع جائیدادوں پر فیصلہ دینے کا اختیار دینا شامل ہیں۔ دراصل مودی سرکار کی منشا مسلمانوں کی اربوں کھربوں روپے کی وقف املاک کو ہڑپنے کی ہے۔ مودی حکومت نے لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے وقف ترمیمی بل کو دو ضمیر فروشوں کی مدد سے منظور کروالیا۔ اگر بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ چندر بابو نائیڈو بل کی حمایت نہیں کرتے تو یہ بل منظور کروانا ناممکن تھا۔

وقف کی زمینوں کو لے سرکار کی پلاننگ تو بہت لمبی تھی لیکن سپریم کورٹ نے دو دن کی سماعت کے بعد کچھ دفعات پر عبوری روک لگا کر حکومت کی پلاننگ کو مٹی میں ملا دیا۔ حکومت پچھلے دو سال سے اس کا مسودہ تیار کر رہی تھی اور جس قانون کو پاس کرانے کے لئے پوری رات پارلیمنٹ چلتی رہی، جس قانون کو پاس کرانے کے لئے نتیش کمار اور چندر بابو نائیڈو کو استعمال کیا گیا اور ان لوگوں کے سیکولر سیاست کی جس طرح سے بی جے پی نے ہوا نکال دی اسی قانون کو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سنجیو کھنا نے محض کچھ گھنٹوں میں سرکار کی نیت اور منشا کی پول کھول کر رکھ دی۔ چیف جسٹس سنجیو کھنا نے کہا "انگریزوں کی حکومت سے پہلے وقف کے رجسٹریشن کی سہولت نہیں تھی، بہت ساری مسجدیں ۱۳ ویں، ۱۴ ویں اور ۱۵ ویں صدی کی بنی ہوئی ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپ کو سیل ڈیڈ دکھائیں، کہاں سے دکھائیں گے"۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ "کیا آپ مسلمانوں کو بھی ہندوؤں کے بورڈ میں شامل کریں گے"۔ اس کا جواب سرکاری وکیل کے پاس نہیں تھا۔ بہرحال حکومت کے کھیل پر فی الحال سپریم کورٹ نے پانی پھیر دیا ہے۔ لگ بھگ سوا لاکھ کروڑ کی وقف کی جائداد پر قبضہ کرنے کی کوشش ناکام ہوتی نظر آ رہی ہے۔ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ ابھی وقف قانون پر صدر جمہوریہ کا دستخط ہوا نہیں اور یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ نے وقف کی جائداد پر قبضہ کرنے کا کام بہت تیزی کے ساتھ کرنا شروع کر دیا تھا۔ اسی جلد بازی کی وجہ سے حکومت کی نیت پر سوال کھڑا ہونا لازمی ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ وقف ترمیمی قانون کے ذریعہ وقف کی املاک پر قبضہ کرنا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اگلی سماعت میں کیا ہوتا ہے جو 5 مئی کو ہونی ہے۔ جسٹس کھنا نے جس طرح کا جگر دکھایا ہے اور حکومت کے دباؤ میں نہ آ کر جرأت مندانہ رویہ اپنایا ہے، اگلی سماعت میں بھی وہ اسی طرح کا جگر دکھائیں گے اور حکومت کے دباؤ میں نہ آ کر آئین کی حفاظت کرتے ہوئے عدلیہ کی ساکھ کو بھی بچائیں گے۔ آپ کو یاد دلاتے چلیں کہ جسٹس کھنا 13 مئی کو سبکدوش ہو رہے ہیں اگلے چیف جسٹس گوئی ہونگے۔ ان کے بارے میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بھی جسٹس کھنا کی طرح ایماندار اور بولڈ ہیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ بی آر گوئی اس عہدے پر فائز ہونے والے دوسرے دلت ہونگے اس سے قبل 2007 میں جسٹس کے جی بالا کرشنن کو یہ منصب حاصل ہوا تھا۔ مختصر یہ کہ جسٹس کھنا نے جو پوائنٹ اٹھائے ہیں اور وقف ترمیمی قانون پر عبوری روک لگائی ہے۔ آخری فیصلہ بھی سپریم کورٹ سے ایسا ہی آنے کی امید ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو بی جے پی کو منہ چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔ نام نہاد سیکولر پارٹیوں نے جس طرح بی جے پی کا ساتھ دے کر وقف ترمیمی قانون کو نافذ کروایا، ان کا جو حشر ہوگا وہ تو دنیا دیکھے گی۔

☆☆☆

دشمنی لاکھ سہی ختم نہ کیجے رشتہ!

محمد عباس دھالیوال

آج دنیا کے مختلف ممالک جس طرح سے اپنی ضروریات و تجارتی سامان کی درآمد و برآمد کو ایک لیکر ایک دوسرے سے وابستہ ہیں، اور ساتھ اپنی ضروریات و مقاصد کے حصول کے لیے جس طرح سے پرانی دشمنی کو بالائے طاق رکھ مختلف ممالک کھلے دل سے اپنے مراسم کو نئے ایام دے رہے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے ندا فاضلی کا یہ شعر یاد آ جاتا ہے کہ۔

دشمنی لاکھ سہی ختم نہ کیجے رشتہ
دل ملے یا نہ ملے ہاتھ ملاتے رہیے

بات اگر امریکہ و ایران کی دشمنی یا کشیدہ تعلقات کی کریں تو ان دونوں ممالک میں کشیدگی کی 1979 شروعات قریب چھیالیس سال قبل یعنی سے شروع ہو جاتی ہے جب ایرانی انقلاب کے بعد سے، اسلامی جمہوریہ ایران کو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ کشیدہ تعلقات ہی رہے ہیں۔ دونوں ممالک متعدد براہ راست محاذ آرائیوں، سفارتی واقعات اور مشرق وسطیٰ میں پراکسی جنگوں میں ملوث رہے ہیں، جس کے چلتے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کی کشیدگی کو 'بین الاقوامی بحران' کہا جاتا رہا ہے۔ دونوں ممالک اکثر و بیشتر ایک دوسرے پر کئی مواقع پر بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کے الزامات لگاتے رہے ہیں۔ امریکہ نے اکثر ایران پر دہشت گردی کی سرپرستی کرنے اور غیر قانونی طور پر جوہری پروگرام برقرار رکھنے کا الزام لگاتار لگاتا چلا آ رہا ہے۔ لیکن گزشتہ دنوں عمان امریکہ و ایران کے درمیان جس طرح سے خوشنما ماحول میں مذاکرات ہوئے ہیں ان ماہرین ایک اچھی پیش قدمی کے طور پہ دیکھ رہے ہیں۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق ایرانی وفد کی قیادت عباس عراقچی نے کی جبکہ امریکی وفد کے سربراہ اسٹیووٹ کوف تھے، مسقط میں عمانی وزیر خارجہ کی موجودگی میں امریکی ایلچی اور ایرانی وزیر خارجہ کے درمیان تبادلہ خیال کیا گیا۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ بات چیت صرف جوہری مسئلے پر مرکوز ہوگی، دفاعی صلاحیتوں پر کسی بھی قسم کے مذاکرات کو مسترد کرتے ہیں، جوہری ہتھیاروں کے خواہاں نہیں لیکن عالمی پابندیاں ہٹانا چاہتے ہیں۔ یہاں قابل ذکر ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایران کے ساتھ معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں فوجی کارروائی کی دھمکی دے چکے ہیں۔

ادھر خبر ایجنسیوں کے مطابق مذاکرات کے اختتام پر امریکی حکام کی جانب سے تاحال کوئی موقف نہیں آیا، تاہم عمانی وزیر خارجہ بدالبوسیدی نے بتایا کہ ایران اور امریکا کے مذاکرات دوستانہ ماحول میں ہوئے۔ عمانی وزیر خارجہ نے کہا کہ مذاکرات میں شامل ہونے پر ایرانی اور امریکی حکام کا شکریہ ادا کرتا ہوں، امید ہے ایران امریکا معاہدہ علاقائی اور عالمی امن کیلئے سازگار ہوگا، ہم مل کر کام کرتے رہیں گے اور مدد کیلئے مزید کوششیں کرینگے۔

اس سے قبل خلیجی ریاست عمان میں امریکہ اور ایران کے درمیان بالواسطہ جوہری مذاکرات کا پہلا دور بخیر و عافیت مکمل ہو گیا ہے۔ ہفتے کے روز فریقین نے اڑھائی گھنٹے بات چیت کی اور اسے آئندہ بھی جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ دونوں وفود علیحدہ علیحدہ کمروں میں بیٹھے جس کیلئے عمانی وزیر خارجہ نے پیام رسانی کا کام انجام دیا۔ ایرانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ عباس عراقچی جبکہ امریکہ کی طرف سے یہ ذمہ داری صدر ٹرمپ کے نمائندے اسٹیووٹکاف نے نبھائی۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے صدارت کا حلف اٹھاتے ہی تیزی سے جو فیصلے کیے، ان میں سے بیشتر عالمی نوعیت کے ہیں، جن سے پوری دنیا میں سفارتی، سیاسی اور بالخصوص معاشی منظرنامے میں ہلچل دکھائی دے رہی ہے۔ امریکہ روز اول سے ایران کے جوہری پروگرام کی شدید مخالفت کرتا آ رہا ہے اور صدر ٹرمپ نے اپنے حالیہ بیان میں تہران کو یہ کہتے ہوئے مذاکرات کی دعوت دی کہ انکار کی صورت میں اسے امریکی فوجی کارروائی کا سامنا کرنا ہوگا۔ صدر ٹرمپ نے ایرانی رہبر اعلیٰ علی خامنائی کو ایک خط میں تہران کو مذاکرات کیلئے دو ماہ کی مہلت دی گئی تھی۔ امریکی پیشکش کی روشنی میں ایرانی حکام نے اپنے اجلاس میں مذاکرات پر آمادگی کا اظہار کیا۔ ایرانی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ بات چیت تعمیری اور باہمی احترام کے ماحول میں ہوئی۔ وائٹ ہاؤس کی طرف سے بھی مذاکراتی عمل مثبت اور تعمیری قرار دیا گیا ہے۔ ایران کا یہ کہنا بجا ہے کہ اگر امریکہ برابری کی بنیاد پر مذاکرات کرے تو ابتدائی مفاہمت کا امکان موجود ہے۔ امریکہ اور ایران کے مابین مذاکرات پوری دنیا، بالخصوص خطے کے ممالک کیلئے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان فاصلے پیدا ہونے سے پاکستان غیر معمولی طور پر متاثر ہوا تھا، امریکہ اور ایران سے عالمی برادری کی یہ امید ہے بجا ہے کہ وہ مذاکرات کو خلوص نیت سے کامیاب بنانے کی بھرپور سعی کریں گے۔

ادھر تجزیہ کاروں کا کہنا تھا کہ امریکہ ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام پر بات چیت کو ایجنڈے میں شامل کرنے پر زور دے گا، ساتھ ہی تہران کی جانب سے "مزاحمت کے محور" اسرائیل مخالف عسکریت پسند گروپوں کے نیٹ ورک کی حمایت کو بھی شامل کرے گا۔ تاہم، تہران کا کہنا ہے کہ وہ صرف اور صرف اپنے جوہری پروگرام پر ہی بات کرے گا۔

جبکہ اس سے قبل ڈونلڈ ٹرمپ نے 2018 میں اپنی پہلی صدارتی ٹرم میں امریکہ کے صدر کی حیثیت سے اپنے پہلے ایران اور عالمی طاقتوں کے درمیان 2015 کے جوہری معاہدے سے دستبرداری اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے ایران پر سخت اقتصادی پابندیاں دوبارہ عائد کر دیں، جس کے بعد ایران نے ایک سال تک معاہدے پر قائم رہنے کے بعد اپنی وعدہ خلافیاں شروع کر دیں۔ ایران نے بار بار جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش کی تردید کی ہے۔ تازہ بات چیت اس وقت ہوئی جب چند ہفتے قبل مسٹر ٹرمپ نے ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو ایک خط بھیجا، جس میں انہوں نے جوہری بات چیت پر زور دیا اور خبردار کیا کہ اگر ایران نے انکار کیا تو فوجی کارروائی ہو سکتی ہے۔ ایران اور امریکہ دونوں کے مابین ہوئی بات چیت کو "تعمیری" قرار دیا، اگرچہ دونوں نے اسے مختلف انداز میں بیان کیا۔ ایران نے کہا کہ یہ بات چیت بالواسطہ طور پر ہوئی، جس میں عمان کے وزیر خارجہ نے ثالث کا کردار ادا کیا۔ تہران کی وزارت خارجہ نے کہا کہ مذاکرات کار جناب عراقچی اور جناب وٹکوف نے بات چیت کے بعد "چند منٹ" براہ راست بات کی۔

مذکورہ بات چیت کے بارے میں پوچھے جانے پر مسٹر ٹرمپ نے ایئر فورس ون میں صحافیوں سے کہا: "میرا خیال ہے کہ سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے۔ جب تک آپ معاہدہ مکمل نہیں کر لیتے، تب تک کچھ بھی معنی نہیں رکھتا۔

ادھر ان مذاکرات کی میزبانی کرنے والے عمانی وزیر خارجہ بدر البوسعیدی نے کہا کہ یہ عمل "دوستانہ ماحول" میں ہوا۔ جبکہ دوسری طرف کئی ایرانی ویب سائٹس، جو غیر سرکاری کرنسی کی شرح تبادلہ کی نگرانی کرتی ہیں کا کہنا ہے کہ ایرانی ریال کی قیمت امریکی ڈالر کے مقابلے میں تقریباً 000,850 تک مضبوط ہو گئی ہے، جو حالیہ دنوں میں ایک ملین سے زیادہ تھی۔ ایران، لبنان میں اپنے اتحادی حزب اللہ اور غزہ میں حماس پر اسرائیلی حملوں سے متاثر ہے اور سخت اقتصادی پابندیوں سے نجات چاہتا ہے جو اس کی معیشت کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ تہران نے مسٹر ٹرمپ کی پابندیوں میں اضافے اور بار بار فوجی دھمکیوں کے "زیادہ سے زیادہ دباؤ" مہم کے باوجود مذاکرات کے لیے آمادگی ظاہر کی ہے۔ ایرانی میڈیا نے اس بات چیت کو دیرینہ دشمنوں کے درمیان تعلقات میں ایک فیصلہ کن موڑ" کے طور پر خوش آمدید کہا۔ ایران کے قدامت پسند روزنامہ جوان نے امریکہ کی اس بات کی تعریف کی کہ وہ بات چیت کو غیر جوہری امور تک بڑھانے کی کوشش نہیں کر رہا۔ حکومت کے زیر سرپرستی ایران اخبار نے جناب عراقچی کے حوالے سے اس بات چیت کو "تعمیری اور باعزت" قرار دیا۔ ادھر، اصلاح پسند اخبار شرق نے کہا کہ یہ ایران-امریکہ تعلقات میں ایک "فیصلہ کن موڑ" ہے۔☆

Abbasdhaliwal72@gmail.com

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

پروفیسر نجمہ رحمانی اور اکیڈمک دنیا

ذبیح اللہ ذبیح

راتیں تو سیاہ ہوتی ہی ہیں ۲۲ مارچ کی رات اور زیادہ سیاہ تھی۔ میں دہلی سے دور اپنے آبائی گھر میں بیٹھا کبھی اپنے دوست ذیشان حیدر کو فون کرتا تو کبھی ڈاکٹر فرحت کمال کو۔ہم سب کا غم یکساں تھا۔اس لیے مختلف مقام پر ہونے کے باوجود بھی ہم سب روحانی طور پر ایک ساتھ تھے۔ زندگی میں بارہا خوشیوں کو غم میں تبدیل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔حالات سے متاثر ہو کر مثبت لوگوں کو منفی ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔خوشی،غم،منفی اور مثبت سب ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔

آج میں خوش نہیں ہوں لیکن منفی بھی نہیں ہوں ہاں ذرا غم میں مبتلا ہوں۔کبھی منفی سوچ کے جراثیم میرے پورے وجود میں تھے۔خیر جسم کو چاہیں جتنی تکلیف ہو روح کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔میں پہلے ہر بات پر روتا تھا۔اب رونا نہیں آتا۔رونا نہیں آتا اس وجہ سے ایک عجیب سا دل پر بوجھ ہے جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا ہے۔

دل پر پتھر جو ہے اسے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہوں۔میرے ساتھ ان کی کوئی تصویر نہیں ہے شاید نظریاتی اور اخلاقی رشتوں کی کوئی تصویر نہیں ہوتی۔صرف احساس اور یادیں ہوتی ہیں۔میں ان یادوں کو سمیٹنا چاہتا ہوں۔میں ان کی شان میں مرثیہ نہیں لکھ سکتا کیوں کہ وہ میرے لیے مری نہیں ہیں۔اماں کہتی ہیں:

''مرتا تو صرف جسم ہے۔روحیں سدا زندہ رہتی ہیں۔خیالوں کے ذریعے ہمارے دل میں بستی ہیں۔''

واقعی آپ میرے دل میں بستی ہیں۔میرے دل میں جو تصویر ہے اسے الفاظ دینے کی کوشش کر رہا ہوں۔حالانکہ جتنی خوبصورت تصویر آپ کی میرے دل میں ہے الفاظ سے میں اتنی خوبصورت تصویر نہیں بنا سکتا۔چونکہ میں اہل زبان بھی نہیں۔ویسے بھی میں اہل زبان کی زبان نہیں بولتا میں تو احساس کی زبان بولتا ہوں۔

میں جب آپ کی شخصیت کے بارے میں سوچتا ہوں تو ایک پر اعتماد عورت کی تصویر میرے آنکھوں میں کھینچ جاتی ہے۔کاجل سے بھری آنکھیں،پیشانی پر بڑی سی بندی اور کاٹن کی ساڑی اور کھنکتی آواز میں مجھے ذبیح!پکارنا۔

اچھا لگتا تھا۔بہت اچھا لگتا تھا۔

پہلی ملاقات آپ سے غالب چچا نے کرائی تھی جس کی آپ بہت بڑی مداح تھیں۔آپ اس وقت میرے لیے شعبہ کی بس ایک استاد تھیں۔جذبات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں تھا۔لکھنؤ سے دہلی آیا تھا۔یہاں سب کچھ نیا نیا سا تھا۔کوئی دوست نہیں تھا۔میں پہلے بہت ڈرتا تھا۔آس پاس کے لوگوں سے۔لوگوں نے مجھے ڈرایا بھی بہت تھا۔کیمپس میں ابھی کچھ ہی روز گزرے تھے کہ کسی نے میرا نام اور نظریہ پوچھ کر بہت تیز دکھا مارا تھا۔وہ دکھ،وہ بے عزتی،وہ ایک بڑا سا ہجوم جو مجھے ڈرانے کے لیے کھڑا تھا۔میں نظریاتی طور پر بہت مضبوط نہیں تھا لیکن اچھے برے کا فرق تھا۔اچھے برے کی تمیز نے آپ کے بہت قریب کر دیا۔ہم ساتھ بہت بیٹھتے نہیں تھے کبھی کبھی کہیں ملاقات ہو جاتی تھی لیکن جب بھی ملاقات ہوتی تھی بہت خوبصورت ملاقاتیں ہوتی ہیں۔میں آپ سے چھوٹے بچوں کی طرح خوب باتیں کرتا،آپ کو بتاتا یہ کتاب پڑھا،وہ کتاب پڑھا۔آپ ان کتابوں کی موضوعات جان کر بہت خوش ہوتیں۔ہمارے کام کے طریقے الگ تھے لیکن ہمارا نظریہ ایک تھا۔آپ میری زندگی میں شعبہ کی استاد کی حیثیت کے ساتھ ساتھ نظریاتی استاد بھی تھیں۔آپ کسی نظریہ کو لیکر بہت شدت پسند نہیں تھیں۔آپ انسانی حقوق کی بات کرتیں تھیں۔آپ صرف باتیں ہی نہیں کرتی تھیں بلکہ انسانوں کے لیے بہت کچھ کرتی تھیں۔محنتی طلبہ کے لیے آپ سے جو ہو سکتا تھا آپ کرتی تھیں۔خواتین کی تعلیم کے لیے بھی آپ بہت فکر مند رہتی تھیں شعبہ میں کوئی ذہین طالبہ اگر آپ کو نظر آ جائے تو گلاب کے پھول کی طرح کھل جاتیں تھیں۔اس کے کلام،اس کے نظریے،اس کی تحریروں کو خوب غور سے سنتی تھیں۔آپ نے اپنی ہیڈ شپ کے دوران بہت سی ذہین لڑکیوں کو پی۔ایچ۔ڈی میں داخلہ دیا جو کہ بغیر سفارش کے دور دراز سے لڑکیاں آئی تھیں۔آج میں ان لڑکیوں کو ادبی حلقوں میں ستاروں کی طرح چمکتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

بدعنوانی اکیڈمک دنیا میں بہت عام ہے۔یہ بدعنوانی بہت سے لوگوں سے زندگی جینے کا حق چھین لیتی ہے۔حساس لوگ اپنا ذہنی توازن کھو دیتے ہیں۔اکیڈمک دنیا کی ایسی کتنی کہانیاں ہیں جس کی میم آپ گواہ ہیں۔آپ اکیڈمک دنیا میں شعبہ اردو کی ایک مجاہد تھیں۔ظالموں کے خلاف سدا آپ نے اپنی آواز بلند کی۔آپ نے ان چہروں سے بھی نقاب اتارے جو شرافت کے لبادہ میں گھوم رہے تھے۔مذہب اسلام سے آپ کو کوئی دشمنی نہیں تھی دشمنی تو ان مذہبی لوگوں سے تھی جو مومن کی شکل میں منافق تھے۔آپ کو ان منافقوں سے سخت چڑ تھی جو مومن کی شکل میں بھیڑیے تھے۔شعبہ اردو میں ایسے نہ جانے کتنے پروفیسران ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے نام پر بدعنوانی کرتے ہیں۔عورتوں کو چیرنے پھاڑنے کی نظر سے دیکھتے ہیں۔استاد کی شکل میں شیطان ہیں جو بچیوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ان کی عزت کے ساتھ کھیلتے ہیں۔اکیڈمک دنیا میں صرف ایسے پروفیسران نہیں ہیں بلکہ ان کے بہت سے چمچے بھی ہیں جو ریسرچ اسکالر کی شکل میں ادبی حلقوں میں توجہ کے مرکز بنے ہوئے ہیں۔ایسی کتنی کہانیاں ہیں جو انہیں معلوم تھیں۔اس بنیاد پر کبھی کبھی کسی کو ڈانٹا ڈپٹا جسے لوگوں نے دوسرا رنگ دے دیا کہ نجمہ میم داڑھی اور ٹوپی والوں سے چڑتی ہیں۔نہیں ایسا بالکل نہیں ہے۔

وہ کبھی کسی سے نفرت نہیں کرتیں تھیں نہ ہی اوروں کی طرح کسی کو نفرت کا نشانہ بناتی تھیں بلکہ ان کا رویہ،اس عمل،اس کردار،اس شیطانی دماغ کے خلاف ہوتا تھا جو انسانیت کے خلاف تھا۔گزشتہ سالوں میں کئی نا اہل لوگ اکیڈمک دنیا میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر داخل ہوئے۔اب ان میں کئی ایسے لوگ ہیں جن کا پڑھائی لکھائی سے کوئی سروکار نہیں!اقتدار میں بیٹھے کچھ لوگوں کا سہارا لیکر اسسٹنٹ پروفیسر بن گئے۔ان میں تو کئی ایسے ہیں جو غنڈے اور ریپسٹ ہیں۔لڑکیوں کے جذبات کے ساتھ کھیل کر انہیں بس بستر کی زینت بناتے ہیں۔کئی ایسے ہیں جو ہندو،مسلم اور دلت کا کارڈ کھیل کر داخل ہوئے۔گزشتہ سالوں میں جو کچھ لوگ اسسٹنٹ پروفیسر کے طور آپ کے سامنے آئے ان سے آپ کو ملنا چاہیے۔ان سے ادب پر گفتگو کر کے دیکھنا چاہیے۔ادب سے یا ادبی کاموں سے ان کی کوئی شناسائی نہیں بلکہ ان کی پی۔ایچ۔ڈی تک کسی اور نے لکھی ہیں۔وہ اب معزز شہری اور اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔

گزشتہ سال ایک صاحب کی جوائننگ ہوئی جن کی اکیڈمک دنیا میں کوئی شناخت نہیں۔ان کا اپنا کوئی نظریہ نہیں۔آج تک ان کی ایک تحریر بھی کسی کی نظر سے نہیں گزری۔وہ شخص پروفیسر ابن کنول،پروفیسر عبدالحق کی بیٹیوں کو کھلے عام گالیاں دیتا ہے،ان پر بہتان لگاتا ہے۔یہاں تک کہ خود اس شخص نے ''پروفیسر نجمہ رحمانی کو اغوا کرنے کی دھمکی دی تھی اور کہا تھا کہ میں تمہیں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔'' کچھ لڑکیاں بھی ایسی ہی ہیں جنہیں لگتا ہے کہ تھوڑے نین مٹکے کر کے،پروفیسر کی گاڑی میں گھوم کر اگر نوکری مل جاتی ہے تو کیا برائی ہے۔بلکہ ایک لڑکی نے تو ایسا کھلے عام کہا ''اگر کسی پروفیسر کے ساتھ سو کر نوکری مل جائے تو کیا برائی ہے؟''

پروفیسر نجمہ رحمانی ان شیطانی نظریوں کے خلاف تھیں۔اب کوئی انہیں کچھ بھی کہے کیا فرق پڑتا ہے۔میں خدا پرست انسان ہوں۔میں یہ مانتا ہوں کہ دلوں کا حال اللہ جانتا ہے۔لیکن پروفیسر نجمہ رحمانی کی شخصیت کا جو میں نے مشاہدہ کیا تھا وہ آپ کو بیان کر رہا ہوں۔

کچھ لوگ ان کے اس لیے دشمن ہیں کہ ان پر انہوں نے سرقے کا کیس کیا تھا،کچھ لوگوں کے بدکرداری کی وجہ سے انکوائری کرایا تھا اس لیے ان کے دشمن ہیں۔پی۔ایچ۔ڈی۔میں داخلے کے لیے ہمیشہ ان طلبہ کو فوقیت دی جو ذہنی غلام رہے۔گیسٹ لیکچرر کے طور پر ہمیشہ ایسے لوگوں کو رکھا جن کو خود کچھ پڑھنا لکھنا نہیں آتا۔اکیڈمک دنیا میں بدعنوانی ہمیشہ سے بہت رہی ہے اور اسی کے خلاف آپ ہمیشہ اپنی آواز بلند کرتی رہیں،چیختی رہیں،لوگوں کو کورٹ گھسیٹتی رہیں۔یہی وجہ ہے کہ آپ کے بہت سے دشمن ہیں اور آپ کی موت کا جشن منا رہے ہیں۔طنز میں آپ کو مغفرت کی دعائیں دے رہے ہیں۔

اے اکیڈمک ورلڈ کے شیطانوں!پروفیسر نجمہ رحمانی کو تمہارے دعاؤں کی بالکل ضرورت نہیں۔تمہیں گناہوں اور قبروں سے اتنا ڈر لگتا ہے تو اپنے حق میں دعا کرو۔اپنے مغفرت کی دعا کرو۔اپنے کردار صاف کرو۔

نجمہ چلی گئیں جہاں انہیں جانا تھا۔مجھے یقین ہے ان کی قبر روشنی سے بھری ہوگی۔ان کی بہت سی ایسی نیکیاں ہیں جو دنیا کو نہیں معلوم۔ان کو عادت نہیں تھی خود نمائی کی۔جیسا کہ پروفیسر ارجمند آرا نے بہت کچھ ان کے بارے میں لکھا ہے۔آپ وہ تحریر پروفیسر ارجمد کے فیس وال پر پڑھ سکتے ہیں۔

میں کیا ہی لکھوں ان کے بارے میں الفاظ ساتھ نہیں دے رہے ہیں۔جذبات دماغ پر حاوی ہونے کی وجہ سے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔شاید کچھ لوگ صرف خیالوں میں رہنا چاہتے ہیں۔اپنے نظریوں کے ذریعے آپ کو متحرک کرنا چاہتے ہیں۔جاتے جاتے بھی آپ کو یہ سکھا جاتے ہیں کہ زندگی کے آخری ایام تک لڑنا ہے۔ہارنا ہمارے نظریے کی فطرت میں نہیں۔

بہت یاد آئیں گی آپ۔ہمیشہ افسوس رہے گا کہ میں آپ سے مل نہ سکا۔آپ اوروں سے میرے بارے میں پوچھتی رہیں میں انجان رہا۔آپ کو پریشان نہ کروں اس لیے آپ سے بہت دور بھی ہو گیا۔خیر کچھ میلوں کا بس فاصلہ تھا۔میں آپ کے حق میں ہمیشہ دعائیں کرتا تھا۔میں بھی آپ کی طرح بچوں کے لیے،مظلوموں کے لیے،اپنی قوم کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں۔کر بھی رہا ہوں۔آؤ بچو سنو کہانی!،کنیکٹنگ۔متھ انڈیا جیسے دو مہم میں نے شروع کیا ہے جس سے بچوں کی تربیت کر سکوں،ان کے لیے کچھ کام کر سکوں۔میں نے سوچا تھا کہ آپ ٹھیک ہو جائیں گی تو اپنے بچوں سے ضرور ملواؤں گا لیکن خدا کو شاید یہ منظور نہیں تھا۔آپ کا جسمانی سفر یہیں تک تھا۔لیکن روحانی سفر تا قیامت رہے گا۔آپ نے ہم جیسے کچھ بچوں کو جو انسان بنایا ہے وہ آپ کے خیالات کو فراموش نہیں ہونے دیں گے۔آپ زندہ ہیں۔زندہ رہیں گی۔انقلاب زندہ آباد۔پروفیسر نجمہ رحمانی زندہ آباد۔

۹۵۹۹۲۰۷۰۵۰

سپریم کورٹ کا عبوری فیصلہ اور وقف ایکٹ: مسلم کمیونٹی کے لیے خوش آئند

ڈاکٹر محی الدین آزاد فراہی

تمہید

17اپریل 2025ء کو بھارت کی سپریم کورٹ نے متحدہ وقف مینجمنٹ،بااختیاری،کارکردگی اور ترقی ایکٹ میں ترمیمات کے خلاف دائر متعدد رٹ پٹیشنز پر ایک اہم عبوری فیصلہ سنایا۔ یہ فیصلہ نہ صرف قانونی دنیا میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ بھارت کی مسلم اقلیت کے لیے بھی ایک بڑی راحت کا باعث بنا ہے۔ معزز چیف جسٹس جناب سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشواتھن پر مشتمل بنچ نے متنازعہ ترامیم کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کی سماعت کرتے ہوئے جو عبوری احکامات جاری کیے،وہ ایک جانب عدالتی حکمت،بصیرت اور توازن کا مظہر ہیں اور دوسری جانب اقلیتوں کے آئینی تحفظات کی پاسداری کی علامت بھی۔

وقف ایکٹ کا پس منظر اور ترمیمی تنازعہ

1995ء کا وقف ایکٹ بھارت میں مسلم وقف املاک کے انتظام و انصرام کو منظم کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ یہ املاک،جو بیشتر تاریخی اور مذہبی حیثیت کی حامل ہیں،مساجد،مدارس،ہسپتالوں،اور قبرستانوں جیسے رفاہی و دینی مقاصد کے لیے وقف کی گئی تھیں۔ تاہم، 2025ء میں حکومت کی جانب سے کی گئی نئی ترامیم میں بعض ایسی دفعات شامل کی گئیں جنہوں نے شدید عوامی اور علمی ردعمل کو جنم دیا۔

ان ترامیم میں وقف بورڈز میں غیر مسلم افراد کی تقرری، وقف املاک کی ممکنہ ڈی نوٹیفکیشن یا درجہ بندی میں تبدیلی، اور ریاستی و مرکزی حکومت کی نگرانی میں اضافے جیسے اقدامات شامل تھے۔ ناقدین نے ان تبدیلیوں کو وقف اداروں کی خودمختاری پر ضرب،اور آئین ہند کے آرٹیکل 25اور 26 کے تحت مذہبی آزادی کے منافی قرار دیا۔

عدالتی کارروائی اور درخواست گزاران

اس حساس معاملے پر نمایاں سیاسی و سماجی شخصیت جناب اسدالدین اویسی نے لیڈ کیس (WP (C) No. 269/2025) دائر کیا،جس میں 2025 کی ترمیم کے آئینی جواز کو چیلنج کیا گیا۔ان کے ساتھ جناب ارشد مدنی،محمد جمیل مرچنٹ،محمد فضل الرحیم،اور شیخ نورالعین حسن سمیت دیگر سرکردہ شخصیات نے بھی اس قانونی جدوجہد میں شمولیت اختیار کی۔اس مقدمے میں سینئر وکلاء مثلاً کپل سبل،ڈاکٹر ابھیشیک منو سنگھوی،اور حکومت کی نمائندگی کرتے ہوئے سالسٹر جنرل تشار مہتا کی موجودگی اس مقدمے کی اہمیت کو مزید اجاگر کرتی ہے۔

سپریم کورٹ کا عبوری فیصلہ: ایک جامع جائزہ

عدالت عظمیٰ نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد جو عبوری احکامات جاری کیے، وہ نہایت بصیرت افروز اور توازن سے بھرپور ہیں۔ اس فیصلے کی چند نمایاں شقیں درج ذیل ہیں:

1.تقرریوں اور املاک کی تبدیلی پر پابندی

عدالت نے حکومت کی اس یقین دہانی کو تسلیم کیا کہ 5 مئی 2025 تک نہ تو مرکزی وقف کونسل اور نہ ہی ریاستی وقف بورڈز میں کوئی نئی تقرری ہوگی، اور نہ ہی کسی وقف جائیداد کو ڈی نوٹیفائی یا اس کا درجہ تبدیل کیا جائے گا۔اس حکم نے فی الوقت وقف املاک کو ممکنہ نقصان سے محفوظ کر دیا۔

2.لیڈ کیسز کی وضاحت

عدالت نے اویسی کی درخواست سمیت پانچ پٹیشنز کو لیڈ کیس قرار دیتے ہوئے باقی درخواستوں کو مداخلت کی حیثیت دی، تاکہ اصل قانونی سوالات پر مرتکز اور جامع سماعت ممکن ہو سکے۔

3.جوابات اور جواب الجواب کی مدت

عدالت نے یونین آف انڈیا، ریاستی حکومتوں اور وقف بورڈز کو سات دن میں جوابات جمع کروانے کا حکم دیا، جبکہ درخواست گزاروں کو پانچ دن میں جواب الجواب دائر کرنے کی مہلت دی گئی،تاکہ مقدمے کی پیش رفت منظم انداز میں ہو۔

4.نودل کونسل کی تقرری

عدالت نے درخواست گزاران اور حکومتی نمائندگان کے مابین بہتر رابطہ کاری اور دستاویزات کی منتقلی کے لیے نودل کونسل کے تقرر کا حکم دیا، جو عدالتی عمل کو مزید سہل بنانے کا ذریعہ ہوگا۔

عبوری حکم کی خوش آئند نوعیت: مسلم کمیونٹی کا موقف

عدالت کا یہ فیصلہ ملک بھر کی مسلم کمیونٹی کے لیے امید کا پیغام ثابت ہوا۔ اس حکم نے نہ صرف وقف بورڈز میں غیر مسلم اراکین کی تقرری کو عارضی طور پر روکا بلکہ املاک کی تبدیلی یا ضبطی جیسے اہم خدشات کو بھی ختم کر دیا۔ اسلامی شریعت کے مطابق وقف جائیدادیں ایک مقدس امانت ہوتی ہیں جنہیں صرف مسلم متولی ہی سنبھال سکتے ہیں۔ عدالت نے اپنے عبوری فیصلے میں اسی مذہبی تقدس کا لحاظ رکھا۔

اس کے علاوہ،ملک میں وقف جائیدادوں پر سرکاری قبضے،غیر قانونی تعمیرات،اور متنازعہ استعمال جیسے مسائل پہلے ہی سے سنگین تشویش کا باعث بنے ہوئے تھے۔ عدالت کا یہ حکم ان املاک کے لیے ایک حفاظتی ڈھال فراہم کرتا ہے،جس سے ان کی موجودہ حیثیت کو وقتی طور پر استحکام حاصل ہوا ہے۔

اویسی کی قیادت اور عدالتی حساسیت

اس مقدمے میں اسدالدین اویسی کی قیادت نے ایک بار پھر ان کی اقلیتوں کے حقوق کے لیے مسلسل جدوجہد کو نمایاں کیا۔ عدالت کی جانب سے ان کے مقدمے کو لیڈ کیس کے طور پر تسلیم کرنا اس امر کا اظہار ہے کہ عدلیہ کو مسلم کمیونٹی کی آئینی اور مذہبی حساسیت کا مکمل ادراک ہے۔

آئندہ کا راستہ اور ممکنہ اثرات

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ فیصلہ حتمی نہیں بلکہ عبوری نوعیت کا حامل ہے۔ آئندہ سماعت، جو 5 مئی 2025 کو متوقع ہے، اس مقدمے کے رخ کا تعین کرے گی۔ اگر عدالت درخواست گزاروں کے دلائل کو قبول کر لیتی ہے تو یہ ترمیم منسوخ یا محدود ہو سکتی ہے،جس سے وقف اداروں کی خودمختاری کو تقویت ملے گی۔ بصورت دیگر، اگر فیصلہ حکومت کے حق میں آیا تو اس سے وقف مینجمنٹ میں بنیادی تبدیلیاں ممکن ہو سکتی ہیں۔

یہ مقدمہ بھارت میں مذہبی آزادی اور سرکاری مداخلت کے درمیان نازک توازن کی ایک اہم آزمائش ہے۔ جہاں 1995ء کا ایکٹ خود ایک اعتدال پسند قانون تھا، وہیں 2025ء کی ترامیم اس توازن کو سرکاری غلبے کی طرف لے گئیں،جس کا ازالہ اب عدلیہ کے دائرۂ اختیار میں ہے۔

چیلنجز اور محتاط تنقید

اگرچہ عدالت کا فیصلہ عمومی طور پر قابل تحسین ہے،مگر کچھ حلقوں نے اس میں وقت کی قلت،اور وسیع تر روک نہ لگانے جیسے پہلوؤں پر تنقید بھی کی ہے۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ سات دن کی مہلت حکومت جیسے وسیع ادارے کے لیے ناکافی ہو سکتی ہے،جبکہ ریاستی حکومتوں کے کسی ممکنہ یک طرفہ اقدام کو روکنے کے لیے مزید سخت احکامات کی ضرورت تھی۔

دوسری جانب حکومت کے حامی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ترامیم وقف مینجمنٹ کو زیادہ شفاف اور مؤثر بنانے کی کوشش کا حصہ ہیں،تاکہ دہائیوں پر محیط بدانتظامی اور کرپشن کا خاتمہ ممکن ہو۔

سپریم کورٹ کا 17اپریل 2025 کا عبوری فیصلہ نہ صرف قانونی بصیرت کا آئینہ دار ہے بلکہ اقلیتوں کے آئینی تحفظات کے لیے عدلیہ کے غیر جانبدارانہ کردار کا مظہر بھی ہے۔ اس فیصلے نے وقف املاک کی عارضی حفاظت، مذہبی خودمختاری کے احترام،اور قانونی عمل کی شفافیت کو یقینی بنایا۔ 5 مئی کی سماعت میں عدلیہ کیا رخ اختیار کرے گی،اس پر پورے ملک کی نظریں مرکوز ہیں۔ فی الوقت، یہ فیصلہ مسلم کمیونٹی کے لیے ایک محفوظ سانس اور آئینی امید کی علامت بن کر سامنے آیا ہے۔

☆☆☆☆

''نقش تحریر'': تلاش و جستجو کا نقش

ڈاکٹر حلیمہ فردوس
(بنگلورو، کرناٹک)

''نقش تحریر'' ایک فعال اور ادب شناس ادیب کی کاوشوں کا نقش ہے۔ اردو برادری انھیں واجد اختر صدیقی کے نام سے جانتی ہے۔ گو قلم و قرطاس سے ان کا گہرا رشتہ ہے لیکن تدریسی میدان میں بھی انھوں نے اپنی شناخت قائم کی ہے۔ موصوف کا شمار ان آسان اساتذہ میں نہیں ہوتا۔ تعلیم و تعلم کا تقدس ان کا مقصد حیات ہے۔ واجد کی پہلی کتاب ''تعلیم، احتساب و توازن'' اس کا مسلم ثبوت ہے۔ انھیں اپنے پیشے پر فخر ہے، کئی پشت نہ سہی پچھلی پشت سے ان کا آبائی پیشہ تدریس رہا ہے۔ ''مجھے کہنا ہے کچھ'' میں صاحب کتاب رقم طراز ہیں۔

''شعبہ تدریس سے راقم الحروف کا دیرینہ تعلق ہے۔ جس پر مجھے فخر ہے۔ اردو زبان و ادب کے قاری ہونے کے ناطے میں اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے کوشاں تنظیموں سے وابستہ رہا۔ گاہے گاہے موقع و مناسبت کے لحاظ سے مضامین لکھتا رہا ہوں۔ میرے مضامین کو احباب نے سراہا اور قدر کی نگاہ سے دیکھا۔'' (نقش تحریر)

میری اس قدر طویل تمہید کا مقصد بس اتنا ہے کہ دو دہائی قبل ان کی کتاب ''تعلیم، احتساب و توازن'' ہی واجد سے متعارف ہونے کا ذریعہ بنی تھی۔ ان کے تعلیمی شعور اور فکر نے مجھے متاثر کیا تھا۔ بعد ازاں پتا چلا کہ وہ شاعری سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ انھوں نے جب نثری ادب کا رخ کیا تو اسی کے ہو کر رہ گئے۔ مگر شاعری سے ناطہ نہیں توڑا۔ آج وہ بحیثیت ادیب، محقق اور مرتب ادبی حلقوں میں جانے جاتے ہیں۔

ادبی تاریخ میں علاقائیت کی اپنی اہمیت ہے۔ سرزمین گلبرگہ کے دو نوجوان قلم کار اپنے عشق کی وجہ سے ہمیشہ یاد کئے جائیں گے۔ واجد اختر کا شہر گلبرگہ سے اور غضنفر اقبال کا دیار دکن سے مثالی عشق ہے۔ واجد اختر صدیقی نے ترتیب کار کی حیثیت سے خوب شہرت سمیٹی اور اب ''نقش تحریر'' کے ذریعہ تنقیدی، تجزیاتی و تاثراتی مضامین کو کتاب بند کر کے اپنا سکہ منوا رہے ہیں۔ آج مطالعہ بیزاری کے دور میں اس ضخیم کتاب کا سراہا جانا ان کے گہرے مطالعے، روشن خیالی اور فکری بالیدگی کا ثبوت ہے۔ جناب عزیز بلگامی نے کتاب ہذا کو گلبرگہ کا شناخت نامہ کہا ہے اور جناب رفیق جعفر ''نقش تحریر'' کو گلبرگوی ادب کا لفظی البم قرار دیتے ہیں۔

بہر کیف یہ ادبی دستاویز بزرگ قبیلے اور نسل نو کے اہل قلم کے ادبی کارناموں پر محیط ہے۔ ادب میں بزرگوں سے گہری عقیدت اور نسل نو سے بے اعتنائی کا رویہ عام ہے۔ واجد کی یہ خوبی ہے کہ انھوں نے پچھلی نسل کے کارناموں کو فخریہ انداز میں پیش کیا ہے اور اپنی اگلی نسل کی رہنمائی کرتے ہوئے نہ صرف ان کی ہمت افزائی کی ہے بلکہ ادباء و شعراء کی گھٹتی ہوئی تعداد پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

''نقش تحریر'' آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ ابواب کے عناوین صاحب کتاب کے شستہ ادبی ذوق کا عکس ہیں۔ ان ابواب کو موضوعاتی اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔ پہلا باب ''باب زمان'' کے تحت آزادی سے قبل تا حال شہر گلبرگہ کے نثر نگاروں کی محفل سجائی گئی ہے۔ تاریخی نوعیت کا یہ مضمون اہمیت کا حامل ہے۔ اس کا طویل ہونا لازمی ہے کیونکہ مضمون میں افسانوی اور غیر افسانوی ادب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کہیں کہیں نثر نگاروں کی ادبی شناخت مفصل انداز میں بیان کی گئی ہے اور کہیں فہرست سازی پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اس غیر یکسانیت کی وجہ سے تشنگی کا احساس ہوتا ہے۔ جناب رفیق جعفر نے مصنف کی تحقیقی صلاحیت کا اعتراف کرتے ہوئے اس میں در آئی کمی کی جانب اشارہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''اس کوزے میں مصنف نے گویا سمندر کو سمو دیا ہے۔ محاورتاً تو یہ بات اچھی لگے گی لیکن حقیقتاً مصنف کا یہ جائزہ جز ہے کل نہیں۔ کل اس وقت کہا جا سکتا تھا جب کہ ان تصانیف پر کھل کر بات کی جاتی۔ اس کے باوجود یہ جائزہ آج کے دور کے قاری کے لیے ضروری تھا اور مصنف نے اس ضرورت کو پورا کیا۔''

واجد اختر نے کوسوں دور بیٹھے ادب کے قارئین کو شہر گلبرگہ کے نثری منظر نامہ سے واقف کرایا ہے۔ یہ کام قابل قدر ہی نہیں بلکہ مصنف کی متوازن فکر کی مثال ہے۔ ''نقش تحریر'' کے تین ابواب یعنی باب سخن، باب ایوان اور باب میزان کو مضامین کی تعداد کی مناسبت سے ایک گروہ میں رکھا جا سکتا ہے۔ ''باب سخن'' میں مختلف زمانے سے تعلق رکھنے والے شعراء پر اٹھارہ مضامین شامل ہیں جبکہ ''باب ایوان'' کے پندرہ

مضامین میں نثر نگاروں کی ادبی خدمات کے علاوہ تعلیمی و سماجی خدمت گزاروں کے کارناموں کو روشن کیا گیا ہے۔ ''باب میزان'' میں دس تبصراتی مضامین ہیں۔ باب جہان، باب چمن اور باب گمان جیسے مختصر ابواب کی تخصیص کا جواز بس اتنا ہے کہ باب جہان کے دو مضامین استاد محترم وحید انجم کے شعری مجموعوں سے متعلق ہیں۔ اور ایک مضمون میں شہر گلبرگہ کے معروف ناقد اور مرتب ڈاکٹر غضنفر اقبال کی کتاب ''کلام تجھ لب کا'' پر لب کشائی کی گئی ہے۔ تبصرہ نگار نے دکن کے انتیس (29) شعراء کے منتخب کلام پر جامع تبصرہ کیا ہے۔ جبکہ باب چمن میں صرف تین طنز و مزاح نگار کو موضوع بنایا گیا ہے۔ آخری باب یعنی ''باب گمان'' میں افسانوں پر کئے گئے دو تجزیے اس باب کا حصہ ہیں۔

واجد کی نظر نسل نو کی تخلیقات پر بھی رہی ہے۔ نو وارد ادبا ء و شعراء کے بارے میں لکھے گئے مضامین کا مطالعہ قاری کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے کیونکہ مصنف نے ان کے ساتھ حد سے زیادہ فراخ دلی برتی ہے۔ یہ مضامین تحسین آمیز کلمات سے مزین ہیں قیاس اغلب کہ انھوں نے عمداً یہ رویہ اپنایا ہوگا۔ اکثر و بیشتر تجزیاتی و تاثراتی مضامین میں مضمون نگار تمہیدی طور پر اپنی معلومات کا بکھان کرتے ہوئے تخلیق پر رائے زنی کا حق ادا نہیں کرتے۔ واجد نے کبھی شخصیت کے حوالے سے تو کبھی ادبی اصناف کی روشنی میں تخلیقات کو پرکھنے کی کوشش کی ہے۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ فن شخصیت کا آئینہ ہوتا ہے۔ خود واجد اعتراف کرتے ہیں کہ:

''شخصی واردات اور احساسات قلبی کے علاوہ مشاہدات و تجربات کا راست اثر فن پر لازمی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ فن کو سنوارنے سے قبل اپنی شخصیت کو نکھارنے کا کام اہمیت کا حامل ہے۔ شخصی تعامل کے ذریعے ہی فن کا گارا تیار ہوتا ہے۔ اگر اس میں کمزوری رہ جائے تو مضبوط عمارت کی توقع ممکن نہیں۔''

میں مذکورہ بالا خیالات سے صد فیصد اتفاق کرتی ہوں۔ وہ اپنی رائے پر قائم بھی رہے ہیں، لیکن دو چار مضامین میں تجزیہ نگار کے تاثرات طویل شخصی کوائف کی نذر ہو گئے ہیں۔ ان مضامین پر شخصیت نامے کا گمان ہوتا ہے۔ اختصار واجد کی تحریروں کا اختصاص ہے۔ ان کی بعض تحریریں اپنے حد درجہ اختصار کی وجہ سے تاثر پاروں کا اثر رکھتی ہیں۔ واجد صدیقی غزل مزاج شاعروں کے کلام پر گفتگو کرتے ہوئے بیشتر مضامین میں صنف غزل کی مقبولیت کا جواز پیش کئے بنا آگے نہیں بڑھتے۔ ساتھ ہی شعری محاسن کے حوالوں کے ذریعے اپنی علمیت کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

غرض ''نقش تحریر'' سے قبل شہر گلبرگہ کے اہل قلم کے کارناموں کے بارے میں کتابیں مرتب کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ ادباء و شعراء کی ادبی خدمات سے متعلق پی۔ ایچ۔ ڈی اور ایم۔ فل کی سندیں بھی تفویض کی گئی ہیں۔ اس سرمایہ کے باوجود ''نقش تحریر'' کی افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ زیر نظر کتاب میں بے شمار ادب پاروں کو فکر و نظر کی سان پر کس کر رائے قائم کی گئی ہے۔ خواہ یہ مضامین تبصرے کی غرض سے تحریر کئے گئے ہوں یا پھر مصنف کے ادبی ذوق کی تسکین کا ذریعہ ہوں۔ ان میں کہیں بھی ژولیدگی کا احساس نہیں ہوتا۔ توازن اور بردباری کے علاوہ رواں اسلوب ان مضامین کا وصف خاص ہے۔ یہ کتاب مصنف کی تلاش و جستجو کا نقش ہے۔ واجد اختر صدیقی نے اپنے مضامین کے ذریعے گلبرگہ کی مٹی کا قرض نہیں اتارا بلکہ انتہائی محبت سے مٹی کے سپوت ہونے کا فرض ادا کیا ہے۔

☆☆☆

9448787013

'بی جے پی کی سازش اور گمراہی کی کوشش کو بے نقاب کرنا ضروری'

شمال مشرق کے بارے میں بنگلہ دیش کے تبصرے قابل مذمت، کھڑگے نے محمد یونس کے تبصرے کو مایوس کن قرار دیا

نئی دہلی۔ (یو این آئی) کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ہر معاملے پر عوام کو گمراہ کر کے سازش کرتی ہے اور اس کی حقیقت کو بے نقاب کرنا بہت ضروری ہے۔ ہفتہ کو یہاں پارٹی کے نئے ہیڈکوارٹر اندرا بھون میں پارٹی جنرل سکریٹریوں اور ریاستی انچارجوں کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر کھڑگے نے احمد آباد میں 8 اور 9 اپریل کو ہونے والے پارٹی کنونشن کو تاریخی قرار دیا اور کہا کہ اس اجلاس میں جو پیغام پاس کیا گیا ہے اسے ضلع، ڈویژن، بلاک اور بوتھ تک پہنچانا ہے اور پارٹی نے اس سلسلے میں ایک سرکلر بھی جاری کیا ہے۔ کانگریس کسی بھی معاملے پر کتنی سنجیدہ ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 15-16 اپریل کو پارٹی لیڈر راہل گاندھی نے گجرات میں ضلعی صدور کے انتخاب کے سلسلے میں ایک میٹنگ بلائی اور مبصرین سے بات چیت کی اور ہدایات دیں کہ ضلع صدور کا انتخاب کیسے ہونا چاہیے۔ کانگریس کے خلاف بی جے پی کی سازشوں کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا "آپ نے غور کیا ہوگا کہ کس طرح ایک بڑی سازش کے تحت نیشنل ہیرالڈ کیس میں کانگریس کی پارلیمانی پارٹی کی رہنما سونیا گاندھی اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے نام چارج شیٹ میں ڈال دیے گئے ہیں، وہ کسی کا بھی نام ڈال دیں، ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ اس سے دو دن پہلے ہی نیشنل ہیرالڈ کی دلی، لکھنؤ اور ممبئی کی جائیدادوں کو اٹیچ کر دیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بدلے کے جذبے سے کیا جا رہا ہے۔ ینگ انڈین منافع کمانے والی کمپنی نہیں ہے، اس کا مطلب ہے کہ اے جے ایل کے شیئر اور جائیداد یا منافعے کو نہ تو کوئی لے سکتا ہے اور نہ ہی ٹرانسفر کر سکتا ہے۔ بی جے پی کے لوگ جھوٹ بول کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ہمیں عوام کو سچ بتانا ہوگا۔

وقف ترمیمی بل پر بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا "کانگریس پارٹی نے حکومت کے وقف ترمیمی بل کے خلاف پوری اپوزیشن کو اکٹھا کیا اور بل کی مخالفت کی۔ انڈیا اتحاد کے بھی لوگوں نے ساتھ دیا۔ سپریم کورٹ اس کیس کی سماعت کر رہی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ سپریم کورٹ نے کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے اٹھائے گئے نکات کو اہمیت دی ہے۔ خاص طور پر حکومت کی جانب سے 'وقف بائی یوزر' کا معاملہ جان بوجھ کر وقف املاک کو تنازعہ میں ڈالنے کے لئے لایا گیا۔ سپریم کورٹ اس وقت اس کیس کی سماعت کر رہی ہے، ہمیں یقین ہے کہ ہم یہ جنگ بھی جیت جائیں گے۔ اس معاملے میں حکومت اور بی جے پی لیڈروں نے افواہیں پھیلانے اور لوگوں کو الجھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ہمیں لوگوں کے درمیان جانا ہوگا اور انہیں اپنے پہلو سے آگاہ کرنا ہوگا اور بی جے پی کی سازش کو بے نقاب کرنا ہوگا۔

وہیں دوسری جانب کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے بنگلہ دیش میں ہندو لیڈر پربھابھیش چندر رائے کے بہیمانہ قتل اور شمال مشرق کے بارے میں بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر محمد یونس کے تبصرے کو مایوس کن قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہاں اقلیتوں پر جاری حملوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان بات چیت ناکام ہو گئی ہے۔ مسٹر کھڑگے نے آج کہا کہ اگرچہ مسٹر مودی اور بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر کی مسکراتی ہوئی تصاویر منظر عام پر آئی ہیں لیکن سچائی یہ ہے کہ یہ بات چیت ناکام رہی ہے۔ بنگلہ دیش میں اقلیتی ہندوؤں کو بڑے پیمانے پر قتل کیا جا رہا ہے لیکن کہیں سے کوئی مثبت اقدام نظر نہیں آتا۔ کانگریس صدر نے کہا مذہبی اقلیتوں، خاص طور پر ہمارے ہندو بھائیوں اور بہنوں پر بنگلہ دیش میں مسلسل ظلم کیا جا رہا ہے۔ ہندو برادری کے سرکردہ رہنما مسٹر بھابھیش چندر رائے کا دہشیانہ قتل اس بات کا ثبوت ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر سے مسکراتی ہوئی ملاقات ناکام رہی ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ حکومت ہند کی جانب سے پارلیمنٹ میں دیئے گئے جواب کے مطابق گزشتہ دو ماہ میں ہندوؤں پر 76 حملے ہوئے جن میں 23 ہندو مارے گئے، دیگر مذہبی اقلیتوں پر بھی حملے جاری ہیں، حال ہی میں بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر نے ہندوستان کی شمال مشرقی ریاستوں کے بارے میں انتہائی قابل مذمت اور مایوس کن تبصرہ کیا۔ مسٹر کھڑگے نے کہا "بنگلہ دیش میں مذہبی اقلیتوں کے خلاف مظالم، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اور 1971 کی جنگ آزادی کی یادوں کو ختم کرنے کی کوشش ہندوستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات کو کمزور کرنے کی کوشش ہے۔ 1971 سے لے کر آج تک ہندوستان ہمیشہ بنگلہ دیش کے تمام لوگوں کے لیے امن اور خوشحالی چاہتا ہے۔ یہ برصغیر کے بہترین مفاد میں ہے۔"

تیجسوی کا نتیش حکومت پر کرپشن کا الزام

'ہر ٹینڈر میں وزرا کیلئے 30 فیصد کمیشن طے!'

پٹنہ: بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر لیڈر تیجسوی یادو نے ریاست کی نتیش کمار حکومت پر کرپشن کے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ریاست کے تمام محکموں میں تیزی سے ٹینڈرز نکالے جا رہے ہیں اور ہر ایک میں وزرا کے لیے 30 فیصد کمیشن طے ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سارا عمل انتخابی اخراجات پورے کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ راجدھانی پٹنہ میں ہفتہ کو منعقد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سابق نائب وزیر اعلیٰ تیجسوی یادو نے کہا کہ حکومت جان چکی ہے کہ اب وہ اقتدار میں واپس نہیں آئے گی، اس لیے جلد بازی میں فیصلے لیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پچھلے تین مہینے میں کابینہ اجلاس کے دوران 76 ہزار کروڑ روپے کے منصوبوں کو منظوری دی گئی ہے، جن میں زیادہ تر منصوبے تعمیرات سے متعلق ہیں۔

تیجسوی یادو نے کہا کہ ریاست میں مالی بدنظمی کا یہ حال ہے کہ ہر سال 25 سے 30 ہزار کروڑ روپے قرض کی ادائیگی میں خرچ ہو جاتے ہیں، اس پر سود الگ سے عائد ہوتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت سرکاری خزانے کا استعمال اپنی سیاسی تشہیر اور انتخابی مہم کے لیے کر رہی ہے۔ اپنے بیان میں تیجسوی نے کہا کہ 'خواتین سمواد' کے نام پر 600 گاڑیاں دہلی سے منگوائی گئی ہیں، جو سیاسی مقصد کے لیے استعمال ہو رہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 'نل جل' اسکیم میں بھی بڑا گھپلا ہوا ہے، کیونکہ اب بھی کئی دیہات ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت نہیں پہنچی ہے۔

تیجسوی یادو نے ریاست میں مالی بدانتظامی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت جو بھی کام شروع کر رہی ہے، اسے آنے والی نئی حکومت کو مکمل کرنا پڑے گا لیکن وہ رقم کہاں سے آئے گی؟ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ بہار کے مقامی ٹھیکیداروں کو کام نہیں مل رہا، باہر سے لوگ لا کر ٹینڈر دیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نہ صرف محکمہ جاتی سطح پر بلکہ تھانے، سی او دفتر اور دیگر سرکاری اداروں میں بھی رشوت ستانی عروج پر ہے۔ ہر سطح پر کرپشن بڑھ چکا ہے اور عوام اس سے سخت پریشان ہیں۔ تیجسوی نے مرکز پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت بتائے کہ اس نے اب تک بہار کی کیا مدد کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ بہار میں کرپشن ایک سنجیدہ مسئلہ بن چکا ہے اور عوام اب حساب مانگ رہے ہیں۔

کینیڈا میں دو گروہوں کی فائرنگ کے دوران ہندوستانی طالبہ جاں بحق، خاندان نے لاش وطن لانے کی اپیل کی

اوٹاوا/نئی دہلی۔ (ایجنسی) کینیڈا کے شہر ہیملٹن میں ایک ہندوستانی طالبہ کی ہلاکت کے بعد ہفتہ کو اس کے اہل خانہ نے بیان جاری کرتے ہوئے حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی بیٹی کی لاش کو جلد از جلد وطن واپس لایا جائے۔ مقتولہ طالبہ ہرسمرت رندھاوا دو سال قبل تعلیم کے لیے کینیڈا گئی تھیں اور وہاں کے مشہور موہاک کالج میں زیر تعلیم تھیں۔ اہل خانہ نے میڈیا سے گفتگو میں بتایا کہ ہرسمرت حادثے کے وقت بس کا انتظار کر رہی تھیں کہ اچانک دو گروہوں کے درمیان جھگڑا ہوا، جس کے دوران فائرنگ شروع ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ ہرسمرت کا ان گروہوں سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن بدقسمتی سے وہ فائرنگ کی زد میں آ گئیں اور گولی لگنے سے موقع پر ہی شدید زخمی ہو گئیں۔ بعد میں انہیں اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے مردہ قرار دے دیا۔ ٹورنٹو میں ہندوستانی قونصلیٹ نے بھی ہرسمرت کی ہلاکت کی تصدیق کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ قونصلیٹ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے، "ہمیں ہیملٹن میں ہندوستانی طالبہ ہرسمرت رندھاوا کی موت پر گہرا دکھ ہے۔ مقامی پولیس کے مطابق وہ ایک معصوم لڑکی تھیں جو فائرنگ کے دوران غلطی سے گولی کا نشانہ بن گئیں۔ قتل کی تحقیقات جاری ہیں۔ ہم خاندان سے مسلسل رابطے میں ہیں اور ہر ممکن مدد فراہم کر رہے ہیں۔ اس دکھ بھری گھڑی میں ہماری دعائیں اور ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں۔" پولیس کے مطابق فائرنگ کا واقعہ ایک مصروف سڑک پر پیش آیا۔ جائے وقوعہ پر نصب سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کے بعد پتہ چلا ہے کہ ایک نامعلوم شخص کالے رنگ کی مرسڈیز گاڑی سے باہر نکل کر لوگوں پر اندھا دھند گولیاں چلا رہا تھا۔ پولیس نے اب تک ملزم کی شناخت ظاہر نہیں کی ہے اور تحقیقات جاری ہیں۔

انتظامی بہتری کیلئے ریاستی درجے کی بحالی ناگزیر: فاروق عبداللہ

جموں۔ (یو این آئی) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے سرپرست اعلیٰ اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ جمہوری حکومت ہی عوامی مسائل کا حقیقی حل فراہم کر سکتی ہے، اور اس مقصد کے لیے ریاستی درجے کی بحالی ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کی منتخب حکومت عوامی توقعات پر پورا اترنے اور مشکلات کے ازالے کے لیے پرعزم ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ ہفتے کے روز پارٹی ہیڈکوارٹر پر مختلف عوامی وفود سے ملاقات کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا، "عوامی نمائندہ حکومت ہی لوگوں کے مسائل سے باخبر ہوتی ہے اور ان کے حل کے لیے سنجیدہ کوششیں کرتی ہے۔ یہی حکومت عوامی راحت کی حقیقی ضامن ہوتی ہے۔" انہوں نے واضح کیا کہ ریاستی درجہ کی بحالی صرف سیاسی ضرورت ہی نہیں بلکہ انتظامی بہتری اور عوامی اعتماد کی بحالی کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ فاروق عبداللہ نے کہا، "عوام نے اپنے قیمتی ووٹوں کے ذریعے جس حکومت کو منتخب کیا، اس کو آزادانہ طور پر کام کرنے دینا جمہوریت کا تقاضا ہے۔ نیشنل کانفرنس کے انتخابی منشور کا حوالہ دیتے ہوئے ڈاکٹر فاروق نے کہا کہ پارٹی اپنے تمام وعدوں پر کاربند ہے اور موجودہ حکومت عوامی مسائل کے حل کو اپنی اولین ترجیح سمجھتی ہے۔ انہوں نے گزشتہ دہائی کے دوران مختلف شعبوں میں آنے والی بدحالی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ، "عمر عبداللہ کی قیادت میں حکومت ریاستی اداروں کو از سر نو پٹری پر لانے کیلئے دلجمعی سے کام کر رہی ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے وفود کو یقین دلایا کہ نیشنل کانفرنس عوام کے اعتماد پر پورا اترے گی اور جموں و کشمیر میں ایک پائیدار، شفاف اور جوابدہ حکومت کی بحالی کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

مہاراشٹرا میں ہندی بمقابلہ مراٹھی زبان پر سیاسی تنازعہ میں شدت

مراٹھی زبان کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا، سپریہ سولے کا انتباہ، قومی تعلیمی پالیسی کو جلد بازی میں نافذ کرنا طلباء پر منفی اثر ڈالے گا

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹرا میں ایک بار پھر زبان کے مسئلے پر سیاست گرم ہو گئی ہے، جہاں ہندی اور مراٹھی زبان کے درمیان ترجیح کے سوال پر مختلف سیاسی جماعتیں آمنے سامنے آ گئی ہیں۔ یہ تنازع حالیہ دنوں میں اُس وقت شدت اختیار کر گیا جب کچھ سرکاری تقریبات، بورڈز اور اشتہارات میں ہندی کو مراٹھی پر فوقیت دی گئی، جس پر مقامی جماعتوں خصوصاً شیوسینا (یو بی ٹی) اور این سی پی نے شدید ردعمل ظاہر کیا۔

اسی دوران این سی پی (شرد پوار گروپ) کی سینئر رہنما اور بارامتی کی رکن پارلیمنٹ سپریہ سولے نے ہفتے کو مہاراشٹر میں قومی تعلیمی پالیسی 2020 کو نافذ کرنے کے انداز پر سخت اعتراض ظاہر کیا اور واضح کیا کہ اگر اس پالیسی کے نفاذ سے مراٹھی زبان کو نقصان پہنچا، تو اسے ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے ریاستی حکومت کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ مراٹھی زبان ریاست کی شناخت ہے اور اس کے وقار پر آنچ نہیں آنے دی جائے گی۔ ان کا یہ بیان مہاراشٹر حکومت کے اس فیصلے کے بعد سامنے آیا ہے جس کے تحت ریاست کے مراٹھی اور انگلش میڈیم اسکولوں میں پہلی سے پانچویں جماعت تک ہندی کو بطور تیسری زبان لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس فیصلے پر اپوزیشن کی جانب سے شدید تنقید جاری ہے۔ سپریہ سولے نے کہا کہ انہوں نے سب سے پہلے ریاستی وزیر تعلیم کے اس بیان کی مخالفت کی تھی جس میں مہاراشٹر میں سی بی ایس ای بورڈ کو لازمی کرنے کی بات کی گئی تھی۔ انہوں نے سوال کیا کہ آخر موجودہ ریاستی تعلیمی بورڈ کو سی بی ایس ای سے تبدیل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ان کے مطابق زبانوں کے معاملے پر بحث سے پہلے ریاست کے بنیادی تعلیمی نظام پر توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے این جی او پرتھم فاؤنڈیشن کی سالانہ تعلیمی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو طلباء کی ریاضی، سائنس اور زبانوں میں کارکردگی پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ سولے نے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی کو جلد بازی میں نافذ کرنا طلباء پر منفی اثر ڈالے گا، اور اساتذہ بھی اس اچانک تبدیلی کے لیے تیار نہیں ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اگر نئی تعلیمی پالیسی مراٹھی زبان کو کمزور کرنے کا سبب بنی، تو این سی پی (ایس پی) اس کی سخت مخالفت کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ مراٹھی کو ترجیح دی جانی چاہیے اور دیگر زبانوں کی صورت میں والدین کو اختیار ہونا چاہیے کہ وہ کون سی زبان منتخب کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مطابق کسی بھی زبان کو زبردستی نافذ کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مراٹھی ریاست کی مادری زبان ہے اور یہ پہلی ترجیح ہی رہنی چاہیے۔ سپریہ سولے نے پونے کے دینا ناتھ منگیشکر اسپتال میں پیش آنے والے ایک حساس واقعے کا بھی ذکر کیا، جہاں مبینہ طور پر 10 لاکھ روپے کی رقم جمع نہ کروانے پر ایک حاملہ خاتون کو داخلہ دینے سے انکار کیا گیا، جس کے باعث اس کی موت واقع ہوئی۔ اس واقعے پر ساسون جنرل اسپتال کی رپورٹ کو انہوں نے جانبدار قرار دیتے ہوئے کہا کہ رپورٹ اسپتال اور گائناکالوجسٹ کو بچانے کی کوشش کرتی ہے، اور اسے جلا دینا چاہیے"۔ انہوں نے ریاستی حکومت کی جانب سے ریٹائرڈ بیوروکریٹ پروین پردیشی کو وزیر اعلیٰ کا چیف اکنامک ایڈوائزر بنانے پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ جب پونے اور ممبئی جیسے شہروں میں کئی ماہرین معاشیات موجود ہیں تو پھر صرف ایک شخص کو یہ ذمے داری کیوں سونپی گئی۔ سولے نے مزید کہا کہ مہاراشٹر اس وقت مالی خسارے اور قرضوں کے بوجھ جیسے سنجیدہ معاشی چیلنجز سے دوچار ہے، جبکہ دیگر ریاستیں اس حوالے سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جل جیون مشن، سرمایہ کاری اور بجٹ انتظامات کے معاملے میں مہاراشٹر کا شمار ملک کی سرفہرست 5 یا 10 ریاستوں میں نہیں ہو رہا۔ انہوں نے کہا کہ جمعہ کو جاری کردہ رپورٹ سے یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ بہترین کارکردگی والی ریاستیں ہمیشہ دوہری حکومتوں کے زیر اثر نہیں ہوتیں۔

واضح رہے کہ ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا نے الزام عائد کیا ہے کہ بی جے پی اور اس کی اتحادی حکومت مراٹھی زبان کو پیچھے دھکیل کر ہندی کو زبردستی مسلط کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جو کہ ریاست کے عوام کی ثقافت اور شناخت کے خلاف ہے۔ "یہ مہاراشٹرا ہے، یہاں مراٹھی ہماری ماتر بھاشا (مادری زبان) ہے۔ ہندی کا احترام اپنی جگہ، مگر مراٹھی کو نظر انداز کرنا عوامی جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے۔" بی جے پی نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کسی زبان کے خلاف نہیں بلکہ پورے ملک کو جوڑنے والی ہندی زبان کو فروغ دینے کی کوشش کر رہی ہے۔

فڑنویس کا انتباہ: ہندی اور مراٹھی کی مخالفت برداشت نہیں ہوگی

اورنگ آباد۔ (یو این آئی) مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ہفتے کے روز اورنگ آباد میں ایک سخت بیان دیتے ہوئے کہا کہ ریاست میں ہندی اور مراٹھی زبانوں کی مخالفت کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہے، جبکہ انگریزی کی حمایت کا رجحان ناقابل فہم اور ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مراٹھی ریاست کی سرکاری زبان ہے، اور اس کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کی سختی سے مخالفت کی جائے گی۔ فڑنویس نے ذرائع ابلاغ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ حیرت کی بات ہے کہ کچھ حلقے نہ صرف مراٹھی بلکہ ہندی زبان کے خلاف بھی محاذ آرا ہیں، جبکہ وہی لوگ انگریزی کی کھلے عام حمایت کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انگریزی کے خلاف کبھی کوئی آواز بلند نہیں کی جاتی، مگر مراٹھی اور ہندی پر تنقید کا سلسلہ جاری ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے دوٹوک انداز میں کہا کہ حکومت ایسی ذہنیت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ مہاراشٹر حکومت پہلے ہی قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) کے نفاذ کی سمت میں قدم بڑھا چکی ہے، اور ریاست میں مراٹھی زبان کو لازمی مضمون کے طور پر نافذ کرنے کا فیصلہ پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔ ان کے مطابق مراٹھی زبان ہر شہری کو سیکھنی چاہیے، اور اس کے ساتھ دیگر زبانیں سیکھنے کی بھی آزادی موجود ہے، لیکن مراٹھی کی مخالفت ناقابل قبول ہے۔

مرشدآباد تشدد: دھاپا واٹر توسیعی پروجیکٹ کا کام متاثر

کلکتہ۔ (یو این آئی) مرشدآباد میں تشدد اور ہنگامہ کی وجہ سے کلکتہ میونسپلٹی کے دھاپا واٹر پروجیکٹ کے توسیعی پروجیکٹ کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ میئر فرہاد حکیم نے جمعرات کو مشرقی میٹروپولیٹن بائی پاس پر دھاپا میں کلکتہ میونسپلٹی کے "جئے ہند واٹر پروجیکٹ" کے توسیعی کام کا جائزہ لیا۔ یہ پروجیکٹ لیبر فورسیز کی قلت کا سامنا کر رہا ہے۔ پروجیکٹ کے عہدیداروں اور ٹھیکیداروں نے میئر کو بتایا کہ مرشدآباد میں تشدد کی وجہ سے مزدوروں کی آمد روک دی گئی ہے۔ صورتحال کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے میئر نے دیگر ریاستوں یا ریاست کے دیگر علاقوں سے کارکنوں کو لا کر کام کو جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ کلکتہ میونسپل کارپوریشن کے ایک ذرائع کا کہنا ہے کہ مرشدآباد میں بدامنی کی وجہ سے اب مالدہ اور مرشدآباد اضلاع سے مزدور نہیں آ رہے ہیں۔ ان مزدوروں کو عید منا کر واپس آنا تھا مگر اس درمیان مرشدآباد میں تشدد کی وجہ سے یہ مزدور واپس نہیں آئے۔ تشدد کے واقعات کی وجہ سے وہ ابھی اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر کلکتہ واپس آنے سے قاصر ہیں۔ نتیجتاً دھاپا واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کی توسیع کا کام مناسب رفتار سے آگے نہیں بڑھ رہا۔ تاہم میونسپل حکام اس منصوبے کو اگلے سال کے اوائل میں مکمل کرنے اور اسمبلی انتخابات سے قبل اس کا افتتاح کرنے کے ہدف کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔

میوات میں تبلیغی جماعت کا تین روزہ جلسہ آج سے

نوح (ایجنسی) ہریانہ کے نوح ضلع (علاقہ میوات) کے فیروزپور جھرکہ میں آج سے تین روزہ تبلیغی جماعت کے جلسے کا انعقاد ہونے جا رہا ہے۔ جلسے میں جماعت کے امیر مولانا سعد بھی شرکت کریں گے۔ اس میں مختلف ریاستوں کے تقریباً 15 لاکھ لوگوں کے شریک ہونے کا امکان ہے۔ جلسے کو لے کر انتظامیہ کے ساتھ میٹنگیں کی گئیں ہیں اور ساتھ ہی مقامی لوگوں سے بھی تعاون طلب کیا گیا ہے۔ کمیٹی کے ارکین نے بتایا کہ جلسہ کی سبھی تیاریاں پوری کر لی گئی ہیں۔ کمیٹی کے مطابق تقریباً 21 ایکڑ زمین پر پنڈال لگایا گیا ہے، جبکہ 100 ایکڑ سے زیادہ زمین کو بیٹھنے کے لیے محفوظ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ٹریفک نظام کے لیے شہر کے سبھی اطراف میں 20-20 ایکڑ پارکنگ بنائی گئی ہے۔ جلسہ مقام کے آس پاس آمدورفت کی سبھی سرگرمیوں کو بند رکھا جائے گا، صرف پیدل ہی لوگ آ سکیں گے اور جا سکیں گے۔ پنڈال کے باہر ٹریفک کو لے کر پولیس کے جوان بھی تعینات کیے جائیں گے۔ پنڈال کے اندر کا انتظام جماعت سے جڑے رضاکار سنبھالیں گے۔

دہلی مکان حادثہ: وزیر اعلیٰ کا ہلاک شدگان سے اظہار تعزیت

ریکھا گپتا نے واقعہ کو افسوسناک قرار دیا، قصورواروں کے خلاف کارروائی کی یقین دہانی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے شمال مشرقی دہلی کے دیال پور تھانہ علاقے میں کل دیر رات چار منزلہ عمارت کے منہدم ہونے کے افسوسناک واقعہ میں ہلاک ہونے والے لوگوں کے تئیں تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے ردعمل میں محترمہ گپتا نے کہا مصطفیٰ آباد میں عمارت گرنے کے المناک حادثہ سے دل کو بہت دکھ ہوا ہے۔ واقعے کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا۔ دہلی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی ایم اے)، نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس (این ڈی آر ایف) اور دیگر امدادی ایجنسیاں (ایف آئی آر ڈی ایف) اور دیگر امدادی ایجنسیاں شامل ہیں۔ تمام زخمیوں کے مناسب علاج کے لیے ریسکیو آپریشنز کیے گئے ہیں۔ اس دوران دہلی پولیس نے ایک بیان جاری کر کے ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی اطلاع دی ہے۔ شمال مشرقی ضلع پولیس کے بیان کے مطابق "18 اپریل 2025 کو دیر رات تقریباً 3:02 بجے، پولیس اسٹیشن دیال پور کو گلی نمبر 1، شکتی وہار میں ایک عمارت کے گرنے کی اطلاع ملی، موقع پر پہنچ کر پتہ چلا کہ تحسین ولد یاسین کی چار منزلہ عمارت جس میں مبینہ طور 22 افراد پھنسے ہوئے تھے۔" بیان میں مزید کہا گیا ہے "این ڈی آر ایف، ڈی ایف ایس اور ایمبولینس سروسز کو فوری طور پر بلایا گیا اور امدادی کارروائیاں شروع کی گئیں۔ اب تک 14 افراد کو بچا کر جی ٹی بی اسپتال پہنچایا گیا، جہاں ان میں سے چار کو ڈاکٹروں نے مردہ قرار دے دیا۔ سینئر حکام موقع پر موجود ہیں۔ شمال مشرقی ضلع کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق مرنے والوں میں چاندنی (23 سال)، ریشما (38)، دانش (23) اور نوید (17) شامل ہیں۔ زخمیوں میں 25 ماہ کی چاند، 4 ماہ کی شان، 2 ماہ کی ثانیہ، 45 ماہ کا شاہد، 38 ماہ کی ریحانہ، 19 ماہ کی نیہا، 45 ماہ کا احمد، 20 ماہ کا الفاظ کے علاوہ 17 سالہ عالیہ اور 15 سالہ تنوار 58 سالہ زینت شامل ہیں۔

اس موقع پر مسٹر بشت نے کہا کہ وہ علاقے میں جاری غیر قانونی تعمیرات کا مسئلہ مسلسل اٹھا رہے ہیں اور حکومت علاقے کی ہمہ گیر ترقی کے لیے پرعزم ہے تاکہ عوام کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ دہلی حکومت اس المناک واقعے کے متاثرہ خاندانوں کے ساتھ اپنی پوری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور ہر سطح پر مدد فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

مرشدآباد میں ترنمول کانگریس نے تنظیمی طور پر تحقیقات شروع کی

کلکتہ۔ (یو این آئی) مرشدآباد کے جنگی پور، سوتی، دھولیان، شمشیر گنج اور فرکا میں گزشتہ ہفتے ہوئے فرقہ وارانہ تصادم سے ترنمول کانگریس اندرونی طور پر پریشان ہے۔ گرچہ اس ہفتے امن قائم ہو چکا ہے۔ اس لئے صحیح صورت حال کا جائزہ لینے کیلئے ترنمول کانگریس نے تنظیمی طور پر تحقیقات شروع کر دی ہے۔ آج تمام متاثرہ علاقے میں ترنمول کانگریس نے وفد بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ وفد کا بنیادی مقصد پارٹی اور انتظامیہ کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا، شورش زدہ علاقوں میں امن بحال کرنا اور اس واقعہ کی 'حقیقت' کے بارے میں منظم انداز میں پارٹی کو آگاہ کرنا ہے۔ مرشدآباد ترنمول کے ایک ذرائع نے بتایا کہ وفد کے ارکان ہر علاقے میں جا رہے ہیں اور پارٹی کے تمام دھڑوں کے لیڈروں سے الگ الگ ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ ترنمول کی اعلیٰ قیادت یہ جاننا چاہتی ہے کہ آیا اس فساد میں پارٹی کا کوئی لیڈر براہ راست یا بالواسطہ طور پر ملوث تھا یا نہیں۔ ترنمول کانگریس کے ایک ذرائع نے بتایا کہ مرشدآباد میں حالات خراب ہونے کے بعد سے ہی پارٹی کی اعلیٰ قیادت نے مقامی لیڈروں سے بات کر کے اس معاملے کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ تمام معاملات میں پارٹی کے ایک دھڑے کے رہنماؤں نے دوسرے دھڑے کے رہنماؤں کے خلاف بات کی ہے اور تمام تر ذمہ داری مخالف دھڑے پر ڈال دی ہے۔ ایسی صورتحال کو دیکھ کر پارٹی نے مرشدآباد کے کشیدہ علاقوں میں ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وفد سے مقامی رہنماؤں سے بات کرنے کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پولیس اور انتظامیہ سے مسلسل رابطہ رکھ کر امن کی بحالی کے لیے کیا اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ اگر کسی بھی معاملے میں فوری فیصلے کی ضرورت ہو تو وفد کے ارکان مقامی پولیس اور انتظامیہ سے بات کر کے اس فیصلے پر جلد عمل درآمد کر سکیں گے۔ پارٹی رہنماؤں اور پولیس اور انتظامیہ کے ساتھ مل کر کارروائی کرنے کے علاوہ وفد کے ارکان کو علاقے میں منعقد ہونے والی تمام امن کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کے لیے بھی کہا گیا ہے۔ پارٹی کے ایک اعلیٰ رہنما نے ہدایت دی ہے کہ کوئی بڑا فیصلہ کرتے وقت حالات کا صحیح تجزیہ کرنے اور اعلیٰ قیادت سے بات چیت کے بعد انتظامیہ کے ذریعے اس پر عمل درآمد کیا جائے۔

مہاراشٹر کے سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کو پہننی ہوگی یونیفارم

ممبئی۔ (یو این آئی) مہاراشٹر میں سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کے لیے یونیفارم زیر غور ہے اور جلد ہی ریاستی حکومت اس سلسلے میں ایک ہدایت جاری کرے گی۔ ریاستی محکمہ تعلیم کے ذرائع نے ہفتہ کو یہ بات بتلائی۔ اس سلسلے میں ریاست کے اسکولی تعلیم کے وزیر دادا بھوسے نے پہلے اشارہ کیا تھا کہ محکمہ اسکول ایجوکیشن ایسے اقدام پر غور کر رہا ہے جہاں ضلعی حکام سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کے لیے یونیفارم کا فیصلہ کر سکیں۔ اگرچہ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے، بھوسے نے کہا، "ہم ایسی پالیسی لانے کے امکان کو دیکھ رہے ہیں۔ لیکن فی الحال محکمہ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کر رہا ہے۔ حکومت ریاست بھر کے اساتذہ کے لیے کسی ایک یونیفارم کا فیصلہ نہیں کرنے والی ہے۔ لیکن ہم اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ کیا اساتذہ کے لیے یونیفارم کا فیصلہ ضلع یا تعلقہ کی سطح پر کیا جا سکتا ہے، تاکہ تدریسی برادری یا مقامی طور پر کسی گاؤں میں انکی ایک منفرد شناخت ہو۔

فتح پور روڈ حادثہ: کار سڑک کنارے کھڑے ڈمپر سے ٹکرا گئی

4 جاں بحق، خاتون سمیت 2 زخمی، ڈسٹرکٹ اسپتال ریفر

فتح پور:19 اپریل (پی این ایس) ہفتہ کی صبح فتح پور ضلع میں کانپور- پریاگ راج شاہراہ پر کھاگا کوتوالی علاقے میں سوجانی پور چوراہے کے قریب، ایک تیز رفتار کار پیچھے سے سڑک کے کنارے کھڑے ایک ڈمپر سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں کار میں سوار چار افراد موقع پر ہی جاں بحق جبکہ ایک خاتون سمیت دو افراد زخمی ہوگئے۔ حادثے کی آواز سن کر مقامی لوگ موقع پر پہنچ گئے اور پولیس کو اطلاع دی۔ سبھی کو ایمبولینس کے ذریعے سی ایچ سی ہردولایا گیا۔ چار کار سواروں کو یہاں مردہ قرار دیا گیا اور دو کو ضلع اسپتال بھیجا گیا۔ حادثے میں ہلاک ہونے والے جوڑے رات 10 بجے جھانسی سے پریاگ راج میں اپنے بیٹے کی راکھ کو ڈبونے کے لیے نکلے تھے۔ جھانسی کے شہر اور ضلع کے دین دیال نگر کے رہنے والے رام کمار شرما (55)، اس کی بیوی کملیش بھارگو (50)، رشتے دار شبھم (35)، گروسرائے جھانسی، پاراگ چوبے (50)، آدتیہ کی بیوی چارو (35) اور 12 سالہ کشویک کاشویک کی کار ریش پر اسے اگرا میں جا رہے تھے۔ (رام کمار کا بیٹا)۔

ہفتہ کی صبح تقریباً ساڑھے چار بجے جیسے ہی کار کھاگا کوتوالی کے سوجانی پور چوراہا کے ہنومان مندر کے پاس پہنچی تو پیچھے سے ہائی وے کے کنارے کھڑے ایک ڈمپر سے ٹکرا گئی۔ حادثے کی تیز آواز سن کر آس پاس کی دکانیں چلانے والے لوگ باہر نکل آئے اور پولیس کو حادثے کی اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر ایمبولینس بلائی اور سب کو باہر نکال کر سی ایچ سی بھیج دیا۔

اسپتال میں جانچ کے بعد ڈاکٹر نے کار میں سوار رام کمار، ان کی بیوی کملیش بھارگوا، رشتہ دار شبھم اور پیراگ چوبے کو مردہ قرار دیا۔ اس دوران زخمی چارو اور کاشویک کو ابتدائی طبی امداد کے بعد ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ حادثے کے بعد ڈمپر ڈرائیور گاڑی سمیت وہاں سے فرار ہو گیا۔ انسپکٹر کھگا ہیمنت کمار مشرا نے بتایا کہ حادثے کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ لاشوں کو فتح پور کے مردہ خانہ میں بھیج دیا گیا ہے۔

لواحقین ابھی تک نہیں پہنچے، شکایت ملنے پر رپورٹ درج کرائی جائے گی۔ بتایا جا رہا ہے کہ آنجہانی رتن کمار کا بیٹا آدتیہ اور اس کی بیوی کملیش 14 اپریل کو مدھیہ پردیش کے اومکاریشور سیاحتی مقام پر گئے تھے اور وہیں دریا میں ڈوب کر ان کی موت ہوگئی۔ تلاش کے بعد، اس کی لاش 17 اپریل کو برآمد ہوئی۔ خاندان نے 17 اپریل کو اس کی آخری رسومات ادا کیں اور 18 اپریل کو وہ راکھ کے ساتھ جھانسی سے رات 10 بجے پریاگ راج کے لیے روانہ ہوئے۔

مہوبہ میں خوفناک سڑک حادثہ: ہائی وے پر کار پیچھے سے ٹرک سے ٹکرا گئی، جوڑے سمیت تین افراد ہلاک

کانپور-ساگر ہائی وے پر باری پورہ گاؤں کے قریب، ایک کار پیچھے سے ٹرک سے ٹکرا گئی جب ٹرک نے اچانک بریک لگائی۔ اس دوران پیچھے سے آنے والے ایک اور ٹرک نے بھی کار کو ٹکر مار دی۔ حادثے میں جوڑے سمیت تین افراد موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ جبکہ کار چلانے والا بیٹا شدید زخمی ہو گیا۔ کار میں سوار افراد رائے بریلی سے مدھیہ پردیش کے ساگر میں اپنے رشتہ داروں کے گھر واپس آ رہے تھے۔ مرنے والوں میں ستیش (68)، اس کی بیوی ارمیلا (56) اور بہو موہنی (32) شامل ہیں۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر تفتیش کی۔ حادثے کے بعد شاہراہ پر تقریباً ایک گھنٹے تک ٹریفک کا نظام درہم برہم رہا۔ حادثہ ہفتہ کی شام تقریباً 30.5 بجے پیش آیا۔

"غار حراء کے پیغام" کو عام کریں! یعقوب بلند شہری

تقویٰ اور پاکیزگی کے علمبردار امام بخاری! مفتی مجیب

سہارنپور19 اپریل (احمد رضا) ملک کی سرزمین پر دینی مدارس اسلامیہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ قرآنی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے میں سرگرم تعلیم نسواں ادارہ جامعۃ الطیبات حبیب گڑھ میں آج بخاری شریف کی روحانی تقریب کے افتتاحیہ موقع پر ایک پر وقار نشست منعقد کی گئی جس کی صدارت آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے چیئرمین و جامعۃ الطیبات کے ناظم حضرت مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے فرمائی آج طالبات کو بخاری شریف کا افتتاحی درس جامعہ ہذا کے شیخ الحدیث مفتی مجیب الرحمن مظاہری نے دیا حدیث مبارکہ کے آغاز میں مفتی مجیب الرحمٰن نے کہا کہ "امام بخاری بیحد متقی، ملنسار، پاکیزہ اور دینی تعلیمات کی مکمل آئینہ دار شخصیت کے علمبردار تھے" آپنے اللہ تعالیٰ کے کلام اللہ شریف کو سب سے برتر تسلیم کرتے ہوئے خد کو تعلیم قرآن مجید کے مطابق ڈھالا آپنے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی آپنے اپنی پہلی حدیث مبارکہ میں لکھا "انما الاعمال بہ النیات" لائے تاکہ اعمال کے اندر وزن اخلاص نیت سے پیدا ہوسکے انہوں نے کہا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اگر اعمال میں نیت خالص ہوگی تو عمل عنداللہ مقبول ہوگا اور اگر نیت فاسد ہوئی مثلاً عمل سے نیت میں ریاکاری ہو تو وہ عمل عند اللہ مردود ہوگا انہوں نے ہر نیک اعمال کو اخلاص نیت کے ساتھ کرنے پر زور دیا اور ریاکاری سے بچنے کی تلقین کی اس افتتاحی مجلس کی صدارت کرتے ہوئے ناظم جامعہ حضرت مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے طالبات کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ غار حرا کا پیغام اقراء سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہم پڑھیں اور تعلیم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں کیوں کہ تعلیم ہی انسانیت کا زیور ہے اس زیور سے مکمل آراستہ ہونے کیلئے علم دین کے حصول میں خوب محنت و جد جہد کریں اور اپنے معلمین و معلمات و دیگر علوم سے متعلقہ چیزوں کا ادب کریں کیوں کہ "با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب" آخر میں موصوف ہی کی دعاء پر افتتاحی مجلس اختتام کو پہونچی اس بابرکت مجلس میں جامعہ کی جمیع طالبات و معلمات کے علاوہ مولانا محمد ذاکر مظاہری، قاری شاہجہاں، مولانا سعود الظفر مظاہری، قاری عبد السبحان رحمانی، اور جامعہ کی پرنسپل کریم بانو، ناظمہ جامعہ محترمہ عائشہ صدیقہ، اور جامعہ کی معلمات میں رابعہ افتخار، گلستاں رکن الدین، دانشتہ عاقل، عادلہ راشد، شناء جبیں، عافیہ رحمٰن، وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں!

نیل گائے کی ٹکر سے موٹر سائیکل سوار زخمی

دیوبند19 / اپریل (فیروز خان) دوپہر کے وقت سیڑکی جھبریڑا روڈ پر نندن پور گاؤں کے قریب نیل گائے سے ٹکرانے کے بعد بائک پر سوار ایک نوجوان زخمی ہوگیا۔ پولیس نے زخمی کو علاج کے لئے ہسپتال پہنچا دیا۔ جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد کے بعد اس کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے اسے ضلع ہسپتال ریفر کر دیا۔ اطلاع کے مطابق نندن پور کے رہنے والے ونے کمار دوپہر کے وقت بذریعہ بائک کسی کام سے جھبریڑا آئے تھے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ بائک سے گاؤں لوٹ رہے تھے تو گاؤں کے قریب ایک نیل گائے سے ان کی بائک ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں وہ شدید طور پر زخمی ہو گئے۔

دینی مدارس میں پیشہ ورانہ تعلیم وقت کا تقاضا ہے!

جامعہ عارفیہ میں این آئی او ایس سنٹر اور نئے تعلیمی سال کے افتتاح کے موقع پر وفیسر مظہر آصف کا اظہار خیال

سید سرواں، الہٰ آباد (پریس ریلیز) جامعہ عارفیہ، خانقاہ عارفیہ، سید سرواں میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ (NIOS) کے اسٹڈی سنٹر کا باقاعدہ افتتاح بروز جمعہ، ایک پروقار تعلیمی تقریب کے دوران عمل میں آیا۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی پروفیسر مظہر آصف، وائس چانسلر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے فیتہ کاٹ کر سینٹر کا افتتاح فرمایا۔

دوسرے دن صبح دس بجے سید حقانی جامع مسجد میں ناظم جامعہ مولانا حسن سعید صفوی نے کتب احادیث کے درس کے ساتھ نئے تعلیمی سال کا آغاز فرمایا۔ اس موقع سے اپنے صدارتی کلمات میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شیخ الجامعہ پروفیسر مظہر آصف نے تعلیم و تربیت کے حوالے سے پر مغز خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ تعلیم کے ساتھ ادب و تہذیب کی بڑی اہمیت ہے، جو ہمیں اس ادارے میں نظر آتا ہے۔ پروفیسر موصوف جو نئی تعلیمی پالیسی کی تشکیل میں بھی شامل رہے ہیں، نے جامعہ عارفیہ میں این آئی او ایس کے سینٹر کے افتتاح سے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مدارس کے طلبہ کو پیشہ ورانہ تعلیم سے جوڑنا بھی وقت کا تقاضا ہے، تاکہ وہ اپنی زندگی میں معاشی مشکلات سے دوچار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مدارس کے فارغین اب آئی اے ایس، آئی پی ایس افسر بن رہے ہیں، مختلف نئے میدانوں میں قدم رکھ رہے ہیں۔ اس لیے انہیں کسی احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پروفیسر موصوف نے خانقاہ عارفیہ و جامعہ عارفیہ کی علمی، تعلیمی، تربیتی و روحانی و انسانی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آ کر دل کو سکون ملا اور ان شاء اللہ یہ تعلق آئندہ بھی قائم رہے گا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خانقاہ عارفیہ ایک ایسا تعلیمی و تربیتی ادارہ ہے جہاں جاہل کو عالم، عالم کو عارف اور عارف کو عاشق بنایا جاتا ہے۔

اس تقریب کی نظامت مفتی آفتاب رشک مصباحی نے کی۔ تقریب کا آغاز قاری سرفراز کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد محمد ذکا نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ترانہ جامعہ پیش کیا۔ افتتاحی خطاب ڈاکٹر ذیشان احمد مصباحی نے کیا۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر فیض اللہ خان (ممبر این آئی او ایس) نے وائس چانسلر صاحب کا تعارف کرایا اور ان کی خدمت میں خیر مقدمی کلمات پیش کیے۔ آخر میں مولانا حسن سعید صفوی صاحب نے شیخ الجامعہ کا شکریہ ادا کیا اور صاحب سجادہ خانقاہ عارفیہ داعی اسلام شیخ ابوسعید شاہ احسان اللہ محمدی صفوی کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔

اس تقریب میں جامعہ عارفیہ کے اساتذہ وطلبہ اور ذمہ داران کے علاوہ شہر و اطراف سے سماجی شخصیات نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی، جن میں ڈاکٹر عرفان نجف علیمی مدیر ماہ نامہ نوائے طب و صحت، جناب شکیل الرحمٰن خان گیسٹ فیکلٹی جامعہ ملیہ اسلامیہ اور محترم شوکت چشتی، دربھنگہ بہار وغیرہ کے اسما اہم ہیں۔

علی گڑھ الومنئی ایسوسی ایشن آف اٹلانٹا کی .فاہی و تعلیمی خدمات کا امریکی ریاست جارجیا کی جنرل اسمبلی نے اعتراف کیا، اعزاز سے نوازا

علی گڑھ، 19 اپریل: علیگڑھ الومنئی ایسوسی ایشن آف اٹلانٹا کو امریکی ریاست جارجیا کی جنرل اسمبلی کے دونوں ایوانوں ایوانِ نمائندگان اور سینیٹ نے باضابطہ طور پر تسلیم کرتے ہوئے اعزاز سے نوازا، جو اے ایم یو برادری کے لئے ایک قابل مسرت لمحہ ہے۔ جارجیا ریاست کے نمائندے میٹ ریوز نے اس سلسلہ میں ایک باضابطہ قرارداد پیش کی، جس میں ایسوسی ایشن کی جانب سے ثقافتی ورثے کے تحفظ، تعلیمی اقدامات کے فروغ اور کمیونٹی جذبے کے احیاء کے لیے کی گئی کوششوں کو سراہا گیا۔ اس سے متعلق ایک توصیفی سند، ایسوسی ایشن کے سالانہ عیدالفطر فیملی پکنک کے موقع پر منعقدہ خصوصی تقریب میں پیش کی گئی۔

ایسوسی ایشن کے سکریٹری اور فیڈریشن آف علیگڑھ الومنئی ایسوسی ایشنز آف نارتھ امریکہ (ایف اے اے اے) کے صدر ڈاکٹر نوشاد خان غلزئی نے کہا کہ یہ اعزاز اس بات کی توثیق کرتا ہے کہ اے ایم یو کے سابق طلبہ امریکہ بھر میں مسلسل مثبت اثرات مرتب کر رہے ہیں۔

جارجیا اسٹیٹ سینیٹ نے ایک علیحدہ قرارداد منظور کی، جس میں علیگڑھ الومنئی ایسوسی ایشن آف اٹلانٹا کو تعلیم، کمیونٹی سروس اور اٹلانٹا کے سب سے بڑے ثقافتی اجتماع کے انعقاد کے لئے سراہا گیا۔ ایسوسی ایشن کے صدر جناب علی نے اس اعزاز کو اہم قرار دیا جبکہ نائب صدر جناب نوید تنظیم، خازن جناب سمیر انصاری، اور سابق صدر ڈاکٹر شعیب احمد نے جارجیا اسٹیٹ سینیٹر مسٹر شیخ رحمان کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے اس قرارداد کی بھرپور حمایت کی۔

اے ایم یو الومنئی افیئرز کمیٹی کے چیئرمین پروفیسر سرتاج تبسم نے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ جارجیا اسٹیٹ کی قانون ساز اسمبلی کے دونوں ایوانوں کی جانب سے یہ اعتراف نہ صرف علیگڑھ الومنئی ایسوسی ایشن آف اٹلانٹا کی شاندار خدمات کو اجاگر کرتا ہے بلکہ یہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کی علمی و ثقافتی خدمات اور اس کی عالمی میراث کا بھی ثبوت ہے۔

فلم پروڈیوسر اور ہدایت کار انوراگ کشیپ کا پتلا نذر آتش

پریاگ راج۔ (یو این آئی) بالی ووڈ کے فلم پروڈیوسر، ہدایت کار اور اسکرین رائٹر انوراگ کشیپ کے برہمن برادری پر کیے گئے قابل اعتراض ریمارکس کے خلاف احتجاج میں سبھاش چوک پر ان کا پتلا جلایا گیا۔ برہمن سماج ایڈوکیٹ ایسوسی ایشن یونٹ کے کارکنوں نے مسٹر کشیپ کے خلاف نعرے لگائے اور کہا کہ وہ برہمن سماج پر بار بار سخت تبصرے کرنا بند کریں، یہ کسی بھی حال میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کارکنوں کا کہنا تھا کہ ایک اچھے پروڈیوسر اور ڈائریکٹر کو اپنے سامعین کی حساسیت کا خیال رکھنا چاہیے۔ انہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ناظرین ہی کسی بھی فلم کو آسمان سے فرش تک لے جاتے ہیں۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے وکیل اور الہ آباد یونیورسٹی کے سابق اسٹوڈنٹ لیڈر آشیش تیواری نے کہا کہ چاہے انوراگ کشیپ ہوں یا کسی اور مذہب، ذات یا طبقے کے لوگ، اگر وہ برہمن سماج پر اس طرح کے نازیبا تبصرے کرتے رہے تو انہیں اس کے نتائج بھگتنے ہوں گے۔ انوراگ کشیپ کو پریاگ راج آنے پر پتہ چلے گا کہ برہمن سماج پر قابل اعتراض تبصرہ کرنے والے کا کیسے استقبال کیا جاتا ہے، وہ یاد رکھیں گے۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے وکیل اور الہ آباد یونیورسٹی کے سابق اسٹوڈنٹ لیڈر آشیش تیواری نے کہا کہ انوراگ کشیپ کے برہمن برادری کے تضحیک آمیز تبصرے کے بعد برہمن برادری نے مہاراشٹر سمیت پورے ملک میں ان کے خلاف احتجاج شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے انوراگ کشیپ کو خبردار کیا کہ اگر وہ برہمن برادری کے بارے میں اپنے تبصروں پر معافی نہیں مانگیں گے تو ان کے خلاف احتجاج مزید تیز کر کے انہیں مناسب سبق سکھایا جائے گا۔

ہندو ہندی کی سیاست پر ٹھاکرے کی سرزنش

پریاگ راج۔ (یو این آئی) جنوبی ریاست تمل ناڈو میں ہندی پر حالیہ تنازعہ ابھی پوری طرح سے تھم نہیں پایا تھا کہ اب مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے کے "ہندو اور ہندی" والے بیان پر سنتوں نے ان کی سرزنش کرتے ہوئے انہیں تنازعات سے بچنے کا مشورہ دیا۔ شرنگاور پور پیٹھادھیشور جگد گرو رامانوجاچاریہ سوامی نارائن چاریہ شانڈلیا مہاراج نے راج ٹھاکرے اور شیوسینا کے سربراہ ادھو ٹھاکرے کو ہندی زبان پر سیاست نہ کرنے کی سخت وارننگ دی ہے اور خبردار کیا ہے کہ اگر ٹھاکرے برادران بھارت ماتا اور ہندو اور ہندی کے خلاف زہر اگلنے کی کوشش کریں گے تو انہیں بھی مہاراشٹر سے باہر جانا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو مغل دور میں اس کی چاپلوسی کرتے تھے۔ اگر آج چھترپتی شیواجی مہاراج زندہ ہوتے تو وہ بھی اس بیان پر شرمندہ ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ ہندی سے ہندو ہے اور ہندو سے ہندی ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔ شانڈلیا مہاراج نے انہیں خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ہندی زبان بہترین تھی اور بہترین رہے گی۔ انہوں نے راج ٹھاکرے اور ادھو ٹھاکرے کو ہندی زبان پر سیاست نہ کرنے کی سختی سے تنبیہ کی اور تاکید کی کہ وہ ہندی زبان سے متعلق کسی بھی قسم کے تنازعہ سے گریز کریں۔ انہوں نے کہا کہ مراٹھی بھی ہماری زبان ہے اور ہم نے اسے کبھی مختلف نہیں سمجھا لیکن ہندی کے ساتھ امتیازی سلوک ٹھاکرے برادران کی کرپٹ ذہنیت کا نتیجہ ہے۔

مہا کمبھ کا اہتمام کرنے والے للوجی کے عارضی گودام میں زبردست آگ، 18 فائر ٹینڈروں نے آگ پر قابو پالیا

پریاگ راج۔ (یو این آئی) اتر پردیش کے پریاگ راج میں شاستری پل کے درمیان کالی روڈ پر واقع کمبھ میلے کا اہتمام کرنے والے للوجی ٹینٹ ہاؤس کے عارضی گودام میں لگی زبردست آگ پر کافی کوششوں کے بعد قابو پالیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (شہر) ابھیشیک بھارتی نے بتایا کہ صبح 7 بجے اطلاع ملی کہ کالی روڈ پر واقع مہا کمبھ کا اہتمام کرنے والے للو جی کے عارضی گودام میں آگ لگ گئی۔ اطلاع ملنے کے بعد کئی اعلیٰ انتظامی افسران موقع پر پہنچ گئے۔ آگ نے گودام میں رکھی بانس کی لاٹھی، خیمہ کے پردے، لحاف، گدے، کرسیاں، میزیں اور پلائیووڈ میں آگ لگ گئی ہے۔ فائر آفیسر آر کے پانڈے نے بتایا کہ سول لائنز، ہنڈیا، میجا، کوراؤن، نینی، پرتاپ گڑھ، کوشامبی کے 18 فائر انجنوں کی مدد سے کافی محنت کے بعد چھ گھنٹے کے بعد آگ پر پوری طرح قابو پالیا گیا۔ ان میں سے 14 فائر انجن فائر سروس کے تھے جبکہ چار آرمی فائر انجن تھے۔ آگ کے شعلے اور دھواں دور سے نظر آ رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گودام کے اندر سے للوجی اینڈ سنز کے 20 ملازمین کو بحفاظت نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے چیف فائر آفیسر آر کے پانڈے، فائر آفیسر راجیش کمار چورسیہ، فائر آفیسر II (فائر اسٹیشن نینی) مہتو، فائر مین اندراجیت، پردیپ کمار اور شیو مورت یادو جھلس گئے۔ آگ لگنے سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ انہوں نے کہا کہ آگ لگنے کے بعد گودام کے پیچھے تقریباً 500 لوگوں کی کچی بستی کو فوری طور پر خالی کرا لیا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ مہا کمبھ میلہ کے اختتام کے بعد تمام خیمہ کمپنیوں نے پریڈ گراؤنڈ میں اپنا سامان جمع کر لیا ہے، جہاں سے وہ آہستہ آہستہ سامان کو اپنے گودام میں بھیج رہے ہیں۔ ادھر پریڈ گراؤنڈ کالی روڈ پر واقع للوجی اینڈ سنز کے عارضی گودام میں آگ لگنے سے لاکھوں روپے کا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ مسٹر پانڈے نے کہا کہ آگ سے ہونے والے نقصان کا فوری اندازہ نہیں لگایا جا سکا ہے۔ تاحال لاکھوں روپے کا سامان جل کر تباہ ہو گیا ہے۔

سرکاری تالاب پر ناجائز قبضہ کا الزام

دیوبند19 / اپریل (فیروز خان) بڑگاؤں کے سرکاری تالاب پر ناجائز قابضین کے خلاف بے دخلی کی کارروائی کے برسوں بعد بھی انتظامیہ ناجائز قبضہ نہیں ہٹا سکی۔ ایک دیہی شخص نے وزیر اعلیٰ کو مکتوب لکھ کر کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ بڑگاؤں کا رہنے والا ویرپال سنگھ قصبے میں واقع ایک تالاب پر غیر قانونی تجاوزات کو ہٹانے کے لیے پچھلے ایک سال سے حکام کے چکر کاٹ رہا ہے۔ ویرپال کا کہنا ہے کہ تحصیلدار رام پور نے برسوں پہلے ناجائز قابضین کے خلاف بے دخلی کی کارروائی کی تھی۔ اس کے بعد بھی انتظامیہ ناجائز تجاوزات ہٹانے کو سنجیدہ نہیں ہے۔ ویرپال نے اس معاملے کو لے کر ضلع مجسٹریٹ سے شکایت کی تھی۔ شکایت پر ضلع مجسٹریٹ نے محکمہ کنسلیڈیشن کی ایک ٹیم تشکیل دی تھی اور معاملے کی جانچ کرنے کی ہدایت دی تھی۔ ضلع مجسٹریٹ کی ہدایت پر قانونگو جئے بھگوان اپنی ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچے۔ الزام ہے کہ قانونگو نے شکایت کنندہ سے یہ کہہ کر ریکارڈ فراہم کرنے کو کہا کہ ریکارڈ تحقیقات کے لیے دستیاب نہیں ہے اور بغیر کسی تفتیش کے واپس لوٹ گئے۔ متاثرہ نے وزیر اعلیٰ کو ایک فیکس ارسال کیا ہے جس میں محکمہ کنسلیڈیشن کی ٹیم پر ناجائز قابضین کے ساتھ ملی بھگت اور تحقیقات سے گریز کرنے اور ناجائز قابضین کے ذریعہ اس کو جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی دینے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

مدرسہ عربیہ معراج العلوم جونئر ہائی اسکول دیوبند میں سالانہ امتحان نتائج کا اعلان

دیوبند:19 / اپریل (فیروز خان) نیک نیتی کے ساتھ کئے جانے والے کاموں کے نتیجے ہمیشہ شاندار ہوتے ہیں۔ گلوبلائزیشن کے اس دور میں اعلیٰ و معیاری تعلیم لازمی ہوگئی ہے، ان خیالات کا اظہار دیوبند کے معروف ادارہ مدرسہ عربیہ معراج العلوم جونئر ہائی اسکول دیوبند میں امتحان کا نتیجہ آنے اور اسکول کے تمام طلبہ و طالبات کے امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونے پر منعقدہ اعزازی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے معروف ادیب و قلم کار سید وجاہت شاہ نے کیا۔ انھوں نے کہا کہ تعلیمی میدان میں نمایاں اور مثالی ترقی کیلئے اور بچوں کی تعلیم کیلئے منصوبہ بندی اور منزل کا تعین نہایت ضروری ہے تاکہ زندگی با مقصد اور کامیاب بن سکے۔ انھوں نے طلبہ و طالبات کو شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس ترقی یافتہ دور میں بلند عزائم اور مستقل مزاجی کے ساتھ تعلیم کے حصول کی منصوبہ بندی ضروری ہو چکی ہے۔ اسکول کے منیجر محمد ابراہیم، پرنسپل عائشہ، صدر مدرسہ ڈاکٹر سید منور علی اور دیگر اساتذہ نے ایل کے جی سے درجہ آٹھ تک امتیازی نمبرات حاصل کر پوزیشن لانے والے طلبہ و طالبات کو اعزازات اور سرٹی فکیٹ تقسیم کئے ساتھ ہی حال ہی میں بحیثیت اردو ٹیچر جونئر ہائی اسکول ساکھن کلاں بلاک دیوبند میں اپنی 30 سالہ تدریسی خدمات انجام دیکر سبکدوش ہونے والے معروف ادیب و قلم کار سید وجاہت شاہ کو ان کی تعلیمی خدمات کے اعتراف میں اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر نبیل مسعودی، دلشاد و قریشی، شاہد تیاگی، نفیس احمد، محمد اسماعیل، محمد اسحاق، صبیحہ، سمرین، فرحانہ اور بشریٰ سمیت اسکول کے تمام طلبہ و طالبات اور جملہ اسٹاف موجود رہا۔

'یونانی ڈاکٹروں کے مسائل اور حل' کے عنوان پر طبی کانگریس کی نیشنل کانفرنس

پریاگ راج۔ (یو این آئی) آل انڈیا یونانی طبی کانگریس اتر پردیش کی جانب سے پریاگ راج (الہ آباد) میں 27 اپریل 2025 کو 'یونانی ڈاکٹروں کے مسائل اور حل' کے عنوان پر یک روزہ نیشنل کانفرنس کا انعقاد پروفیسر مشتاق احمد کی صدارت میں ہوگا۔ آل انڈیا یونانی طبی کانگریس اتر پردیش کے صدر ڈاکٹر ایس ایم احسن اعجاز نے جاری بیان میں کہا کہ مجوزہ کانفرنس میں ملک بھر سے تقریباً 300 مندوبین شرکت کریں گے۔ مہمان خصوصی کے طور پر عالی جناب وقار انصاری صاحب (چیئرمین لوک عدالت پریاگ راج) اور مہمانان ذی وقار کے طور پر پروفیسر ایس ایم عارف زیدی (سابق ڈین جامعہ ہمدرد)، ڈاکٹر سکندر حیات صدیقی (سابق ڈائرکٹر یونانی، حکومت اتر پردیش)، پروفیسر نفاست علی انصاری (سابق پرنسپل اسٹیٹ تکمیل الطب کالج لکھنؤ)، پروفیسر وسیم احمد (پرنسپل گورنمنٹ یونانی میڈیکل کالج الہ آباد)، ڈاکٹر منوج کمار سنگھ (ڈی او، آیوروید اینڈ یونانی پریاگ راج) شریک ہوں گے جبکہ دہلی سے آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے سکریٹری جنرل ڈاکٹر سیّد احمد خاں، ڈاکٹر شکیل احمد، ڈاکٹر احسان احمد صدیقی، ڈاکٹر مرزا آصف بیگ، ڈاکٹر غیاث الدین صدیقی، ڈاکٹر فیضان احمد صدیقی، ڈاکٹر محمد عارف سیفی، حکیم محمد مرتضیٰ دہلوی اور محمد عمران قنوجی وغیرہ بھی شریک ہوں گے۔

گورکھپور کو اب کوئی بیماری کا مرکز نہیں کہتا: یوگی

اترپردیش نے خود کو ملک کی معیشت کے گروتھ انجن کے طور پر قائم کیا

لکھنؤ: 19 اپریل۔ اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے جمہوریت کو تقویت دینے میں میڈیا کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آئین میں صرف مقننہ، ایگزیکٹو اور عدلیہ کا ذکر آئینی طور پر کیا گیا ہے لیکن میڈیا نے خود ساختہ جمہوریت میں چوتھے ستون کا کردار ادا کیا ہے۔ آئینی اداروں کے ساتھ ساتھ میڈیا کو بھی ایمرجنسی کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اس وقت خالی صفحات شائع کرکے میڈیا نے یہ پیغام دیا کہ آواز کو دبانے کی کوششوں کے باوجود خاموش نہیں رہے گا۔ گزشتہ 20 سالوں میں میڈیا کی شکل بدل گئی ہے۔ پرنٹ کے بعد بصری اور اب ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا ایک انقلاب سے گزر رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ آج گورکھپور میں دینک جاگرن، گورکھپور کی گولڈن جوبلی تقریبات کے موقع پر منعقد دینک جاگرن سموادی گورکھپور پروگرام کا افتتاح کرنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سال 2017 کے بعد گورکھپور کی شناخت اتنی مضبوط ہوگئی ہے کہ آج کوئی بھی اس ضلع کو مافیا سے جوڑ کر بدنام نہیں کرسکتا۔ گورکھپور کو اب کوئی بیماری کا مرکز نہیں کہتا۔ اب یہاں نوجوانوں کی نقل مکانی کی بات نہیں ہوتی۔ آج گورکھپور اور مشرقی اترپردیش کے نوجوان شناخت کے محتاج نہیں ہیں۔ اس وقت گورکھپور ملک اور دنیا میں مشہور ہے۔ گورکھپور اب مچھروں، مافیا، ملیریا یا انسیفلائٹس کے لیے نہیں جانا جاتا بلکہ تعلیم، صحت، کاروبار اور روزگار کے مرکز کے طور پر جانا جاتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سال 2017 سے پہلے گورکھپور کو شناخت کے بحران کا سامنا تھا۔ یہاں رابطے کی کمی تھی۔ نوجوان نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ یہ افراتفری کا دور تھا۔ صنعتیں بند ہو رہی تھیں۔ ضلع سیلاب اور ملیریا اور انسیفلائٹس جیسی کئی بیماریوں کی لپیٹ میں تھا۔ ایک وقت تھا جب گورکھپور اور مشرقی اترپردیش مافیا کی گینگ وار کی لپیٹ میں تھے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اترپردیش نے خود کو ملک کی معیشت کے گروتھ انجن کے طور پر قائم کیا ہے۔ ڈبل انجن والی حکومت ریاست کے تمام طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے کام کر رہی ہے۔ اس سے قبل ریاست کے شہریوں کو شناخت کے بحران کا سامنا تھا۔ کسان خودکشی کرنے پر مجبور ہوگئے۔ غریب بھوک سے مر رہے تھے۔ خواتین اور تاجروں کو عدم تحفظ کا سامنا کرنا پڑا۔ سال 2017 سے پہلے ریاست کو ایک بیمار ریاست اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھا جاتا تھا۔ آج یہ ورثے اور ترقی کے شاندار سفر کا ایک بہترین نمونہ بن چکا ہے۔ آزادی کے بعد 70 سال کے سفر میں ریاست کی معیشت 12.75 لاکھ کروڑ روپے تھی، وہیں ڈبل انجن والی حکومت کی کوششوں سے صرف 8 سالوں میں اترپردیش کی معیشت 30 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ سال 2017 میں ریاست کی فی کس آمدنی 46 ہزار روپے تھی۔ اب یہ بڑھ کر 1.10 لاکھ روپے ہوگیا ہے۔ 1947 سے 1950 کے آس پاس، ریاست کی فی کس آمدنی قومی اوسط سے زیادہ تھی، لیکن 2017 میں یہ قومی اوسط کے ایک تہائی پر آگئی۔ ریاست میں وراثت کے تحفظ، عوامی بہبود اور ترقی کا سفر مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ ڈبل انجن والی حکومت نے 'ون ڈسٹرکٹ ون پروڈکٹ' اور 'ون ڈسٹرکٹ ون میڈیکل کالج' کی اسکیمیں دے کر اس ریاست کی شناخت کو بحال کیا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آزادی کے وقت اترپردیش کی معیشت اپنے عروج پر تھی لیکن آزادی کے بعد حکومتوں کے رویہ کی وجہ سے اس کی معیشت گرنے لگی۔ گزشتہ 08 سالوں میں 06 ایکسپریس ویز بنائے گئے ہیں اور 07 ایکسپریس ویز پر کام جاری ہے۔ ریاست کے 06 شہروں میں میٹرو سروس فراہم کی جارہی ہے۔ ریاست میں ہائی ویز کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے۔ یہاں بہترین بین ریاستی رابطہ ہے۔ ریاست میں پہلی تیز ریل اور پہلی اندرون ملک واٹروے سروس شروع ہوگئی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی میں 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس' صرف ایک نعرہ نہیں ہے بلکہ ملک اور ریاست کی ترقی کے سفر کو آگے بڑھانے کے لیے طاقت کا منتر ہے۔ ہمہ گیر ترقی کے سفر کے لیے ہمیں صرف قریب سے نہیں بلکہ ساتھ مل کر چلنا ہوگا۔ وزیر اعظم نے ملک کو سب سے بڑی معیشت بنانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ جب وہ وزیر اعظم بنے تو ہندوستان دنیا کی 11 ویں بڑی معیشت تھی، جب کہ آج ان کی قیادت میں ملک پانچویں بڑی معیشت بن چکا ہے۔ اگلے دو سالوں میں یہ دنیا کی تیسری بڑی معیشت بن جائے گی۔ آزادی کے صد سالہ سال 2047 تک ترقی یافتہ اور خود کفیل ہندوستان کے وزیر اعظم کے وژن کے پیش نظر ہمیں آنے والے چیلنجوں کا ایک ساتھ مل کر مقابلہ کرنا ہوگا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بدلے ہوئے اترپردیش میں پریاگ راج میں مہا کمبھ- 2025 کی دیوتا، شان، اچھے انتظام اور مہمان نوازی کے بارے میں بات چیت کی جارہی ہے۔ منی انڈیا کی صلاحیت کو پریاگ راج میں مہا کمبھ- 2025 کے دوران دیکھا گیا۔ 45 دن کے پروگرام کے دوران، 66 کروڑ عقیدت مند یہاں کے انتظامات اور مہمان نوازی سے متاثر ہوئے۔ وزیر اعلیٰ نے ایک گاؤں میں جنوبی ہندوستان کے عقیدت مندوں کی شاندار مہمان نوازی کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ مہا کمبھ میں ڈکیتی، اغوا، چھیڑ چھاڑ یا افراتفری کا ایک بھی واقعہ نہیں ہوا۔ ایک مثالی نظام اسی وقت ممکن ہے جب تمام لوگ مل کر سوچیں اور اس کے مطابق کام کریں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سال 2014 سے پہلے کسانوں کی خودکشی اور بھوک سے غریب لوگوں کی اموات اخبارات میں بینر کی خبریں بنتی تھیں۔ 2003-04 میں کشی نگر میں فاقہ کشی کی وجہ سے مشاعروں کی موت کے بارے میں اخبارات میں شائع خبروں کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ ان کے پارلیمانی حلقہ کا مسئلہ نہیں تھا، وہ موقع پر گئے اور مشاعروں کے حقوق کے لیے تحریک چلائی۔ اسی طرح، انہوں نے ونٹنگیہ برادری کے لیے آواز اٹھائی جو سال 2017 تک شہری حقوق سے محروم تھی۔ ریاستی حکومت نے درج فہرست ذاتوں اور قبائل جیسے مشہر، ونٹنگیہ، تھارو، کول، سہاریہ، بکسا وغیرہ کو 100 فیصد سنترپتی کے لیے ایک مہم شروع کی تاکہ انہیں زمین کا پٹہ، راشن کارڈ، آیوشمان خودکشی نہ کریں وغیرہ جیسی سہولیات فراہم کرائیں۔ غریب بھوک سے نہیں مرتا۔ ملک میں 80 کروڑ اور ریاست میں 15 کروڑ لوگوں کو مفت راشن مل رہا ہے۔ 10 کروڑ لوگوں کو آیوشمان ہیلتھ سیکورٹی ملی ہے۔ ملک میں 04 کروڑ اور ریاست میں 60 لاکھ لوگوں کو پردھان منتری آواس یوجنا کا فائدہ ملا ہے۔ یہ اس لیے ممکن ہے کہ اس حکومت میں کام کرنے کا عزم ہے، جب کہ پچھلی حکومتیں صرف اپنی اور اپنے خاندان تک محدود تھیں۔

لکھنؤ: دہشت گرد تنظیموں سے تعلق کے بہانے ڈیجیٹل گرفتاری

23 لاکھ اینٹھے، سی بی آئی افسر نے بتایا

لکھنؤ: دہشت گرد تنظیموں سے تعلق کے بہانے ڈیجیٹل گرفتاری، 23 لاکھ بھتہ سی بی آئی اہلکار کو بتایا کہ HAL کے ریٹائرڈ ملازم راجیش کمار کریل، اندرا نگر سیکٹر-19، لکھنؤ کے رہنے والے، ڈیجیٹل گرفتاری کا شکار ہوگئے۔ سب سے پہلے سائبر دھوکہ بازوں نے خود کو دہلی سی بی آئی افسر ظاہر کر کے انہیں دھوکہ دیا۔ اس کے بعد راجیش پر دہشت گرد تنظیموں سے روابط کا الزام لگا کر اسے ذہنی اذیت دی گئی۔ اسے چار گھنٹے تک ڈیجیٹل گرفتاری میں رکھا اور 23 لاکھ روپے برآمد کئے۔ سائبر کرائم پولیس نے جمعہ کو رپورٹ درج کی۔

راجیش کے مطابق 16 مارچ کو انہیں چار نامعلوم نمبروں سے واٹس ایپ ویڈیو کالز موصول ہوئیں۔ فون کرنے والوں نے اپنی شناخت سی بی آئی اہلکار کے طور پر کی اور کہا کہ اس کے آدھار کارڈ کا استعمال کرتے ہوئے دہلی کے بینک آف بڑودہ میں ایک اکاؤنٹ کھولا گیا ہے۔ اس میں بہت سے مشکوک لوگ لین دین کر رہے ہیں۔ اس کی تردید کرنے پر کہا گیا کہ اس کے دہشت گرد تنظیموں سے روابط ہیں۔ غنڈوں نے کہا کہ دہلی کی سی بی آئی تمہیں گرفتار کرے گی۔ اگر آپ خود کو بچانا چاہتے ہیں تو آپ کو خفیہ تفتیش میں تعاون کرنا ہوگا۔

راجیش کو گھبراہٹ میں دیکھ کر ٹھگوں نے اسے ڈیجیٹل طور پر پوچھ تاچھ کے بہانے گرفتار کر لیا۔ راجیش کو بتایا گیا کہ اس کی بینک آف بڑودہ کی منشی پولیہ برانچ میں جمع 23 لاکھ روپے سی بی آئی کے تفتیشی افسر چنچو منوج کے اکاؤنٹ میں منتقل کرنے ہوں گے۔ تصدیق میں ایک گھنٹہ لگے گا، جس کے بعد رقم واپس اکاؤنٹ میں جمع کر دی جائے گی۔ HAL کے ریٹائرڈ ملازم نے شام 4 بجے 23 لاکھ روپے ٹرانسفر کر دیے۔ اس کے بعد دھوکہ بازوں نے کال منقطع کر دی۔ جب راجیش کو ایک گھنٹے بعد بھی اس کے پیسے واپس نہیں ملے تو اسے دھوکہ دہی کا علم ہوا۔

سائبر پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر برجیش یادو کے مطابق تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ دھوکہ بازوں کا تعلق کمبوڈیا گینگ سے ہے۔ یہ گینگ چند گھنٹوں میں متاثرین کے اکاؤنٹس خالی کر دیتا ہے۔ گینگ سے وابستہ مرغوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جارہی ہیں۔

اگر کسی نامعلوم نمبر سے کال کرنے والا شخص کہے کہ آپ کے نام پر پارسل بک ہوا ہے۔ محکمہ کسٹم نے اسے پکڑ لیا ہے۔ مقدمہ درج کر کے کارروائی کی جارہی ہے... لہٰذا فوراً ہوشیار رہیں۔ یہ کال سائبر فراڈ کرنے والے کی ہے۔ فوری پولیس کو شکایت کریں۔

انسل کے خلاف 74 لاکھ روپے سے زائد کے غبن کے الزام میں مزید سات مقدمات درج

لکھنؤ: 19 اپریل (پی این ایس) وبھو کھنڈ-1، گومتی نگر کی رہنے والی شالنی سنگھ کے مطابق، جولائی 2010 میں، کمپنی کے ڈائریکٹر سشیل انسل اور پرناو انسل نے اسے سیکٹر جے، انسل اے پی آئی سوشانت گولف سٹی میں پلاٹ دلانے کا وعدہ کر کے لالچ دیا۔ انسل کی ہدایت پر وشال کھنڈ کی رہنے والی سشما شیو ہرے نے نومبر 2010 میں پلاٹ شالینی کو منتقل کیا تھا۔ اس کے بدلے میں متاثرہ نے انسل میں 67.29 لاکھ روپے جمع کرائے تھے۔ نیتو مشرا اور اس کے شوہر جئے پرکاش، سیکٹر-سی، سیتاپور روڈ اسکیم کے رہنے والے نے مارچ 2011 میں 54.11 لاکھ روپے دے کر پلاٹ بک کیا تھا۔ نہ مجھے پلاٹ ملا اور نہ ہی میرے پیسے واپس ملے۔ اس کے علاوہ علی گنج سیکٹر-جے کے ایک بزرگ رہائشی راجیو گپتا کے مطابق انہوں نے فروری 2015 میں انسل سے مستی ہومز میں 90.9 لاکھ روپے دے کر ایک فلیٹ بک کیا تھا۔ الاٹمنٹ کے بعد بھی کمپنی نے رجسٹریشن سے انکار کر دیا۔ آشیانہ سیکٹر جے کی رہنے والی تنی سنگھ نے 2010 میں ایک پلاٹ بک کرایا تھا اور 83.9 لاکھ روپے ادا کیے تھے۔ علی گنج سیکٹر-جے کے رہنے والے نریندر چترویدی نے جون 2011 میں پلاٹ بک کرایا تھا اور 11.6 لاکھ روپے ادا کیے تھے۔ سوشانت گالف سٹی کے تلسیانی گالف ویو اپارٹمنٹ کے رہائشی وبھو سریواستو نے جنوری 2010 میں ایک پلاٹ بک کرایا تھا اور 94.4 لاکھ روپے ادا کیے تھے۔ شاردا نگر رجنی کھنڈ، آشیانہ کے رہنے والے گوتم کمار ورما نے 2013 میں کمپنی کی بھروسہ اسکیم کے تحت ایک پلاٹ بک کرایا تھا اور اس نے 55.2 لاکھ روپے ادا کیے تھے۔ کمپنی نے متاثرین کو پلاٹ نہیں دیے۔

یوپی کے 61 لاکھ بزرگوں کا ویری فکیشن شروع

بڑھاپہ پنشن میں بے ضابطگیوں پر لیا جائے گا بڑا ایکشن

لکھنؤ: 19 اپریل (پی این ایس) بزرگوں کو بہتر زندگی فراہم کرنے کے لیے محکمہ سماجی بہبود نے ریاست کے تمام اضلاع میں قومی اولڈ ایج پنشن اسکیم کی تصدیق کا عمل شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں 18 ڈویژنل کمشنرز اور تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس نے احکامات جاری کر دیے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ اسکیم کے فوائد صرف حقیقی اور اہل استفادہ کنندگان تک پہنچیں، نئے مالی سال 2025-26 میں پنشن کی ادائیگی کے لیے فہرست میں شامل مستفیدین کی تصدیق کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ چیف سیکریٹری کے سرکاری حکم سے تمام ڈویژنل کمشنروں اور ضلع مجسٹریٹس کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ بڑھاپہ پنشن کے 61 لاکھ استفادہ کنندگان کی تصدیق 25 مئی تک کی جائے گی۔ مردہ یا نااہل پائے جانے والے پنشنرز کو فہرست سے نکال دیا جائے گا اور ان کی جگہ نئے اہل مستحقین کو فوائد دیے جائیں گے۔ محکمہ سے ماہی پنشن روپے فراہم کر رہا ہے۔ بی پی ایل آمدنی کی حد کے تحت 60 سال یا اس سے زیادہ عمر کے بزرگ لوگوں کو 1000 ماہانہ۔ اس کے تحت اترپردیش کا باشندہ ہونا ضروری ہے۔ دیہی علاقوں سے درخواست گزار کی سالانہ آمدنی 46,080 روپے سے کم اور شہری علاقوں میں سالانہ آمدنی 56,460 روپے سے کم ہونی چاہیے۔ دیہی علاقوں میں، تصدیق بی ڈی او کے ذریعے کی جا رہی ہے اور شہری علاقوں میں، ایس ڈی ایم یا ضلع مجسٹریٹ کے نامزد کردہ ایگزیکٹو افسر کے ذریعے تصدیق کی جارہی ہے۔ ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر نے تمام ڈویژنل ڈپٹی ڈائریکٹرز اور سوشل ویلفیئر افسران کو ہدایت کی ہے کہ وہ 10% کراس تصدیق کر کے تصدیق کے معیار کو جانچیں۔ جس کی بنیاد پر ضلع مجسٹریٹ زندہ پنشنرز کو مردہ ظاہر کرنے والے تصدیق کرنے والے افسر اور ملازم کے خلاف تعزیری کارروائی کرے گا۔ زیرو پاورٹی مہم کے تحت ریاستی حکومت نے ہر گاؤں سے 25 خاندانوں کی نشاندہی کی ہے جو معاشی طور پر کمزور ہیں۔ محکمہ سماجی بہبود نے ان خاندانوں کو سماج کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کے لیے کارروائی شروع کر دی ہے۔ شناخت شدہ خاندانوں میں سے 60 سال یا اس سے زیادہ عمر کے بزرگ افراد کو بھی تصدیق کے دوران ان کی اہلیت کے مطابق درخواست دینے کے لیے کہا جائے گا اور انہیں فوائد فراہم کیے جائیں گے۔ اسے جون سے پنشن دی جائے گی۔

رائے بریلی: ڈمپر اور بولیرو کے ٹکرا جانے سے ایک خاتون کی موت اور 14 زخمی

رائے بریلی، 19 اپریل (یو این آئی) اترپردیش میں رائے بریلی کے مل ایریا علاقے میں ڈمپر اور بولیرو گاڑی کے ٹکرا جانے سے ایک خاتون کی موت اور 14 دیگر شدید زخمی ہوگئے۔ ہفتہ کو پولس ذرائع سے موصول اطلاع کے مطابق جمعہ کی دیر رات مل ایریا تھانہ علاقہ میں مالین کا پوروا کے نزدیک ایک ڈمپر اور بولیرو کار کی ٹکر کے سبب ایک خوفناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ اس حادثہ میں سنگیتا، انشو، شری رام، سوگنیا، گھنشیام، سرجو نارا، ندھی، رودر کارتک سینگی، گورو، ارون دوبے ڈرائیور وغیرہ سمیت 14 افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ جبکہ وشنو کی بیوی شریمتی کو جب اسپتال لے جایا گیا تو ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ اس حادثے میں 08 بچے، 03 خواتین اور 03 مرد شدید طور پر زخمی ہوگئے۔ سڑک حادثے کی اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ ہرشیتا ماتھر اور پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر یشویر سنگھ نے رات دیر گئے ضلع اسپتال کا دورہ کیا اور حادثے میں زخمی ہونے والے مریضوں کا حال معلوم کیا۔

سپا کے غنڈے آگ میں ڈال رہے ہیں گھی

آگرہ میں اکھلیش یادو کا حملہ، کیشو موریہ کا لکھنؤ سے جوابی حملہ

لکھنؤ: 19 اپریل (پی این ایس) اترپردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو آگرہ کے دورے پر ہیں۔ اکھلیش یادو ایس پی کے رکن پارلیمنٹ رام جی لال سمن سے ملنے آئے ہیں جو رانا سانگا کے بیان پر تنازعہ میں گھرے ہوئے ہیں۔ اس دوران ایس پی سربراہ نے بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ دوسری طرف یوپی حکومت کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے اکھلیش کے اس دورے پر سخت حملہ کیا ہے۔ کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ایس پی ایم پی کے بیان کو واپس لے کر تنازعہ کو ختم کیا جا سکتا تھا، لیکن آپ اور آپ کی پارٹی کے غنڈے آگ پر گھی ڈال رہے ہیں۔

ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ نے ایک بار پھر ایس پی اور اس کے قومی صدر اکھلیش یادو پر تنقید کی ہے۔ کیشو پرساد موریہ نے ایکس پر پوسٹ کیا اور کہا کہ اکھلیش یادو کو یہ ڈرامہ بند کرنا چاہیے۔ فرضی پی ڈی اے (فیملی ڈویلپمنٹ ایجنسی) اب کاروبار سے باہر ہے۔ کیشو نے کہا کہ آگرہ میں ہمارے اپنے ایم پی رام جی لال سمن کے بیان کو واپس لے کر تنازعہ کو ختم کیا جا سکتا تھا، لیکن آپ اور آپ کی پارٹی کے غنڈے صرف آگ پر تیل ڈال رہے ہیں۔ کیشو پرساد موریہ نے اکھلیش یادو کو مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ ملک کو بانٹنے کی بجائے متحد کرنے کی سیاست کریں۔ قومی یکجہتی کا سبق پڑھیں۔ کیشو موریہ نے کہا کہ ذات پرستی، اقربا پروری اور خوشامد کی سیاست کا دور ختم ہو چکا ہے۔ آپ کی ذہنیت اور سازش سماج وادی پارٹی کو معدوم کر رہی ہے۔ کیشو نے کہا کہ 2017 2027 میں دہرایا جائے گا۔ بی جے پی تیسری بار حکومت بنائے گی۔ ڈپٹی سی ایم نے کہا کہ بات یہیں نہیں رکی۔ اپنے دوسرے بیان (سابق پوسٹ) میں انہوں نے کہا کہ ایس پی اب سوشلزم کی علامت نہیں رہی بلکہ سماج میں ذات پات کا زہر پھیلانے کا ذریعہ بن گئی ہے۔ ایم پی رام جی لال سمن کا معاملہ صرف ایک بہانہ ہے۔ اصل مقصد آگے، پسماندہ اور دلتوں کو آپس میں لڑا کر اقتدار حاصل کرنا ہے۔ کیشو نے کہا کہ یوپی کے لوگوں نے سیفائی خاندان کی اس سازش کو پہچان لیا ہے۔ کیشو موریہ نے یہ بھی کہا کہ جہاں ایس پی ٹوٹتی ہے وہیں بی جے پی پی ایم مودی کی قیادت میں سب کو متحد کر کے 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس' کے راستے پر ملک اور اترپردیش کو آگے لے جارہی ہے۔ وہیں آگرہ پہنچے ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے ایم پی رام جی لال سمن سے ملاقات کے بعد کہا کہ سماج وادی پارٹی بابا صاحب امبیڈکر کے آئین اور اس کے تحت ہمیں جو حقوق ملے ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھے گی۔ اکھلیش نے سوال کیا کہ کیا تلوار لہرانے اور گالی گلوچ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی؟ بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم قانون کی پاسداری کرنے والے لوگ ہیں جبکہ بی جے پی قانون کی پاسداری کرنے والی نہیں ہے۔

مرشدآباد تشدد: باغپت-مرزاپور میں مظاہرہ، جلایا پتلا

وقف قانون کے خلاف جلوس نکالنے پر 57 کے خلاف ایف آئی آر

باغپت/مرزاپور: 19 اپریل (پی این ایس) باغپت اور مرزاپور کے لوگوں نے مغربی بنگال کے مرشدآباد میں تشدد کے خلاف آواز اٹھائی۔ پوسٹر اور بینرز اٹھا کر ممتا بنرجی حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ ہندوؤں کے خلاف مظالم کو اسلامی جہاد قرار دیتے ہوئے علامتی پتلا بھی جلایا گیا۔ مرکزی حکومت سے صدر راج لگانے کا مطالبہ کیا۔ وشو ہندو پریشد کی جانب سے آج ملک بھر میں مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ اسی سلسلے میں وی ایچ پی کے کارکنوں نے مرزاپور میں بھی احتجاج کیا۔ صدر کے نام ایک میمورنڈم ضلع مجسٹریٹ کو پیش کیا گیا۔ وشو ہندو پریشد کے مرکزی وزیر امریش سنگھ نے کہا کہ مغربی بنگال میں وقف قانون کی بنیاد پر ایک خاص ذات کے لوگ ہندوؤں پر حملے کر رہے ہیں۔ ہندوؤں کو قتل کیا جارہا ہے۔ ان کی دکانوں کو جلایا جارہا ہے۔ مرکزی حکومت کو وہاں صدر راج نافذ کرنا چاہیے۔ باغپت میں بھی بی جے پی کارکنوں اور مختلف ہندو تنظیموں نے ممتا بنرجی حکومت کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ مظاہرین نے NH 709B پر اسلامی جہاد کا پتلا نذر آتش کیا۔ اس دوران جے شری رام، ڈاؤن ود ممتا سرکار، ڈاؤن ود اینٹی ہندو سرکار جیسے نعرے گونجتے رہے۔ بی جے پی کے مقامی رہنماؤں اور ہندو تنظیموں کے عہدیداروں نے احتجاج کی قیادت کرتے ہوئے کہا کہ بنگال میں ہندوؤں کی مذہبی آزادی پر حملہ کیا جارہا ہے۔ خوشامد کی سیاست کی وجہ سے ممتا بنرجی ہندوؤں کے خلاف ہو رہے مظالم کو نظر انداز کر رہی ہیں۔ بی جے پی لیڈر مانوپال بنسل نے کہا کہ مغربی بنگال میں ہندوؤں پر تشدد کیا جارہا ہے۔ اس کی مخالفت میں آج تمام تحصیلوں میں ممتا بنرجی کا پتلا جلا کر یادداشت پیش کی گئی۔ اب اتحاد میں کوئی بھی بولنے کو تیار نہیں۔ ہندو خاندانوں کی حفاظت کے لیے ان کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکل رہا۔ دریں اثنا باغپت میں، وقف قانون کے خلاف احتجاج میں جمعہ کو بلوچ پورہ گاؤں میں نکالے گئے جلوس کے خلاف کارروائی کی گئی۔

ہندو ہندی کی سیاست پر ٹھاکرے کی سرزنش

پریاگ راج، 19 اپریل (یو این آئی) جنوبی ریاست تمل ناڈو میں ہندی پر حالیہ تنازعہ ابھی پوری طرح سے تھم نہیں پایا تھا کہ اب مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے کے "ہندو اور ہندی" والے بیان پر سنتوں نے ان کی سرزنش کرتے ہوئے انہیں تنازعات سے بچنے کا مشورہ دیا۔ شرنگا ور پور پیٹھادھیشور جگد گرو رامانوجاچاریہ سوامی نارائن چاریہ شانڈلیا مہاراج نے راج ٹھاکرے اور شیو سینا کے سربراہ ادھو ٹھاکرے کو ہندی زبان پر سیاست نہ کرنے کی سخت وارننگ دی ہے اور خبردار کیا ہے کہ اگر ٹھاکرے برادران بھارت ماتا اور ہندو اور ہندی کے خلاف زہر اگلنے کی کوشش کریں گے تو انہیں بھی مہاراشٹر سے باہر جانا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو مغل دور میں اس کی چاپلوسی کرتے تھے۔ اگر آج چھترپتی شیواجی مہاراج زندہ ہوتے تو وہ بھی اس بیان پر شرمندہ ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ ہندی سے ہندو ہے اور ہندو سے ہندی ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔

طوفان اور بارش نے اترپردیش میں مچائی تباہی

میرٹھ میں مکان گرنے سے ملبے تلے دب کر ماں بیٹی کی موت، خاندان کے مزید 3 افراد زخمی

لکھنؤ: 19 اپریل (پی این ایس) اترپردیش میں جمعہ سے موسم میں تبدیلی آئی ہے۔ جس کی وجہ سے کئی اضلاع میں طوفان، بارش اور ژالہ باری سے گرمی سے راحت ملی ہے۔ لیکن یہ طوفان میرٹھ اور لکھنؤ میں تباہی ثابت ہوا ہے۔ تھانہ لیساڑھی گیٹ کے علاقے میں جمعہ کی دیر رات آندھی، بارش اور ژالہ باری کے سبب ایک مکان کا ایک حصہ گر گیا۔ جس سے ایک خاتون اور اس کی دس ماہ کی معصوم بچی جاں بحق اور تین افراد زخمی ہوگئے۔ اس کے ساتھ ہی سی ایم یوگی نے متعلقہ اضلاع کے افسروں کو طوفان، بارش اور ژالہ باری کے پیش نظر پوری تیزی کے ساتھ امدادی کام انجام دینے کی ہدایت دی ہے۔

دراصل جمعہ کی رات تقریباً 9 بجے آئے تیز آندھی اور بارش کی وجہ سے احمد نگر علاقہ میں ایک مکان کی چھت کی ریلنگ گر گئی۔ جس سے ملحقہ مکان کا اگلا حصہ ٹوٹ کر گر گیا۔ اس گھر میں 19 لوگ رہتے ہیں۔ جس میں پانچ افراد ملبے تلے دب کر زخمی ہوگئے۔ حادثہ ہوتے ہی چیخ و پکار مچ گئی۔ پولیس کو اطلاع دینے کے بعد مقامی لوگوں نے ملبے تلے دبے افراد کو نکالنا شروع کر دیا۔ واقعہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے سی او کوتوالی آشوتوش کمار خود موقع پر پہنچ گئے۔ اس دوران دیگر افسران بھی موقع پر پہنچ گئے۔ اہل علاقہ نے کافی محنت کے بعد ملبہ ہٹایا۔ اس دوران خراب موسم کے باعث بجلی بھی منقطع ہوگئی۔ شدید زخمی ماں بیٹی سمیت پانچ افراد کو اسپتال بھیج دیا گیا۔ سی او میرٹھ کوتوالی آشوتوش کمار نے بتایا کہ چھت گرنے سے 5 افراد ملبے تلے دب گئے۔ شدید زخمی ماں بیٹی کو فوری طور پر میڈیکل کالج بھیج دیا گیا۔ جبکہ تین افراد کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ شدید زخمی خاتون رخسار اور اس کی بیٹی عمیرہ دوران علاج دم توڑ گئیں۔ بتایا جارہا ہے کہ رخسار کے شوہر نے گھر میں پاور لوم لگا رکھا ہے۔ آدھا گھر تقریباً کچا ہے۔ خاندان کچے حصے میں رہتا ہے۔ موسم خراب ہونے پر وہ دیوار اس پر گر گئی۔ جس کے باعث رخسار جاں بحق ہوگئی۔

لکھنؤ میں دیر رات ایک زوردار طوفان کی تباہی دیکھی گئی۔ رات 3 بجے آنے والے تیز طوفان نے سب کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہوا کی رفتار نے پک اپ چوراہے پر ٹریفک بوتھ کو الٹ دیا۔ اس کے ساتھ ہی سڑکوں پر درخت گر گئے جس کے باعث ٹریفک متاثر ہوئی۔ ہائی وے پر ڈرائیوروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ ہی تیز ہواؤں کی وجہ سے بڑے گلونشان اور ہورڈنگ گر گئے۔ یہی نہیں راجدھانی کے کئی علاقوں میں بجلی کی سپلائی بند ہوگئی۔ فی الوقت کوئی جانی نقصان نہیں ہوا تاہم نقصان واضح طور پر نظر آرہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے متعلقہ اضلاع کے حکام کو طوفان، بارش اور ژالہ باری کے پیش نظر پوری تیزی کے ساتھ راحت اور بچاؤ کا کام کرنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکام علاقے کا دورہ کریں، سروے کریں اور امدادی کاموں پر نظر رکھیں۔ آسمانی بجلی، طوفان، بارش وغیرہ سے جانی و مالی نقصان کی صورت میں فوری طور پر متاثرہ افراد میں امدادی رقم تقسیم کی جائے۔ زخمیوں کا مناسب علاج کیا جائے۔ اس کے ساتھ سروے کر کے فصل کے نقصان کا تخمینہ لگا کر رپورٹ حکومت کو ارسال کریں تاکہ اس سلسلے میں مزید کارروائی کی جا سکے۔ پانی جمع ہونے کی صورت میں نکاسی آب کے انتظامات ترجیحی بنیادوں پر کیے جائیں۔

جمعہ کی دیر رات گئے امروہہ میں شدید بارش اور تیز طوفان نے کئی مقامات پر تباہی مچا دی۔ درخت اور بجلی کے کھمبے گر گئے ہیں۔ تیز ہواؤں کے باعث کئی علاقوں میں بجلی کی فراہمی معطل ہوگئی۔ جمعہ کی دیر رات نوگنوا سادات تھانہ علاقہ کے بلنا گاؤں میں آنے والے تیز طوفان اور بارش کی وجہ سے چار کچے مکانات زمین بوس ہوگئے۔ اس حادثے میں ایک خاتون کے سر پر بھی شدید چوٹ آئی۔ بھیک مانگ کر اپنے خاندان کی کفالت کرنے والے ماسٹر چھانگا کا کچا مکان تیز آندھی میں گر گیا۔ اسی گاؤں میں سما کا گھر بھی تیز آندھی میں گر گیا۔ رکشہ چلا کر روزی کمانے والے اسلام الدین کے گھر پر بجلی کا کھمبہ گر گیا۔ اس دوران کھانا پکانے والی اس کی بیوی شکینہ زخمی ہوگئی۔ اسی دوران آندھی کے دوران مرحوم انور کی اہلیہ رضیہ کے گھر کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ چھت کا ٹن ٹوٹ کر بکھر گیا۔